صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب اخلاقِ رسول ﷺ کا دوسرا حصہ

معلم اخلاق

حضرت سیدنا محمد ﷺ

فقیر محمد ندیم باری

2004	2002	1984
قومی سیرت ایوارڈ	نیشنل ایوارڈ	صدارتی ایوارڈ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے۔ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

کتب خانہ میاں جمیل احمد شرقپوری

صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب اخلاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا حصہ

معلم اخلاق

فقیر محمد ندیم باری
صدارتی ایوارڈ یافتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com

111123

<u>تزئین واہتمام</u>

سیّد حمایت رسول قادری

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	--------	مُعلّمِ اخلاق
مؤلف	--------	فقیر محمد ندیم باری صدارتی ایوارڈ یافتہ
	--------	فون: 041-713786
تعداد صفحات	--------	176
اشاعت	--------	یکم مئی ۲۰۰۴ء
تعداد	--------	1100
مطبع	--------	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	--------	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
قیمت	--------	-/100 روپے

<u>ملنے کے پتے</u>

۱۔ سیرت ریسرچ فاؤنڈیشن،
5/1 وقاص پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

۲۔ شبیر برادرز، ۴۰ اردو بازار لاہور

۳۔ فرید بک سٹال، اُردو بازار لاہور

۴۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور

۵۔ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، ۱۱ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

ا۔ احسان 9

ب۔ بشارت 13

ت۔ تبلیغ 17

ث۔ ثالث 22

ج۔ جذبۂ جہاد 27

ح۔ حسن وجمال 33

ح۔ حسن اخلاق 38

خ۔ خلوص 45

د۔ دانائی 50

ذ۔ ذکرِ خدا 56

ر۔ رزقِ طیب 62

ر۔ رحمت 67

س۔ سعی 73

ش۔ شفاعت 79

ش۔ شکر 84

ص۔ صبر و استقلال 89

ض۔ (روشن) ضمیر 94

ط۔ طاعت 99

ط۔ طِب 104

ظ۔ ظرافت 109

ع۔ علم وتعلیم 113

ع۔ عیادت 118

غ۔ غریب پروری 123

ف۔ فصاحت 129

ق۔ قیادت 136

ک۔ کسبِ حلال 142

م۔ مسافر و مہمان نوازی 147

ن۔ نبوت 152

و۔ واحد پرستی 158

ہ۔ ہجرت 163

ی۔ یتیم کی کفالت 169

Marfat.com

"حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کسی آدمی کا صدقہ کرنا اُس شخص کی مثل نہیں ہو سکتا جو علمِ دین کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو۔"

الترغیب والترہیب ___ صفحہ ۱۱۹

اقتباسات از آراء

(پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی) بانی و سرپرست اعلیٰ' اسلامک اکیڈمی ٹرسٹ فیصل آباد

صاحبِ خُلقِ عظیم کی اخلاقی تعلیمات سے اہل پاکستان کو روشناس کرانے کے لئے میرے عزیزِ محترم جناب فقیر محمد ندیم باری عرصہ سے مصروفِ عمل ہیں۔ اسی موضوع پر ان کی پہلی کتاب "اخلاق رسول ﷺ" اہل پاکستان' حکومت پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے اور یقیناً یہ ایک بہت بڑی ملکی' ملی اور دینی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجرِ عظیم ملے گا۔ انشاء اللہ' "معلم اخلاق ﷺ" اسی موضوع پر صاحب موصوف کی دوسری کتاب ہے جس میں آیات قرآن پاک' احادیث مبارکہ اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں حروفِ ابجد کے حساب سے اخلاقی اقدار کو پیش کیا گیا ہے۔ اس دور کا سب سے بڑا مرض بداخلاقی ہے اور عزیزِ محترم نے صحیح تشخیص کرتے ہوئے صحیح علاج تجویز کیا ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی) ریسرچ سکالر

ندیم صاحب کی کتاب "معلم اخلاق ﷺ" عصر حاضر کی ضرورت کے احساس کا عملی اظہار ہے۔ "معلم اخلاق ﷺ" اخلاقیات کے حوالے سے سیرت مطہرہ کا مطالعہ ہے جس میں واقعاتِ سیرت کو اخلاق کے مختلف مظاہر کے عنوانات کے تحت ایک سلکِ مروارید میں پرویا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جناب ندیم باری کی یہ کاوش قاری کے دل پر "معلم اخلاق ﷺ" کی تعلیمات کا نقش جمائے گی اور اس کے کردار کو سیرتِ مطہرہ کے سانچے میں ڈھالنے کا باعث بنے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ندیم باری کو ایسی مفید تالیفات کی مزید توفیق دے کہ اس میں ان کا بھی بھلا ہے اور قاری کا بھی۔

Marfat.com

(سردار محمد اقبال)
ریٹائرڈ وفاقی محتسب وچیف جسٹس

جناب فقیر محمد ندیم باری کی تازہ کتاب "معلم اخلاق ﷺ" ایک قابل قدر کاوش ہے۔ میں جناب ندیم باری کو اس کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ ایک قابل تحسین کوشش ہے جس کی ہر سطح پر پذیرائی اور حوصلہ افزائی ہونی چاہئے اس تصنیف اور اس جیسی دوسری منتخب تصانیف کو نئی نسل تک پہنچانے کے لئے جتنی بھی کوشش کی جائے کم ہے۔

(مولانا عبد الرشید ارشد)
ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم فیصل آباد

"معلم اخلاق ﷺ" گلہائے رنگا رنگ کا ایک ایسا حسین گلدستہ اور دل نشین مجموعہ ہے جس کی خوشبو مدتوں فضا کو معطر اور خوشبو ناک کرتی رہے گی اور عشق مصطفوی ﷺ میں گندھی ہوئی تحریریں قارئین کے لئے اپنے آقا ﷺ کے ساتھ پیمانِ وفا کو استوار کرنے کا موجب ہوں گی۔ "معلم اخلاق ﷺ" اخلاقی تعلیمات اور معاشرتی حقوق سے متعلق ایک عمدہ تالیف ہے۔ جس اچھوتے اور مؤثر انداز میں کتاب وسنت کی روشنی میں میاں ندیم باری نے قلم اٹھایا ہے اسے دوسری کتابوں پر یک گونہ فوقیت اور امتیازی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے حسین مجموعہ ہے اس کے ساتھ عمدہ کاغذ اور طباعت کی خوبصورتی کا بھی شایان شان اعتنا کیا گیا ہے۔ سرورق (ٹائیٹل) نہائت خوبصورت جاذبِ نظر اور معنی خیز ہے۔ غرضیکہ "معلم اخلاق" انتہائی نظر نواز، روح پرور، ایمان افروز، سبق آموز، معلومات افزاء اور فکر کو جلا بخشنے والا ایک انمول انوار کا خزینہ ہے۔ جس سے ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق تابش ورز حاصل کر سکتا ہے۔

(مولانا مجاہد الحسینی)
ایڈیٹر ماہنامہ "صوت الاسلام" فیصل آباد

جناب فقیر محمد ندیم باری صاحب نے "معلم اخلاق ﷺ" کے نام سے ایک اور نہائت اہم اور لائقِ تحسین کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے یہ کتاب ایک عمدہ اور گراں قدر کوشش ہے اور مزید یہ کہ اس کی کتابت اور طباعت میں بھی ایک حسن اور عمدگی نمایاں کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ گویا ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے یہ کتاب بہت خوبصورت اور معلومات افزا ہے۔ ہر انسان کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کی مقدس تعلیمات میں ہی فکری ونظری جلاء، عملی رہنمائی، اخلاقی طہارت وپاکیزگی اور قلبی سکون وطمانیت میسر آسکتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ "معلم اخلاق ﷺ" اس مقدس اور نیک مقصد کے حصول کے لئے نہائت مفید ثابت ہو گی۔

Marfat.com

کچھ اس کتاب کے بارے میں

☆ ابتدائی، بنیادی، تعارفی، ثانوی قاعدہ سیرت ☆ دور جدید اور نسل نو کے تقاضوں کے عین مطابق ☆ رسول پاک ﷺ کے اخلاقی اوصاف کا ذکر جمیل ☆ قرآن وحدیث اور سنت کی روشنی میں ☆ ایک آسان، مختصر، مستند اور متفقہ مطالعہ ☆ عنوانات کی ترتیب حروف ابجد کے اعتبار سے ☆ سکول و کالج کے طلباء وطالبات کیلئے مفید ☆ ابدی سچائی کے متلاشی ہر انسان کیلئے لازمی ☆ بلندی قول و رفعت فکر اور حسن عمل کا حسین ترین امتزاج ☆ حقیقت پسند اور پراثر انداز بیان میں ایک خوبصورت پیشکش ☆ قومی مقابلہ کتب سیرتؐ میں صدارتی ایوارڈ یافتہ

کچھ مصنف کے بارے میں

☆ فقیر محمد ندیم باری، ایم۔اے معاشیات ☆ پیشہ بنکاری، اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ، یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ☆ ابتدائی شہرت بطور شعلہ نوا مقرر ☆ بنیادی طور پر افسانہ نگار ☆ صدائے اول ریڈیو پاکستان فیصل آباد ☆ کلچرل سیکرٹری برائے جشن فیصل آباد اول ☆ مقبول کالم نگار ☆ صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار

تصانیف

اخلاق رسول ﷺ، محمد ﷺ معلم اخلاق، محمد ﷺ سب سے اچھے، اخلاق صدیق اکبرؓ، اخلاق فاطمہؓ، اخلاق حسینؓ

MUHAMMAD (The Best of Humanity)
(P.B.U.H.)

روشنی ✤ روشن باتیں **TRUTH IN STORIES**

Marfat.com

(مولانا محمد یوسف انور)

مدیر ہفت روزہ "الحدیث" لاہور

جناب فقیر محمد ندیم باری صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے زیرِ نظر تصنیف "معلم اخلاق ﷺ" خالص قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر فرما کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو ان کے لئے ذریعہ نجاتِ اخروی بنائے آمین!

(پروفیسر عبدالجبار شیخ)

چیئرمین شعبہ علوم اسلامی جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ

جناب فقیر محمد ندیم باری صاحب نے اپنی تالیف "معلم اخلاق ﷺ" میں خلقِ عظیم کو جس آسان اور شستہ انداز میں بیان فرمایا ہے نہائت ہی قابلِ تحسین ہے یہ کتاب سیرتِ طیبہ کے بہت سے عظیم پہلوؤں پر مبنی یقیناً ایک بے مثال مینارہ نور ہے۔ خاص طور پر آیات واحادیث کو آپ نے جس حسین اور خوبصورت پیرائے میں بیانِ سیرت کی بنیاد بنا کر اخلاقِ عالیہ کی تشریحات پیش فرمائیں اس سے ام المؤمنین کے قولِ عظیم کی واضح تصدیق ہو جاتی ہے کہ فرمایا! "و کان خلقه القرآن" لہٰذا ندیم صاحب کے لئے میری دعا ہے کہ ان کے بیانِ سیرت کے واسطے "اللہ کرے زور قلم اور زیادہ" آمین۔

(پروفیسر شبیر احمد قادری)

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیر محمد ندیم باری صاحب نے "اخلاق رسول ﷺ" لکھ کر جو سعادت دارین اور شہرہ انام حاصل کیا۔ "معلم اخلاق ﷺ" گویا اس سعی کی قبولیت کا فیضان ہے۔ دونوں کتابیں بلاشبہ انتہائی منفرد، مؤثر، وقیع اور متنوع ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ "اخلاق رسول ﷺ" اور "معلم اخلاق ﷺ" دونوں کتب کو نصاب میں شامل کیا جائے کہ وقت اور حالات کا تقاضا بھی یہی ہے۔

(ڈاکٹر انور محمود خالد)

پروفیسر، صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج فیصل آباد

فقیر محمد ندیم باری کی کتاب "معلم اخلاق ﷺ" ثانوی قاعدہ سیرت ہے۔ "معلم اخلاق ﷺ" میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک صفت مثلاً احسان، بشارت، تبلیغ، حسنِ اخلاق، خلوص، دانائی، رحمت، شفاعت، شکر، صبرواستقلال، ظرافت، عیادت، غریب پروری، فصاحت، قیادت، کسب حلال، مہمان نوازی، وحدانیت پرستی اور یتیم کی کفالت وغیرہ درج کرنے کے بعد پہلے اس موضوع پر قرآنی آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی گئی ہیں اور آخر میں کتبِ سیرت سے ایسے واقعات کا چناؤ کیا گیا ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صفت کا عملی نمونہ نظر آتے ہیں۔ "معلم اخلاق ﷺ" جامع تالیف ہے اور نوجوان نسل کے سامنے قرآن مجید، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بالخصوص سیرت طیبہ کی روشنی میں اعلیٰ اخلاق اقدار پیش کرنے کی ایک مبارک کوشش ہے۔

Marfat.com

(جسٹس ریٹائرڈ پیر محمد کرم شاہ)

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر السیال لکین بھیرہ سرگودھا

اللہ تعالیٰ نے محترم فقیر محمد ندیم باری صاحب پر بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ انھیں اپنے محبوب کریم رحمت اللعالمین ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے کی سعادت بخشی ہے ان کی سابقہ تصنیفات بلاشبہ اپنے اپنے موضوع پر لائق تحسین و آفرین ہیں۔ "معلم اخلاق ﷺ" میں انہوں نے تحقیق و جستجو کا حق ادا کیا ہے اسی طرح اس کو زیور طباعت سے آراستہ کرنے میں بھی اپنے ذوق رفیع کی ساری صلاحیتوں کو وقف کر دیا ہے۔ کتاب دیکھتے ہی دل اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے اور اس کے مطالعہ کے لئے انسان بے چین ہو جاتا ہے اس کے پڑھنے کے بعد اس کا قاری محسوس کرتا ہے کہ اس نے اس مختصر لیکن جامع کتاب کے مطالعہ سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

بانی و چیئرمین ادارہ منہاج القرآن لاہور

"اخلاق رسول ﷺ" کے بعد "معلم اخلاق ﷺ" مصنف کی طرف سے بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں وہ پُر خلوص ہدیہ ہے جسے انہوں نے کمال صدق اور وفورِ عقیدت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ انداز بیان سادہ' شستہ اور دل نشین ہے جس میں اخلاقِ حسنہ کے دریوزہ گر کے لئے اخلاقِ کریمانہ کی چاشنی وحلاوت کے ساتھ ساتھ اظہار و بیان کی لذت وحلاوت بھی ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر عبد الواحد ھالے پوتا)

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پاکستان

زیرِ نظر کتاب "معلم اخلاق ﷺ" بھی اسی مبارک سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں کتاب کے فاضل مصنف جناب فقیر محمد ندیم باری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ کی ایک جھلک دکھائی دی ہے۔ مصنف نے اخلاق سے متعلق مختلف عنوانات کو حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا ہے اور ہر عنوان سے پہلے آیاتِ قرآنی کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ پھر اس موضوع سے متعلق احادیثِ مبارکہ پیش کی ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے عملی نمونے پیش کئے ہیں۔

(پروفیسر پریشان خٹک)

چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان

"سیرتِ معلم اخلاق ﷺ" ایک گراں قدر کوشش ہے قرآن حکیم کی آیات کو معہ حوالہ پیش کرنے اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوبصورت پیرائے میں بیان کرنے پر مبارک باد قبول کیجئے۔ رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اتنے خوبصورت طریقے سے منظر پر لانے سے ہمارے ساتھ ساتھ نئی نسل بھی استفادہ کرے گی اور دین کی روشنی ہر سو پھیلے گی۔

Marfat.com

احسان

حکمِ خُدا تعالیٰ:-

○ اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔ (المائدہ. ۱۳. ۲.)

○ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ (النحل. آیت. ۹)

○ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی (احسان) کرنے کا حکم دیا۔ (الاحقاف. آیت ۱۵)

○ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو زندہ کیا تاکہ تم احسان مانو۔ (البقرہ. آیت. ۵۵)

○ اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں نے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو بے شمار ہیں۔ (ابراھیم. آیت ۳۲)

○ یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے۔ کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا۔ بشرطیکہ تم سچے مسلمان ہو۔ (الحجرات آیت ۱۷)

○ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور رفقائے پہلو یعنی پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں۔ سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ (النساء آیت ۳۶)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسولِ پاکؐ نے فرمایا۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں اُتار سکتا۔ مگر اس صورت میں جبکہ باپ کسی کا غلام ہو اور یہ اُس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

○ حضرت ابو شریح خزاعیؓ کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بخاری)

○ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص رشتہ داروں کے احسان کا بدلہ چکاتا ہے وہ صلہ رحمی کرنیوالا نہیں بلکہ کامل صلہ رحمی کرنیوالا وہ ہے کہ جب صلہ رحمی نہ کی جائے تو بھی وہ برابر صلہ رحمی کرتا رہے۔ (بخاری)

○ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے۔ رسولِ پاکؐ نے فرمایا تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ایک دھوکہ دینے والا دوسرا بخیل اور تیسرا احسان جتانے والا۔ (ابو داؤد)

○ دولت مندوں کے پاس کم جایا کرو ورنہ خدا کے احسانات کی قدر جاتی رہے گی۔ (عن عبداللہ بن الشخیر۔ مسند حاکم)

Marfat.com

احسان

حسنِ سلوک   اچھائی   بھلائی   نیکی

احسان کے لغوی معانی کوئی اچھا کام کرنا یا کسی کام کو اچھے طریقے سے سر انجام دینا یا بہت زیادہ اچھے کام کرنا ہے۔ یہاں اس کا مفہوم حُسنِ سُلوک اور حُسنِ عمل بھی ہوسکتا ہے۔ بُنیادی طور پر تو احسان صفتِ ربّانی ہے کہ اللہ کریم کے بے شُمار احسانات اُس کی تمام مخلوق پر ہیں۔ لیکن اُس نے ہم انسانوں پر تو خصوصًا بے حد و حساب احسان فرمائے ہیں۔ مثلاً خُدا نے انسان کو بہترین ساخت پہ پیدا کرکے اپنی قدرت کا شاہکار بنایا۔ پھر اُس کے اندر اپنی رُوح پھُونکی اُسے اشیأ کا علم عطا فرمایا اور قدرتِ بیان عطا فرمائی۔ اُسے کائنات کی بے شُمار مخلوقات پر فضیلت عطا کرکے اشرف المخلوقات کا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ اُسے فرشتوں سے سجدہ کرواکے مسجُودِ ملائکہ بنا دیا۔ اور زمین اور آسمان کی سب چیزوں کو اُس کے لئے مُسخّر کردیا۔ پھر وحی و نبوّت سے انسان کی راہنمائی کا سامان کر دیا۔ یہ سب احسانات کتنے عظیم ہیں کہ جن کا احساس کرنا ہی محال ہے۔ لیکن بلاشُبہ تمام کائنات پر سب

Marfat.com

سے بڑا احسان اور انعامِ عظیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں۔ جو بذاتِ خود محسنِ اعظم بھی ہیں۔ جن کی بدولت ہمیں دولتِ دین نصیب ہوئی روزمرّہ کی زندگی میں بھی احسان رسولِ پاکؐ کی عادت اور معمول تھی بلکہ آپؐ کی پوری زندگی ہی احسان کا عملی نمونہ تھی۔ جس سے ہمیں بھی عدل واحسان ہی کا درس ملتا ہے۔

(عملی نمونہ) ا۔ کفّارِ مکّہ نے کون سا ایسا ظالمانہ برتاؤ تھا جو آپؐ کے ساتھ نہ کیا ہو۔ مگر فتح مکّہ کے دن یہ سب سردارانِ قریش مسلمان انصار و مہاجرین کے لشکروں میں گھرے مجبور و محصور حرم کعبہ میں خوفزدہ اور بے بس کھڑے تھے۔ تو حضور محسنِ اعظمؐ نے اُن کو یہ کہتے ہوئے مُعاف فرما دیا۔ "آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں۔ جاؤ۔ تم سب آزاد ہو"۔

(۲) رسولِ پاکؐ کا معمول تھا کہ جب کبھی آپؐ کسی سے قرض لیتے تو واپسی کے وقت اُس سے زیادہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے کسی سے ایک اُونٹ اُدھار لیا۔ جب واپس کیا تو اُس سے بہتر اُونٹ واپس فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سے اُونٹ خریدا تو اُن کے فرزند عبداللہؓ کو اُسی وقت تحفے میں دے دیا۔

(۳) آپؐ کے دادا کی وفات کے بعد حضورؐ کی پرورش آپؐ کے چچا ابوطالب نے اپنے ذِمّہ لی تھی۔ آپؐ نے اُن کے بیٹے علیؓ کی پرورش فرما کر اِس احسان کا بدلہ دیا۔

Marfat.com

بشارت

حکمِ خُدا تعالیٰ:-

○ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔
(یونس آیت ۶۲)

○ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ (بہشت) کے باغ میں خوشحال ہونگے۔ (الروم آیت ۱۵)

○ (مومنوں کیلئے) خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاعِ فریب ہے۔ (الحدید آیت ۲۰)

○ اور اے محمد ﷺ! ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سبا آیت ۲۸)

○ اور عاجزی کرنیوالوں کو خوشخبری سنادو۔ (الحج آیت ۳۴)

○ اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کیلئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہے۔
(الاحزاب آیت ۴۷)

○ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں۔
(الحشر آیت ۲۰)

○ اور ہم نے تم پر (ایسی کتاب نازل کی ہے کہ (اسمیں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔ (النحل آیت ۸۹)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ دین بہت آسان ہے۔ جو شخص دین میں سختی کریگا وہ اس پر غالب آجائے گا۔ سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو اور صبح و شام اور رات کے اخیر حصے میں عبادت کرکے مدد حاصل کرو۔ (عن ابوہریرہؓ۔ بخاری)

○ رسولِ پاک ﷺ اپنے اصحابؓ میں سے کسی کو کام پر مامور کرکے بھیجتے تو فرماتے لوگوں کو خوشخبری دو۔ نفرت نہ دلاؤ آسانی کرو اور دشواری نہ ڈالو۔ (بخاری ومسلم)

○ رسولِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام غربت کی حالت میں شروع ہوا اور عنقریب اسی حالت پر لوٹ آئیگا جیسا شروع ہوا تھا۔ پس خوشخبری ہو غریبوں کیلئے۔
(عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا "خوش نصیب ہے وہ شخص جسے فتنوں سے دور رکھا گیا۔ (تین مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا) اور خوش نصیب ہے وہ جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔ (عن مقداد بن اسودؓ ۔ ابو داؤد)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کو جو بھی مشقت و تکلیف اور جو رنج و غم اور ملال پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی اسکے چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ اسکی خطاؤں کو دور کر دیتا ہے۔ (عن ابوسعید خدری بخاری ومسلم)

Marfat.com

بشارت

خوشخبری　　مژدہ　　نوید　　اُمید دلانا

بشارت کے معانی تو خوشخبری یا اچھی خبر سُنانے کے ہیں۔ لیکن یہاں اس کا مفہوم ایمان لانے والوں کو آخرت میں انعامات و اعزازات کے ساتھ ساتھ جنّت کے ثمرات ملنے کی نوید اور آتشِ دوزخ سے محفوظ رہنے کی خوشخبری دینا ہے اس کے ساتھ ساتھ اچھّے کام کرنے والوں یعنی صبر کرنے والوں مجاہدوں اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی دُنیا میں فتحِ مُبین یعنی کافروں پر روشن فتح کی بشارت بھی موجود ہے۔ دوسرے تمام نبیوں اور رسُولوں کی طرح جو کہ ہر زمانے اور ہر خطّے میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو ہدایت دینے کے لئے بھیجے۔ رسُولِ پاکؐ بھی انسانوں کو اچھّے کاموں کے اچھّے انجام کی بشارت دینے اور بُرے کاموں کے بُرے انجام سے ڈرانے کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ آپؐ ان سب سے آخر میں تشریف لائے اور آپؐ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن حکیم ہم تک پہنچی۔ اس لئے کہ آپ خاتم الانبیاؑ یعنی سب سے آخری نبی تھے اس لئے آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ کے ذریعے آنے والے

Marfat.com

پیغام ہیں کہ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ ربّ العزت نے خود اپنے ذمّے لیا ہُوا ہے۔ ہر نیکی کے لئے بشارت موجود ہے اور ہر برُائی کے لئے ڈراوا۔ اس لئے ہمارے پیارے رسولؐ بیک وقت خوشخبری دینے والے بھی ہیں اور خوفِ خدا سے ڈرانے والے بھی۔ ہمیں سچّے نبی کے بتاتے ہوئے اصولوں کے مطابق نیک کاموں کے لئے انعام پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے اور بُرے کاموں کے دردناک انجام سے ڈرنا اور بُرائی سے بچنا چاہیئے کہ اسی میں ہمارے لئے بہتری اور فلاح ہے

(عملی نمونہ) : رسولِ پاکؐ نے حضرت علیؓ کو بشارت دی "اے علیؓ! تم نہیں جانتے کہ مَیں ہی وہ پہلا شخص ہُوں گا جو روزِ قیامت خطبہ دے گا۔ تو مَیں عرش کی داہنی جانب اس کے سایہ میں کھڑا ہُوں گا اور مجھے جنّتی حُلّہ پہنایا جائے گا۔ آگاہ اور خبردار رہو کہ میری اُمّت سب سے پہلی اُمّت ہوگی جس کا روزِ قیامت حساب کیا جائے گا۔ اس کے بعد مَیں تمھیں بشارت دیتا ہُوں کہ تم وہ پہلے شخص ہو کہ تمھیں بُلایا جائے گا۔ اور تمھیں لوگوں کا جھنڈا سپرد کیا جائے گا۔ جس کا نام لوائُ الحمد ہے۔ کیونکہ آدمؑ اور تمام مخلوق کسی سایہ کی متلاشی ہوگی۔ وہاں میرے جھنڈے کا سایہ ہوگا۔"

"تو اے علیؓ! مَیں اُسے تمھارے سپرد کردُوں گا اور امام حسنؓ تمھارے دائیں جانب اور امام حسینؓ تمھارے بائیں جانب کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ تم میرے اور حضرتِ ابراہیمؑ کے درمیان عرش کے سایہ میں کھڑے ہوگے۔" (طبرانی)

Marfat.com

تبلیغ

حکمِ خدا تعالیٰ:-

○ اے پیغمبرؐ! جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں۔ سب لوگوں کو پہنچا دو۔ (المائدہ آیت ۶۸)

○ اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے۔ جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ (حٰم السجدہ آیت ۳۳)

○ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں نجات پانیوالے۔ (آلِ عمران آیت ۱)

○ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب نکل آئیں تو یوں کیوں نہ کیا جائے کہ ہر ایک جماعت میں سے چند اشخاص نکل جاتے تاکہ دین (کا علم سیکھتے اور اُس کی) سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو ڈر سناتے تاکہ وہ حذر کرتے۔ (التوبہ آیت ۱۲۲)

○ ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے خدا اس کو (خوب) جانتا ہے۔ تم ان (کی باتوں کا کچھ خیال نہ کرو۔ اور انہیں نصیحت کرو۔ اور اُن سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں گھر کر جائیں۔ (النساء آیت ۶۰)

○ مومنو! جتنی اُمتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں۔ تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (آلِ عمران آیت ۱۱۰)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ اللہ کے دین کی طرف بلانے والے لوگ قیامت کے دن سب سے سربلند ہوں گے۔ (حدیثِ رسولِ مقبولؐ)

○ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبیؐ پاک نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کچھ سُنا۔ پھر جیسا سُنا تھا ویسا ہی دوسروں تک پہنچا دیا۔ کیونکہ جن تک پہنچایا گیا وہ بسا اوقات سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

○ حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ مرنے والے کو کلمہ کی تلقین کیا کرو۔ (مسلم)

○ ارشادِ نبویؐ ہے کہ سچ عملِ صالح اور نیکوکاری کا رستہ بتلاتا ہے اور نیکوکاری جنّت میں لے جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں اس اُمت میں ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کیلئے دین کو تازہ کریگا (ابو داؤد)

Marfat.com

تبلیغ

اشاعتِ دین — پیغام پھیلانا

اشاعتِ دین بُنیادی طور پر تو نبیوں اور رسُولوں کی ذمّہ داری ہے۔ کیونکہ اُن کے تشریف لانے کا مقصد ہی خُدا کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ چونکہ رسُولِ پاک پر نبوّت ختم ہو چکی تھی اور آپؐ پر اللہ کا دین یعنی اسلام مکمّل ہو چکا تھا۔ اور آپؐ اپنے مِشن کی تکمیل فرما چُکے۔ تو اب یہ مقدّس فرض خود مسلمان اُمّت کے ذمّے آگیا۔ کہ وہ اللہ کے سچّے دین کی اشاعت کریں۔ اور اس مقدّس پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا دیں۔ لیکن اس پیغام کو پھیلانے کا مطلب صرف اس کے اعلان تک محدود نہیں۔ رسُولِ پاکؐ نے اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو طریقہ اختیار فرمایا۔ وہی ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ پیارے نبیؐ نے سب سے پہلے تو خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ دوسرے آپؐ نے بہت خوش اخلاقی۔ نرمی اور مستقل مزاجی سے تبلیغ فرمائی۔ آپؐ کا طریقِ تبلیغ اتنا مؤثر اور کارآمد ثابت ہُوا کہ چند ہی سالوں میں لاکھوں انسان دینِ اسلام کی دولت سے فیض یاب ہو گئے اور آج اُسی کی بدولت دنیا کا گوشہ گوشہ اس اَبدی

Marfat.com

روشنی سے منور ہے۔ یہ ہے اچھی اور سچی تبلیغ کا کمال۔

(عملی نمونہ) ۱: خاتم الانبیاءؐ کامل اور اکمل ترین مبلغ تھے۔ ہادیٔ برحقؐ کی زندگی کا ہر لمحہ تبلیغِ دین میں بسر ہوا۔ آپؐ نے ہمیشہ تبلیغ کا فطری انداز اختیار فرمایا۔ سب سے پہلے آپؐ دعوتِ حق دیتے۔ پھر باری باری احکامِ الٰہی پیش کرتے پہلے توحید و رسالت کے تصوّر سے رُوشناس فرماتے پھر عبادات کے اہم نکات پیش کرتے اور اُن کے عملی نمونے کے ساتھ راہنمائی فرماتے۔ آپؐ نے ایک دم احکام کا بوجھ کبھی نہیں ڈالا۔ آپؐ کے اسی مثالی طریقِ تبلیغ کی بدولت بے مثال کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

(۲) آپؐ کے ہاں نرمیٔ کلام اور مشفقانہ انداز کے ساتھ ساتھ صبر و استقامت کا عنصر بڑا نمایاں تھا۔ اشاعتِ دین کے لئے آپؐ نے ہر طریقہ اختیار کیا۔ خفیہ طور پر بھی پیغامِ حق دوسروں تک پہنچایا۔ علانیہ تبلیغ کا جہاد بھی کیا۔ غیر ممالک میں اس نیک مقصد کے لئے وفود بھی بھیجے اور یہ فریضہ خطوط لکھوا کر بھی پورا کیا۔ غرضیکہ اپنے عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے انتہائی کوشش فرمائی۔ کمال تو یہ ہے کہ جوں جوں حق و صداقت کی مخالفت بڑھتی گئی۔ توں توں آپؐ کی تبلیغ میں بھی شدّت اور کثرت آتی چلی گئی۔ بالآخر ایمانِ راسخ اور حق و صداقت کی اس محکم چٹان کے مقابل کفر کے بگولے سرنگوں ہونے پر مجبور ہو گئے۔ حق آگیا تو باطل مغلوب ہو گیا کہ ہمیشہ شکست ہی اُس کا مقدر ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۳) آپؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور ابو موسیٰ اشعری کو یمن میں دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا تو نصیحت فرمائی "دین اسلام کو آسان کر کے پیش کرنا۔ سخت بنا کر نہیں۔ لوگوں کو خوشخبری سُنانا نفرت نہ دلانا۔" آقاؐ کا یہ ارشاد آج بھی ہمارے لئے مشعلِ ہدایت ہے۔

(۴) آپؐ کا اندازِ تبلیغ بالکل فطری تھا۔ سب سے پہلے آپؐ نے اپنے اہلِ خانہ کو دعوتِ حق دی۔ تین سال تک چُپکے چُپکے نیکی اور ہدایت کا یہ پودا پروان چڑھایا پھر جب علانیہ تبلیغ کا حکم ملا تو بے خوف و خطر کوہِ صفا پر جا کر ندا دی۔ آپؐ کے اندازِ تبلیغ و اشاعت ملاحظہ فرمائیں۔ آپؐ اپنی سچّائی کے ثبوت میں اپنی بے داغ سیرت کا حوالہ دیتے اور ہمیشہ مختصر اور مُدلّل گفتگو فرماتے۔ اور وہ بھی نرمی اور شفقت کے ساتھ۔ چونکہ آپؐ کو اپنے دعوے کی صداقت پر کامل یقین تھا۔ اِس لئے بڑے اعتماد کے ساتھ اور پُر مغز دلائل کے ساتھ اُسے پیش فرماتے۔ دوسروں کی بات بڑی توجّہ اور تحمّل کے ساتھ سُنتے اور مناسب جواب کے ساتھ نوازتے۔ اپنی خُداداد فراست کے سبب نوید و بشارت سے پیغام آگے بڑھاتے۔ یا خوفِ خُدا سے ڈرا کر بُرائیوں سے باز رہنے کی تلقین فرماتے۔

Marfat.com

ثالث

حکمِ خداتعالیٰ:-

○ اے نبیؐ ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل کی ہے۔ تاکہ جوراہِ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے۔ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔
(النساء آیت ۱۰۵)

○ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (الحجرات آیت ۱۰۰۹)

○ نہیں اے محمدؐ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنیوالا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سربسر تسلیم کرلیں۔ (النساء آیت ۶۵)

○ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کردے۔ تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔ (الاحزاب آیت ۳۶)

○ ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسولؐ ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کریں۔ اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔ النور آیت ۵۲

○ لہٰذا اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہو ان کا فیصلہ کرو ورنہ انکار کردو تو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور فیصلہ کرو تو ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔ (المائدہ آیت ۴۲)

111123

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت اُم کلثوم ؓ کہتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے اچھی باتیں کہے اور اچھی باتیں پہنچاتے ۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں روزہ۔ نماز اور زکوٰۃ سے بھی بڑی نیکی نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول ﷺ اللہ ۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہے آپس کی مصالحت اور آپس کی دشمنی ایمان کو کھو دیتی ہے ۔ (ابو داؤد)

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون حرام ہے۔ اس کا مال حرام ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ وہ بدگمانی رکھے ۔ (ترمذی)

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے ۔ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کیلئے نفع بخش ہو

○ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے اسلئے یہ شرابی معلوم ہوتا ہے ۔ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا ہمیں کسی کی ٹوہ میں رہنے کی ممانعت کی گئی ہے ۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

ثالث

صلح کرانا   اختلافات دُور کرنا   فیصلہ کرنا   تصفیہ کرانا

ثالثی کا لفظ عموماً تصفیہ کرانے صُلح کرانے اور اختلافات دُور کرنے کے معانی میں استعمال ہوتا ہے اس کا مفہوم بعض اوقات فیصلہ کرنے اور صحیح اور غلط کو علیحدہ علیحدہ واضح کر دینے کا بھی ہوتا ہے۔ ایک طرف تو انبیائے کرام انسانوں کے درمیان سے نفرت کی خلیج پاٹنے اور اُن کو بھائی بھائی بنانے کے لئے تشریف لائے تو دوسری طرف حلال اور حرام اچھائی اور بُرائی کے درمیان حدِ فاصل کھینچنا بھی اُن ہی کی ذمہ داری تھی۔ ہمارے پیارے نبیؐ تو ابتدا ہی سے تمام انسانوں کو باہمی محبّت اور احترام کے رشتے سے متحد کرنا چاہتے تھے۔ اور آپؐ کو آپؐ کی سچائی اور دیانتداری کی بدولت کم سِنی سے ہی ثالث منتخب کیا جاتا رہا۔ انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ ہونے کے ناطے اور اپنی خدا داد فراست اور ذہانت کے طفیل اس حیثیت میں بھی آپؐ نے جتنے فیصلے فرمائے تاریخ آج بھی اُن کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ نفرت وعداوت نسلی تعصّبات اور جنگ وجدال کے دورِ حاضر میں بھی اقوامِ عالم کو

Marfat.com

ثالث کی اشد ضرورت ہے۔ پائیدار امن کے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ملّتِ اسلامیہ متحد ہو کر مشرق و مغرب کی متحارب قوتوں کے درمیان صُلح کنندہ کا کردار ادا کر سکتی ہے لیکن ایسا کرنے سے پیشتر ہمیں اپنی ذاتی اور قومی زندگی دونوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنا ہوگا۔

(عملی نمونہ) ا: خانہ کعبہ کی تعمیرِ نَو اور مرمت کا کام بڑی خوش اسلوبی سے جاری تھا اور تمام قبائل اِسے ایک سعادت اور عزّت سمجھ کر مِل جُل کر سر انجام دے رہے تھے لیکن جب حجرِ اَسود کو دیوار میں لگانے کا موقع آیا تو اس بات پر جھگڑا شروع ہو گیا اور پھر آن ہی آن میں تلواریں نکل آئیں کیونکہ ہر قبیلہ یہ عزّت خود حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نازک صُورتحال میں ایک دانا سردار نے یہ تجویز پیش کی کہ کل صُبح جو شخص سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہو وُہی سنگِ اَسود کو اس کی جگہ لگا دے۔ اس بات پر سب کا اتفاقِ رائے ہو گیا اور وہ گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ دوسرے دن آتے تو پتہ چلا کہ سب سے پہلے تو رسُولِ پاکؐ کعبہ میں داخل ہُوئے تھے۔ یہ جان کر سب نے اس طرح اظہارِ مسرت کیا۔ "یہ واقعی محمّدؐ ایسے سچّے اور ایماندار آدمی کا ہی حق تھا کہ وہ حجرِ اَسود کو نصب کرے۔ لیکن رسُولِ پاکؐ نے اس منفرد اور انفرادی اعزاز میں سب کو شریک کرنا پسند فرمایا اور اپنی چادر بچھا کر سنگِ اَسود اُس پر رکھا اور تمام قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ اس چادر کے کونے پکڑ کر اُٹھائیں اور دیوارِ کعبہ تک لے

Marfat.com

جائیں۔ جب ایسا ہو چکا تو آپؐ نے حجرِ اسود کو اُٹھا کر دیوارِ کعبہ میں لگا دیا۔ اس طرح ثالثِ اعظمؐ نے قبائلِ عرب کو طویل خونریزی سے بچا لیا۔

(۲) کُتبِ سیرت میں ایک بڑا مشہور واقعہ درج ہے کہ ایک یہودی اور مُسلمان کے درمیان کوئی تنازعہ ہو گیا جس میں یہودی حق پر تھا اور مُسلمان جھوٹا اور منافق تھا۔ یہودی کو رسُولِ پاکؐ کی مُنصف مزاجی اور دیانت پر پُورا یقین تھا۔ اس لئے اُس نے اِصرار کیا کہ وہ دونوں رسُولِ پاکؐ کو ثالث تسلیم کرتے ہوئے مقدّمہ اُن کے حضُورؐ پیش کریں۔ جب یہ مقدّمہ آپؐ کے پاس پیش ہُوا تو آپؐ نے قطعاً اس بات کا لحاظ کئے بغیر کہ ایک فریق مُسلمان ہے اور دوسرا دُشمنِ اسلام یہودی۔ انصاف کے تقاضوں کے مطابق یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس پر منافق نے یہودی سے کہا کہ آؤ اب حضرت عمرؓ سے فیصلہ کرائیں۔ اُسے حضرت عمرؓ جیسے سخت مزاج شخص سے مُسلمان کی پاسداری کی اُمیّد تھی۔ چنانچہ وہ اِصرار کر کے یہودی کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا۔ مگر مقدّمہ پیش کرتے وقت یہودی نے حضرت عُمرؓ کو بتا دیا کہ ہم رسُولِ پاکؐ کے ہاں بھی حاضر ہوئے تھے اور آپؐ میرے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ کو اس نام نہاد مُسلمان پر اتنا غُصّہ آیا کہ آپ نے تلوار سے اُس کا سَر یہ کہتے ہوئے اُڑا دیا کہ جو مُسلمان ہو کر حضُورؐ کا فیصلہ تسلیم نہ کرے اُس کی یہی سزا ہے۔

Marfat.com

جذبۂ جہاد

حکمِ خدا تعالیٰ:-

○ اور خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ (الحج آیت ۷۸)

○ اے محمدؐ! تم خدا کی راہ میں لڑو۔ تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو۔ اور مومنوں کو بھی ترغیب دو۔ (النساء آیت ۸۴)

○ اے پیغمبرؐ! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ (التحریم آیت ۹)

○ اے اہل ایمان! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ (الانفال آیت ۱۵)

○ اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنیوالے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ محمدؐ آیت ۳۱

○ اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ (الانفال آیت ۶۵)

○ جو لوگ خدا کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔ (الصف آیت ۴)

○ اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے مقابلے کیلئے مستعد رہو۔ (الانفال آیت ۳۵)

○ اے اہل ایمان (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کر سکو۔

(آل عمران آیت ۲۰۰)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسول پاکؐ نے فرمایا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ (عن جابر بن سمرہؓ ۔ مسلم)

○ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ خدا کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر قرض کو نہیں۔ (عن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ۔ مسلم)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کیا اور جس نے (اس کے) گھر والوں کی خبر گیری کی اس نے بھی جہاد کیا۔ (عن زید بن خالدؓ ۔ متفق علیہ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ جس انسان کے پاؤں خدا کی راہ میں گرد آلود ہو جائیں اُسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (بخاری)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

○ رسول پاکؐ نے فرمایا۔ مشرکین سے اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔ (عن انسؓ ۔ ابوداؤد ۔ نسائی)

Marfat.com

جذبہ جہاد

راہِ خدا میں لڑنا   دفاع   کفّار سے مقابلہ

جہاد کے لغوی معنی تو محنت و مشقّت اور کوشش کے ہیں۔ لیکن اسلام میں جہاد کی اصطلاح اپنا ایک خاص مفہوم رکھتی ہے جس کا مطلب ہے اللہ کا دین پھیلانے کے لئے ہر قسم کی جدّوجہد اور اس عظیم مقصد کے لئے جان و مال کی قربانی پیش کرنا۔ جہاد فی سبیل اللہ افضل ترین عبادت ہے اور ایمان کی نشانی بھی۔ کیونکہ اس سے مومن اور کافر میں پہچان ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ ترین جہاد جان کا نذرانہ ہے اور اس جہاد کا اعلیٰ ترین مقصد شہادت کا حصوُل ہے۔ کیونکہ شہادت میں نجات بھی ہے۔ بلندیٔ درجات بھی اور بقائے دَوام بھی۔ لیکن یہ نعمت صرف اُس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے جب کہ جہاد کا مقصد ناموری اور شہرت۔ مالِ غنیمت یا سلطنت کی بجائے صرف اور صرف رضائے الٰہی اور اُس کا ذکر بلند کرنا ہو۔ جذبۂ جہاد کی ضرورت ظلم و بربریت کو روکنے۔ اسلامی ریاست کی حفاظت اور تبلیغ دین کے لئے بھی ہوتی ہے۔ مومن کے ایمان کا سب سے بڑا امتحان تو میدانِ جہاد میں ہوتا ہے

Marfat.com

کہ وہ جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر راہِ حق میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتا ہے یا بُزدِل بن کر جانی اور مالی قربانی سے مُنہ موڑ لیتا ہے۔ جو کوئی اِس امتحانِ عظیم میں کامیاب ہو جائے۔ اُس کے لئے انعامات بھی بہت بڑے ہیں۔ اُسے کسی صُورت میں نُقصان نہیں اُٹھانا پڑتا۔ اگر وہ راہِ خُدا میں قتل کر دیا جائے تو شہید ٹھہرتا ہے جس کے تمام گُناہ فوراً معاف کر کے اُسے بقائے دَوام یعنی اَبدی زندگی عطا کر دی جاتی ہے۔ اور اگر وہ کامیاب ہو جائے تو اللہ کی خوشنودی کے ساتھ ساتھ فتح و نصرت عزت ۔ مالِ غنیمت اور سلطنت بھی نصیب ہوتی ہے۔ رسُولِ پاکؐ کی تو ساری زندگی ہی اسی جہاد میں گزری تاآپؐ کا زبانی جہاد تبلیغِ دین کی صُورت میں تھا اور عملی جہاد کُفّار کے ساتھ جنگوں میں آپؐ کی شرکت کی صُورت میں تھا جن میں آپؐ نے بھرپُور حصّہ لیا اور بالآخر فتح آپؐ ہی کی ہوئی کہ آپؐ ہمیشہ حق پر تھے اور حق ہمیشہ آپؐ کے ساتھ تھا اور فتح ہمیشہ حق ہی کی ہوتی ہے۔ دُنیاوی جنگوں میں تو جھوٹ۔ مُعاہدہ شکنی۔ لُوٹ مار اور بستیوں کی تباہی یا بربادی ہوتی ہے۔

(عملی نمُونہ) ۱: (جنگِ بدر) حضرت علی کرم اللہ وَجہٗ کا بیان ہے کہ جب لڑائی کی شدّت ہوتی تھی۔ اور جوش و محنت سے آنکھیں سُرخ ہو جاتی تھیں تو ہم رسُولِ پاکؐ کی آڑ لیتے تھے۔ اور ہم میں سے کوئی آدمی دُشمن سے آپؐ سے زیادہ قریب نہ ہوتا تھا۔ اور مَیں نے جنگِ بَدر میں اپنے آپ کو دیکھا

Marfat.com

کہ ہم آپؐ ہی کی پناہ ڈھونڈتے تھے۔ اور آپؐ اُس دن سب سے زیادہ مستقل مزاج اور قوی القلب تھے۔

(۲) (جنگِ حُنین) براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھ سے پُوچھا: "کیا تم سب جنگِ حُنین میں رسُولِ پاکؐ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہُوتے تھے؟" مَیں نے کہا: "ہاں! لیکن رسُولِ پاکؐ اپنی جگہ پر قائم رہے اور بے شک مَیں نے دیکھا کہ آپؐ ایک سفید خچّر پر سوار تھے اور حضرت عباسؓ آپؐ کے خچّر کی لگام پکڑے ہُوئے تھے۔ اسی واقعہ کی بابت حضرت عباسؓ کا بیان ہے: "مَیں اُس دن آپؐ کے خچّر کی لگام پکڑے ہُوئے تھا۔ جب مُسلمان بھاگ کھڑے ہُوئے تو آپؐ نے اپنے خچّر کو دُشمنوں کی طرف بڑھانے کے لئے ایڑھ لگا دی اور مَیں اُسے تیز چلنے سے روکنا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے ارشاد کے مطابق اصحاب سمرہؓ کو آواز دی۔ وہ میری آواز سُنتے ہی پلٹے تو ذراسی دیر میں لڑائی کا نقشہ پلٹ گیا۔

(۳) (غزوۂ خندق) غزوۂ خندق سے قبل جذبۂ جہاد سے سرشار مُسلمان جب جنگی حکمتِ عملی سے خندق کھود رہے تھے تو رسُولِ پاکؐ بنفسِ نفیس اِس مُہم کی قیادت فرمارہے تھے اور جو چٹان کسی سے نہ ٹوٹ سکی وہ رسُولِ پاکؐ نے اپنے قوّتِ بازُو سے پاش پاش کر دی۔ وہ بھی فاقے کی اِس حالت میں کہ آپؐ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہُوئے تھے۔

Marfat.com

(۴) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ کا مقابلہ جب کسی لشکر یا بڑی جماعت سے ہو جاتا اور حملہ کرنے کی نوبت آ جاتی تو حملہ کرنے والوں میں سب سے آگے آپؐ ہی ہوتے تھے۔ (شفاء قاضی عیاض)

(۵) فتح کے جنون میں آتش زنی۔ بے گناہ بچوں۔ بوڑھوں۔ بیماروں کا قتل اور عورتوں کی بے حرمتی سب جائز سمجھا جاتا تھا لیکن رسولِ پاکؐ نے جنگ کو درج ذیل اعلیٰ ترین اصول عطا فرما کر جہاد کا بلند درجہ دے دیا۔ (۱) عورتیں۔ بچے اور بوڑھے نہ قتل کئے جائیں۔

(۲) راہبوں اور گوشہ نشین عبادت گزاروں کو نہ ستایا جائے۔

(۳) دشمنوں کی لاشوں کی بے حرمتی نہ کی جائے۔

(۴) نہ تو کوئی پھل دار درخت کاٹا جائے نہ ہی کھیتیاں جلائی جائیں۔

(۵) عمارتیں نہ گرائی جائیں۔

(۶) جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

(۷) معاہدے کی خلاف ورزی ہرگز نہ کی جائے۔

(۸) جو لوگ ہتھیار ڈال دیں اُن کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کی جائے۔

(۹) مالِ غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔

(۱۰) جنگ میں بہادری سے مقابلہ کیا جائے اور بزدلی سے پیٹھ نہ دِکھائی جائے۔

گویا آپؐ نے مندرجہ بالا سنہری اصولوں سے جنگ اور جہاد کا فرق واضح فرما دیا۔

Marfat.com

حسن و جمال

حکم خدا تعالیٰ:-

○ ہم نے انسان کو ہر لحاظ سے بہترین پیمانے پر تخلیق کیا ہے۔(التین آیت ۴)

○ اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں بھی پاکیزہ (حسین و جمیل) بنائیں اور اسی کی طرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے۔
(التغابن آیت ۳)

○ اور ہم نے ہی آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کیلئے اسے سجادیا۔
(الحجر آیت ۱۶)

○ کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیوں کر بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور زمین کو (دیکھو اسے) ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں۔ تاکہ رجوع لانے والے بندے ہدایت اور نصیحت حاصل کریں اور آسمان سے برکت والا پانی اُتارا اور اس سے باغ و بُستان اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہہ بہ تہہ ہوتا ہے۔(یہ سب کچھ بندوں کو روزی دینے کیلئے کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کیا (بس) اسی طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے۔ (ق آیت ۶)

○ اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزین کیا کرو۔ الاعراف آیت ۳۱

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو گندہ میلا بدن اور اُلجھے غبار آلود بال ناپسند ہیں۔ (ترمذی)

○ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ (ابن ماجہ)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا صاف ستھرے رہا کرو کہ اسلام پاکیزہ مذہب ہے۔

○ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ پاک ﷺ کشادہ دہن تھے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی مِلی ہوئی تھی۔ ایڑیاں چھوٹی اور کم گوشت تھیں (مسلم)

○ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں رسولِ پاک ﷺ پر جب کسی واقعہ یا بات سے خوشی طاری ہوتی تو آپ ﷺ کا چہرہ کھل اُٹھتا۔ گویا آپ ﷺ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اِس سے واقف اور آگاہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

○ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا سرِ مبارک بڑا تھا اور پاؤں پُر گوشت تھے اور میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا اور آپ ﷺ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں۔ (بخاری)

Marfat.com

حسن و جمال

خوبصورتی ۔ دلفریبی ۔ دلکشی ۔ رعنائی ۔ زیبائی ۔ کشش

حُسن و جمال۔ دلکشی اور رعنائی سے عام طور پر ظاہری خوبصورتی مُراد لی جاتی ہے۔اس ظاہری حُسن کے بُنیادی اجزا میں نقوش اور رنگوں کے حُسنِ امتزاج اور اِن کے توازن و اعتدال کے علاوہ اُس کا ہر قسم کے داغ دھبّے اور عیب سے پاک ہونا بھی لازمی ہے۔تب ہی وہ چیز کسی کی نگاہ میں پسندیدگی کا مقام حاصل کرسکتی ہے۔لیکن جو چیز آنکھ کو ہی نہ بھائے وہ بھلا کسی کے دل میں کیوں کر سما سکتی ہے۔تمام حُسن کا مرکز خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ساری کائنات میں بِکھری ہُوئی تمام خوبصورتیاں جو وسیع و عریض صحراؤں۔ ہرے بھرے میدانوں۔ بلند و بالا پہاڑوں۔ گھنے جنگلوں۔ رنگ برنگ پرندوں۔ اُفق پر شفق اور آسمان پر سُورج۔ چاند۔ تاروں کے روشن اور دلفریب نظاروں کی شکل میں بِکھری ہُوئی ہیں۔سب خالِق کائنات کی حسین ذات کا ایک ادنیٰ سا مظہر ہیں۔لیکن اُس نے اپنی ذات کا اِن سب سے بہتر اظہار حضرتِ انسان کو بنا کر فرمایا جسے اپنی ساری کائنات کی خوبصورت ترین تخلیق بھی قرار دیا اور اُسے اپنا نائب بھی

Marfat.com

مقرر فرمایا۔ اس بنی نوعِ انسان میں سے سب سے حسین و جمیل اور خوبصورت اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ ؐ کو بنایا جو اکمل ترین انسان ہیں۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب ؐ پاک کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا اور بے مثال ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ ایسے حسین سیرت و کردار اور اعلیٰ ترین اوصاف اخلاق عطا فرمائے کہ جن سے سارا زمانہ تا قیامت روشنی حاصل کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(عملی نمونہ) ۱: شاعرِ دربارِ نبوت سیدنا حسان بن ثابت رضؓ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے کبھی آپ ؐ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔

عورتوں نے آپ ؐ سے زیادہ کوئی صاحبِ جمال نہیں جنا۔

آپ ؐ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔

جیسے کہ آپ ؐ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہوں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ پاک ؐ کو کپڑوں کا حسین سے حسین جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے (سنن ابی داؤد)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک ؐ سے زیادہ حسین اور بہتر چیز کو نہیں دیکھا۔

(۴) حضرت کعب بن مالک رضؓ نے ایک ہمدانی عورت سے جس نے رسولِ پاک ؐ کے ساتھ حج کیا تھا پوچھا کہ رسولِ پاک ؐ کے چہرۂ انور کی کیفیت تو بیان کرو۔ تو اُس نے کہا۔ رسولِ پاک کا چہرۂ پُرنور چودھویں کی رات کے چاند کی مانند تھا۔ جس کی مانند نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں ہوگا۔

Marfat.com

(۵) ابن ابی ہالہؓ کی حدیث میں ہے۔ مشاہدہ کرنے والوں کی نظر میں رسولِ پاکؐ عظیم بزرگ، معظّم اور مہیب تھے گویا کہ آپؐ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن و تاباں تھا۔

(۶) حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا۔ "میں نے رسولِ پاکؐ کو چاندنی راتوں میں دیکھا ہے۔ اُس وقت آپؐ کے جسم مبارکؐ پر سُرخ جوڑا تھا۔ میں کبھی آپؐ کے چہرۂ انور کو دیکھتا اور کبھی چاند کی تابانی کو۔ خُدا کی قسم مجھے آپؐ چاند سے زیادہ حسین نظر آتے تھے۔"

(۷) عطا بن لیسارؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسولِ پاکؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی مسجد میں آیا۔ اُس کے سَر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اُس کو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنے سَر اور داڑھی کے بال ٹھیک کرائے۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور پھر لوٹ کر آگیا تو آپؐ نے فرمایا۔ "کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی سَر کے بال بکھرے ایسی (وحشیانہ) صُورت میں آتے کہ گویا وہ شیطان ہے (موطا امام مالکؒ)

(۸) حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُول پاکؐ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو زنانہ لباس پہنیں اور اُن عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردانہ لباس پہنیں۔ (سنن ابی داؤد)

Marfat.com

حسنِ اخلاق

حکمِ خدا تعالیٰ:-

- اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔ (البقرہ آیت ۸۳)
- اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان سے تواضع (خوش اخلاقی کے ساتھ) پیش آؤ۔ (الشعراء آیت ۲۱۵)
- نٓ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں۔ اس کی قسم۔ اے محمدؐ تم اپنے پرودگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو۔ اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے اور تمہارے اخلاق بڑے (عالی) ہیں۔ القلم آیت ۱
- اور جب کوئی تم کو دعا دے تو جواب میں تم اس سے بہتر کلمے سے اسے دعا دو یا انہیں لفظوں میں دعا دو۔ بے شک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (النسا آیت ۸۲)
- اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں اور ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے ہی صاحب نصیب ہیں۔ (حم السجدہ آیت ۳۴)
- (لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور (وہ) تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنیوالے (اور) مہربان ہیں۔ (التوبہ ۱۲۸)
- اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال تم کو سلام ہم جاہلوں کے خواستگار نہیں ہیں۔ (القصص آیت ۵۵)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے اچھا آدمی وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ارشادِ نبوی ہے ___ اللہ تعالیٰ والے اخلاق کو اپنا اخلاق بناؤ۔

○ مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان اُس شخص کا ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔

○ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔" جو چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی وہ حُسنِ اخلاق ہے۔

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو سب سے پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

○ رسولِ پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ روزِ قیامت تم میں میرے سب سے پیارے اور نِشست میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہیں جو تم میں خوش اخلاق ہوں گے۔

○ ارشادِ رسول ﷺ پاک ہے۔ ایمان والوں میں ایمان کامل اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

Marfat.com

حسنِ اخلاق

خوش اخلاقی ہنس مکھ شائستہ مزاجی خندہ پیشانی خوش طبعی

حُسنِ اخلاق خندہ پیشانی اختیار کرنے۔ خوب بھلائی کرنے اور تکلیف دینے سے بچنے کا نام ہے۔ اس طرح حُسنِ اخلاق کے تین بُنیادی تقاضے ہیں۔ پہلا یہ کہ آدمی دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی۔ کشادہ رُوئی اور ملنساری سے پیش آئے۔ اور اِس طرح تواضع اور انکسار کے ساتھ اپنے مِلنے والوں کا دِل جیت لے۔ یہ امر کتنا فطری ہے کہ جب دوسروں کے ساتھ محبّت واُلفت کے ساتھ مُلاقات کی جائے گی تو یہ اُن کے دِل پر نہایت گہرے نقوش چھوڑے گی اور اِس طرح اپنی بات منوانے کے لئے حالات کِس قدر سازگار ہو جائیں گے۔ دُشمنی۔ نفرت اور اجنبیّت کی دیواریں مسمار کر کے دینِ حق کی تبلیغ کِتنی آسان ہو جائے گی۔ اِس خوش طبعی کی عادت سے کتنے ہی لوگوں کے دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ جو آپ کے سچّے رفیق اور جانثار ساتھی بن

Marfat.com

کہ اِس عظیم مشن کی تکمیل میں آپ کا ساتھ دیں۔ ہمارے پیارے رسولِ پاکؐ نے لاکھوں دِلوں کو اپنے حسنِ اخلاق سے مسخر کرکے ہمارے لئے خوش اخلاقی کی ابدی شمع روشن کردی۔

دوسری بات ہے بھلائی کرنا اور وہ بھی جتنے زیادہ لوگوں کے ساتھ ممکن ہو بھلائی کرنا اور جتنی زیادہ ہو سکے اُتنی بھلائی کرتے رہنا اور جب تک ممکن ہو سب کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بھلائی کرتے رہنا۔ اِس میں وہ تمام فضائلِ اخلاق یعنی اخلاقی صفات آجاتی ہیں۔ جن کا ذِکر اِس کتاب اور بنیادی قاعدہ سیرتِ اخلاقِ رسولؐ میں ہے۔ مثلاً احسان۔ فیاضی وسخاوت۔ رحمت اور شفقت۔ خدمتِ خلق۔ عیادت وتعزیت۔ مسافر ومہمان نوازی۔ غریب پروری۔ یتیم کی کفالت۔ وعدے کی پابندی۔ ایمان داری اور سچّائی وغیرہ وغیرہ۔ اِن صفات کی بدولت انسان دوسروں کے ساتھ نیکی کرتا چلا جاتا ہے اور اُن کے دِلوں میں گھر کرتا جاتا ہے۔ اِسی حسنِ اخلاق سے باہمی محبت واُلفت کو استحکام اور دوام نصیب ہوتا ہے۔ یہ تمام اوصافِ حمیدہ ہمارے پیارے رسولؐ کی سیرتِ طیبہ کا بنیادی جزو تھے۔

تیسرے تکلیف دینے سے بچنے کا مطلب ہے بُرے عادات وخصائل یا رذائلِ اخلاق کے سبب دوسروں کو ایذا نہ دینا۔ مثلاً حسد۔ نفرت۔ غصہ۔ بے ایمانی۔ جھوٹ۔ بدگمانی۔ تہمت۔ سازش

Marfat.com

چغلی۔ بہتان۔ طعنہ زنی۔ لڑائی جھگڑا۔ مار کٹائی۔ دھوکہ دہی۔ غبن۔ خیانت۔ ذخیرہ اندوزی۔ لوٹ مار۔ چوری ڈاکہ۔ قتل و غارت۔ گالی گلوچ۔ کردار کشی۔ فحش گوئی۔ دھونس۔ دھاندلی۔ جھوٹی شہادت۔ سفارش۔ کنبہ پروری۔ کنجوسی۔ تکبّر وغیرہ۔

اللہ پاک نے ہمارے پیارے رسولؐ کو ان تمام عیوب سے پاک پیدا فرمایا۔ اور ان برائیوں کے خاتمے کو اس طرح اُن کے سچّے مشن کا حصّہ بنا دیا۔ کہ آپؐ کی بعثت کا مقصد ہی حسنِ اخلاق کی تکمیل قرار دے دیا گیا۔ جیسا کہ درج ذیل چند مثالوں سے واضح ہے۔

(عملی نمونہ) ۱: رسولِ پاکؐ کی حیاتِ طیّبہ کو انتہائی قریب سے برس ہا برس دیکھنے کے بعد حضرت عائشہؓ صدیقہ نے اس حقیقت کی چشم دید گواہ کے طور پر شہادت دی کہ رسولِ پاکؐ کا اخلاقِ عظیم قرآنِ حکیم تھا۔ یعنی آپؐ کا اخلاق مکمّل طور پر احکامِ الٰہی (قرآن پاک) کے مطابق تھا۔ حضرت عائشہؓ مزید فرماتی ہیں کہ رسولِ پاکؐ سے زیادہ کوئی خوش اخلاق نہیں تھا۔ خواہ کوئی صحابی پکارتا یا گھر کا شخص۔ رسولِ پاکؐ اُس کے جواب میں (لبّیک) "حاضر جناب" ہی فرماتے (زاد المعاد)

Marfat.com

(۲) آپؐ کے چہیتے خادم حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص رسولِ پاکؐ کے کان میں کوئی سرگوشی کی بات کرتا تو آپؐ اُس وقت تک اُس کے مُنہ سے اپنا سَر مُبارک الگ نہ فرماتے جب تک کہ وہ کان میں کچھ کہتا رہتا۔ آپؐ اپنے ساتھیوں کی مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ اور جو بھی آپؐ کے سامنے آتا آپؐ اُسے سلام کرنے میں پہل کرتے اور مُلاقاتیوں سے مصافحہ فرماتے اور اکثر اوقات اپنے مُلاقاتیوں کے لئے اپنی چادر مُبارک بچھا دیتے۔ (شفا شریف جلد ا ص ۷۲)

(۳) حضرت انسؓ مزید فرماتے ہیں کہ مَیں نے دس برس سے زیادہ رسولِ پاکؐ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ مگر کبھی رسولِ پاکؐ نے نہ تو مجھے ڈانٹا اور نہ جھڑکا۔ اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تُو نے فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہ کیا۔

(زرقانی جلد ۴۔ ص ۲۶۶)

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ سب سے بڑھ کر دل کے کُشادہ تھے۔ آپؐ بات کے سچے اور طبیعت کے نرم تھے۔ آپؐ مُعاشرت میں نہایت کریم تھے۔ اور جو بھی شخص آپؐ کی دعوت کرتا آپؐ منظور فرماتے اور ہدیہ قبول فرماتے خواہ وہ بکری یا گائے کا پایہ ہی ہوتا اور ہدیہ کا بدل بھی دیتے تھے۔ اور دعوت غلام کی۔ آزاد کی۔ لونڈی کی اور غریب

Marfat.com

کی۔ سب کی قبول فرما لیتے تھے اور مدینہ کی انتہائی دُور آبادی پر بھی مریض کی عیادت فرماتے اور معذرت کرنے والے کا عُذر قبول فرماتے تھے۔

اِن کے علاوہ جتنے بھی واقعات اِس کتاب کے مختلف ابواب میں عملی نمونے کے طور پر یا صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب اخلاقِ رسُولؐ میں ایمانداری۔ رحم دِلی۔ سچّائی۔ شفقت۔ صُلح پسندی۔ حُسنِ ظن۔ عاجزی و انکساری۔ عدل و انصاف۔ فیاضی۔ نرم مزاجی۔ وعدے کی پابندی۔ ہمدردی وغیرہ کے عنوانات کے تحت دیئے ہیں۔ وہ سب رسُولِ پاکؐ کے حُسنِ اخلاق کا روشن ثبُوت ہیں۔ دَرحقیقت یہ دونوں کُتب ہی معلّمِ اخلاقؐ کے حسین ترین۔ بلند ترین اور مکمّل ترین اخلاق کا مختصر ترین جائزہ پیش کرتی ہیں۔ البتّہ رذائل اخلاق کے موضوع ایک الگ کتاب کا تقاضا کرتے ہیں۔ جن کا ذکر بوجہ اختصار یہاں ممکن نہیں۔ بس اِتنا ہی یاد رکھنا کافی ہے کہ اللہ پاک نے رسُولِ پاکؐ کو اِن تمام عیوب و خصائل سے مکمّل طور پر پاک پیدا فرمایا اور اپنے محبوبؐ کو بے عیب بنا کر انسانیّت کے لئے اخلاقی بلندی کی آخری حد اور بہترین مثال قائم کر دی۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ!

Marfat.com

خلوص

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کیلئے خالص کر کے۔ (البینہ آیت ۵)

○ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے۔ (آلِ عمران آیت ۱۴۰)

○ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف درست طریق پر اتارا ہے تو اللہ کی خالص دین کے ساتھ عبادت کیا کرو۔ (الزمر آیت ۱)

○ اور اہل کتاب اس وقت تک جدا نہیں ہوئے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہیں آ گئی حالانکہ ان کو حکم بھی تھا کہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں اور یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔ (البینہ آیت ۱)

○ اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ستا کر برباد مت کرو جس طرح وہ شخص اپنے مال کو برباد کرتا ہے جو لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ اور قیامت پر یقین نہیں رکھتا۔ (البقرہ آیت ۲۶۴)

○ اے محمد کہو کہ میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ بالکل ٹھیک دین جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ابراھیم کا طریقہ جسے یکسو ہو کر اس نے اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ کہہ دیجیئے کہ میری نماز میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت سب اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔
(الانعام آیت ۱۶۱)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ اعمال کا دار و مدار صرف نیت پر ہے۔ (متفق علیہ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت اور مال کو نہ دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔ (مسلم)

○ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا بہترین عمل خدا کے واسطے محبت اور خدا کے واسطے مخالفت ہے۔ (ابوداؤد)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا قیامت کے دن جن لوگوں کی شفاعت میں کرونگا۔ ان میں سے زیادہ خوش نصیب وہ ہوگا جس نے خلوصِ دل سے کہا ہوگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (عن ابوہریرہ۔ بخاری)

○ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ نبیؐ پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص کامل مُسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ (بخاری)

○ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے نبیّ پاکؐ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کے واسطے محبت کی اور اللہ کے واسطے دشمنی کی اور اللہ کے واسطے دیا اور اللہ کے واسطے منع کیا۔ اُس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

خلوص

اخلاص　　نیک نیتی　　خالص پن

اخلاص یا خلوص کے معنی یہ ہیں کہ جو کام بھی کیا جائے فقط اللہ کے لئے کیا جائے اور اُس کا مقصد خالصتاً رضائے الٰہی ہو۔ کیونکہ کوئی نیکی اُس وقت تک نیکی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ خالصتاً اللہ کے لئے نہ کی جائے۔ اسی لئے رسُولِ پاکؐ کے فرمان کے مطابق تمام اعمال کا دارومدار نیّت پر رکھا گیا ہے۔ مثلاً اگر کِسی عبادت کا مقصد محض دِکھاوا ہو۔ نماز کا مقصد لوگوں پر اپنی پارسائی کی دَھاک بٹھانا ہو یا جہاد میں شمولیت مالِ غنیمت کا لالچ ہو۔ بازار میں کچھ نہ ملنے کی مجبوری سے روزہ رکھ لینا یا قربانی کے نام پر فرج اور ڈیپ فریزر میں گوشت کا ذخیرہ کر لینا ریاکاری کے مظاہر ہیں جو اخلاص کے متضاد ہیں۔ اِن کا خلوصِ نیت اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں۔ اِس لئے اِن کا کوئی اَجر ملنے کی توقع رکھنا محض خوش فہمی ہوگا۔ اس ضمن میں اللہ پاک کا ارشاد کتنا واضح ہے۔ کہ کہہ دیجئے کہ میری نماز۔ میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔" دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ "اور اُن کو اِس

Marfat.com

کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اُس کے لئے خالص کر کے"۔ اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام خالصتاً اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے کیا جائے تو وہ ہی نیکی ہے۔ لیکن اگر اُس کی نیّت میں اللہ کی اطاعت میں کامل یکسُوئی کی بجائے کوئی اور جذبہ یا مفاد بھی شامل ہے تو یہ اخلاص نہیں بلکہ شرک ہے جو اللہ پاک کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے جس کی کڑی سزا ہے چُونکہ اخلاص کا تعلّق دِل کی پاکیزگی سے ہے اِس لئے ہماری دوستی و دشمنی۔ صُلح و جنگ۔ عبادت و ریاضت سب کچھ رضائے الٰہی کے لئے ہونا چاہیئے اور یہی ہمارے ایمان کی تکمیل کی بُنیادی شرط ہے۔ رسُولِ پاکؐ کی ساری حیاتِ طیّبہ اخلاص کی بہترین مثال پیش کرتی ہے۔

(عملی نمُونہ) رسُولِ پاکؐ سردارانِ قریش کی پرواہ کئے بغیر بُت پرستی کی کھُلّم کھُلّا مخالفت کرتے اور ایک خُدا کی توحید اور عبادت کا پرچار کرتے تھے نیک دِل لوگوں کو آپؐ کی یہ باتیں متاثر کرتیں لیکن شرارتی بدطینت لوگ آپؐ کو طرح طرح سے ستاتے۔ آپؐ کے راستے میں کانٹے ڈال دیتے۔ آپؐ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو چھیڑتے۔ آپؐ طوافِ کعبہ کرنے جاتے تو آوازے کستے۔ اور لوگوں میں آپؐ کو شاعر۔ جادُوگر۔ دیوانہ وغیرہ مشہُور کرتے آپؐ اُن کی یہ تمام سختیاں برداشت کرتے لیکن اپنا کام کئے جاتے۔ قریش

Marfat.com

نے دیکھا کہ آپؐ کسی طرح باز نہیں آتے۔ تو وہ اکٹھے ہو کر ایک دن آپؐ کے
چچا ابُوطالب کے پاس گئے اور کہا کہ تمہارا بھتیجا ہمارے بُتوں کو بُرا بھلا
کہتا ہے۔ اب یا تو تم بیچ میں سے ہٹ جاؤ۔ یا تم بھی میدان میں آجاؤ تاکہ ہم
دونوں میں سے ایک کا فیصلہ ہو جائے۔ وقت کی نزاکت کو دیکھ کر اُنھوں نے
رسُولِ پاکؐ کو بُلایا اور کہا۔ "مجھ بُوڑھے پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ اُٹھا نہ سکوں"۔ ظاہر
میں رسُولِ پاکؐ کو اگر کِسی کی مدد کا سہارا تھا تو وہ یہی چچا تھے۔ اُن کی بات سُن
کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسُو آ گئے۔ پھر فرمایا۔ "چچا جان! خُدا کی قسم اگر یہ لوگ
میرے ایک ہاتھ پر سُورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیں۔ تب بھی مَیں اپنے
کام سے باز نہیں آؤں گا"۔ اس سے حضرت ابو طالب پر اتنا اثر ہُوا کہ اُنھوں
نے آپؐ سے کہا۔ "بھتیجے۔ جاؤ یہ تمھارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے"۔

(۲) سردارانِ قریش نے دیکھا کہ اُن کی دھمکی تو ناکام رہ گئی۔ چنانچہ اب کوئی
لالچ وغیرہ دے کر اپنا کام نکالیں۔ سب نے مشورہ کر کے عتبہ نامی ایک سردار
قریش کو سکھا پڑھا کر آپؐ کے پاس بھیجا۔ اُس نے آپؐ کے پاس آ کر یہ کہا۔
"اے محمدؐ! قوم میں پھُوٹ ڈالنے سے فائدہ؟ اگر تم مکہ کی سرداری چاہتے
ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر دولت چاہتے ہو تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔
مگر تم اس کام سے باز رہو"۔

اس پر کشش پیش کش کے جواب میں آپؐ نے قرآن پاک کی چند آیات
اُسے سُنائیں جس سے اُس کا دِل دہل گیا۔ اور وہ شرمندہ و خوفزدہ واپس چلا گیا۔

Marfat.com

دانائی

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور وہ (خدا) غالب (اور) دانا ہے۔ (الجاثیة آیت ۳۷)

○ اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا ہے۔ (الجاثیة آیت ۲۲)

○ اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔ (البقرة آیت ۱۹۷)

○ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ (آل عمران آیت ۱۹۰)

○ کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے۔ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (اور) نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ (الزمر آیت ۹)

○ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ (البقرة آیت ۲۶۹)

○ خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کیلئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ الاعراف آیت ۳۱

○ (اے پیغمبرؐ!) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پرودگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو جو اس کے رستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں۔ ان سے بھی خوب واقف ہے۔ (النحل آیت ۱۲۵)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے۔ رسولِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے میں تو بانٹنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا بردبار وہی ہے جس نے ٹھوکریں کھائی ہوں اور دانشمند وہی ہے جس نے تجربہ حاصل کیا ہو (ترمذی)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان یا بہادر وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے۔ بہادر وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری)

○ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ دانائی کی بات مومن کی گمشدہ دولت ہے۔ وہ اِسے جہاں پاتے۔ اس کا سب سے زیادہ وہی مستحق ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

دانائی

دانشمندی　　عقل مند تدبیر　　فراست

دانائی۔ تدبیر۔ عقل و دانش اور فراست عطیۂ خداوندی ہے اسی عقلِ سلیم کی بدولت انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر حاوی کر دیا گیا۔ جسمانی طاقت کے اعتبار سے ہاتھی۔ گینڈے۔ شیر۔ چیتے۔ گھوڑے سبھی انسان سے کہیں زیادہ طاقت ور ہیں۔ یہ اسی عقل و ذہانت کا کمال ہے کہ اپنے سے کئی گنا طاقت ور مخلوق کو انسان اپنے اشاروں پہ نچاتا ہے جس کا مظاہرہ سرکس میں ان درندوں کے مختلف کرتبوں سے ہوتا ہے۔ اس عقلِ سلیم کی معراج ایک طرف تو نت نئی سائنسی ایجادات سے کیا جا سکتا ہے جو ناممکن کو ممکن بناتی جا رہی ہے لیکن حضرت انسان خلاء میں کمندیں پھینک کر ستاروں اور سیاروں کو فتح کرتا چلا جا رہا ہے۔ کہیں سمندر اور زمین کا سینہ چیر کر توانائی اور معدنیات کے خزانے دریافت کر رہا ہے۔ کہیں انسانی زندگی کو بچانے کے لئے جانوروں کے دل اور گردے استعمال کر رہا ہے تو کہیں ان ہی

Marfat.com

انسانوں کے لئے سب سے ہلاکت خیز بم اور میزائل بنانے کی جستجو میں ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ذہانت انسانیت کے ہاتھ میں ایک بہت ہی موثر ہتھیار ہے۔ جسے تعمیر، فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور انسانیت کی تباہی، تخریب کاری اور جرم و گناہ کے لئے بھی۔ اسی لئے عقل جیسی عظیم قوت کو ایمان اور اخلاق کے تابع رکھنا ضروری ہے تاکہ یہ محض تعمیرِ انسانیت کے لئے استعمال ہو۔ عقل اور ذہانت کی معراج مومن کی فراست ہے۔ جس کا راز صرف اور صرف خوفِ خدا میں پوشیدہ ہے۔ اشرف المخلوقات کے بلند منصب پر فائز رہنے کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ تمام تر ذہانت کو انسانیت کی خدمت اس کی بھلائی اور ترقی کے لئے وقف کر دیا جائے۔ ورنہ ساری کائنات کی تسخیر بھی بے مقصد ہو گی۔

ہمارے پیارے رسولِ پاکؐ کی زندگی سے ہمیں اسی حقیقت کا سبق ملتا ہے۔

(عملی نمونہ) رسولِ پاکؐ کا ہر اقدام، ہر فیصلہ اور ہر حکم بے مثال دانائی کا مظہر تھا۔ اور ان حالات میں کوئی انتہائی دانش مند شخص بھی اس سے زیادہ تدبّر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ زمانۂ جنگ کسی کی عقل کا سب سے کڑا امتحان لیتا ہے۔ جس سے ایک ذرّہ برابر کوتاہی کا مطلب شکست اور فنا ہونا ہے۔ رسولِ پاکؐ کی حیاتِ طیبہ میں سے جنگ و امن دونوں ادوار کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

(۱) جنگِ بدر میں رسُولِ پاکؐ نے اگلی صف میں شمشیر زن اور نیزہ باز اصحاب کو رکھا اور تیر اندازوں کو پچھلی صف میں۔ پھر دونوں پہلوؤں کو ترچھی ترتیب دی تاکہ دشمن اپنی کثرتِ تعداد کے سبب اسلامی لشکر کو گھیرے میں نہ لے سکے۔ اسلامی فوج کو اس طرح متعین فرمایا کہ سورج اِن کی پُشت کی طرف رہے۔ پھر اُن کی صفیں درُست فرمائیں۔ ماتحت کمان دار مقرر کئے اور تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک رسُولِ پاکؐ حکم نہ دیں اُس وقت تک دُشمن پر کسی ہتھیار سے وار نہ کیا جائے تاکہ محدُود وسائل ضائع نہ ہوں۔ پھر آپؐ نے اس جانثار فوج کی قیادت اس کے صَدر مقام سے فرمائی۔ جو صفوں کے درمیان پیچھے قدرے اُونچی زمین پر کھجور کی ٹہنیوں اور پتّوں سے بنایا گیا تھا تاکہ دُشمن کے دستوں کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھی جا سکے۔ اِن سب دانش مندانہ اقدامات سے رسُولِ پاکؐ نے قریش کے ماہرینِ حرب اور متکبر جرنیلوں کو شکست دی اور اپنے صحابہؓ کی قلیل تعداد کے ساتھ اُن کی کثرتِ سپاہ کا گھمنڈ خاک میں ملا دیا۔ بلاشبہ اس فتح کو اللہ پاک کی تائید و رضا حاصل تھی۔

(۲) اسی طرح بدر کی شکست کا انتقام لینے کے لئے غیض و غضب میں مبتلا ہزاروں کا لشکر لے کر قریش مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو آپؐ نے بڑی فراست کے ساتھ اُحد میں ایسی حربی پوزیشن لے لی کہ دو گُنبدی

Marfat.com

پہاڑی پر پچاس تیرانداز متعین فرما کر اسلامی لشکر کو ہر طرف سے محفوظ فرما لیا۔ لیکن جونہی ان تیراندازوں نے آپؐ کے حکم کی سرتابی کی تو فتح یاب ہونے کے بعد بھی اُنھیں بہت نقصان اُٹھانا پڑا۔ اُس وقت بھی آپؐ نے ہی آواز دے کر اپنی فوج کو دوبارہ منظم فرمایا اور اُنھیں کفار کے نرغے سے نکالا۔

(۳) جنگِ خندق کے موقع پر پورے شہر مدینہ کی حفاظت کے لئے نو ہزار گز لمبی۔ بارہ فٹ گہری اور پندرہ فٹ چوڑی خندق کھدوانا رسولِ پاکؐ کی بے مثل فراست کا زندہ ثبوت ہے۔ جس سے دشمن کا ہزاروں افراد پر مشتمل لشکر بھی مسلمانوں کو زیر کرنے سے قاصر رہا۔

(۴) رسولِ پاکؐ نے تو اپنے بچپن ہی سے اپنی بے پناہ ذہانت کا لوہا منوا لیا تھا کہ جب آپؐ نے حجرِ اسود کی تنصیب پر خونریز جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے اِسے ایک چادر پر رکھا اور تمام سردارانِ قبائل کو حکم دیا کہ اِسے تھام کر اُٹھالیں اور پھر اپنے متبرک ہاتھوں سے اس مقدس پتھر کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر لگا دیا۔ اور اس طرح ایک ہولناک جنگ کے امکان کو ختم فرما دیا۔

Marfat.com

ذِکرِ خدا

حکم خدا تعالیٰ :-

○ اور اے اہل ایمان! خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ (الاحزاب آیت ۴۱)

○ سو تم مجھے یاد کیا کرو۔ میں تمہیں یاد کیا کرونگا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔ (البقرۃ آیت ۱۵۲)

○ جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (الحدید آیت ۱۰)

○ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کا (یعنی رسول کا) ساتھ دو اسکی تعظیم اور توقیر کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو۔ (الفتح آیت ۹)

○ بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ (الاعلیٰ آیت ۱۴)

○ (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور جن کے دل خدا کی یاد سے آرام پاتے ہیں ان کو اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔ (الرعد آیت ۲۸)

○ اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل نہ ہونا۔ (الاعراف آیت ۲۰۵)

○ اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہا کرو اور رات کو بڑی رات تک اس کے آگے سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ (الدھر آیت ۲۵)

○ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔ (الجمعہ آیت ۱۰)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے اور جو شخص ذکرِ الٰہی نہیں کرتا وہ (ان دونوں کی مثال) زندہ اور مُردہ کی سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسولِ پاک ؐ نے فرمایا خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری نسبت جو خیال و گمان رکھتا ہے میں اُس کے لئے ایسا ہی ہوں اور جب میرا بندہ ذِکر کرتا ہے تو میں اُسکے پاس موجود ہوتا ہوں۔ اگر وہ دِل میں مجھ یاد کرتا ہو تو میں اُسکا ذِکر دِل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اُسکا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا شیطان اِنسان کے دِل کی تاک میں لگا ہوا ہے جس وقت آدمی خُدا کا ذکر کرتا ہے۔ شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذِکرِ الٰہی سے غافل ہوتا ہے۔ وسوسے پیدا کرتا ہے۔ (بخاری)

○ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا۔ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

ذِکرِ خُدا

عبادت   پرستش   یادِ الٰہی

عبادت کا تصوّر دُنیا کے تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے کہیں اِسے پُوجا کہا گیا تو کہیں اِسے پرستش کا نام دیا گیا۔ انسان نے اپنے خالق کی بندگی کے لئے جتنے بھی طریقے اختیار کئے اُن سب کا مقصد خُدا کو یاد کرنا تھا۔ دینِ اسلام میں نماز۔ روزے۔ زکوٰۃ اور خیرات۔ حج وعمرہ ۔ قربانی وصدقے اور جہاد سب عبادات ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی ہوتا ہے۔ اور یہ سب یادِ الٰہی کے مختلف طریقے ہیں جن سے ہم خُدا کی خوشنودی کے طالب ہوتے ہیں۔ ذکرِ خُدا نہ صرف ہم کو جرم وگناہ سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ یہ ہمارے دِل میں خوفِ خُدا۔ انسانی ہمدردی۔ ایثار وقربانی۔ محبت وشفقت کے پاکیزہ جذبات بھی پیدا کرتا ہے۔ جہاں یہ ہمیں اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں کا احساس دِلا کر جذبۂ شکر سے سرشار کرتا ہے وہاں دُکھ اور مصیبت میں ہمارے لئے صبر واستقلال کا سامان بھی مہیّا کرتا ہے۔ یہ ہمیں حرص وہوس۔ لالچ۔ نفرت۔ جھوٹ۔ خودغرضی

Marfat.com

زر پرستی اور حسد جیسی مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور ہمیں رواداری۔ وسعتِ نظر اور خدا کی تمام مخلوق سے محبت کا درس دیتا ہے اطمینانِ قلب اور بالیدگی روح کے لئے ذکرِ خدا سے بڑھ کر کوئی اور ذریعہ نہیں کیونکہ اللہ پاک نے دلوں کا سکون صرف اور صرف اپنی یاد میں رکھا ہے۔ ذکرِ الٰہی کے لئے جنگ و امن۔ تندرستی و بیماری۔ غربت اور امارت۔ صبح و شام۔ جوانی یا بڑھاپے کی کوئی قید نہیں۔ یہ تو ہر حال میں واجب ہے۔ لیکن افراط و تفریط اسلام جیسے دینِ فطرت کا خاصہ نہیں۔ اس لئے عبادات کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی یکساں زور دیا گیا ہے۔ بلکہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد جسم و جان کے آرام کا خیال رکھنے کی بھی تاکید فرمائی گئی ہے۔ یہی اعتدال و توازن دینِ اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ جس کا عملی مظاہرہ رسولِ پاکؐ نے ہمیشہ فرمایا۔ آپؐ نے بے پناہ عبادت کے باوجود زندگی کے دوسرے مشاغل کو نظر انداز نہیں فرمایا۔ اسی لئے رسولِ پاکؐ کو سب سے زیادہ وہ عمل پسند تھا جسے انسان ہمیشہ کرتا رہے۔ چاہے وہ قلیل ہی ہو۔ اللہ پاک نے بھی واضح حکم دیا ہے کہ اتنا عمل کرو جتنا برداشت کر سکو۔ کیونکہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم عبادت کرنے سے نہ تھک جاؤ۔

(عملی نمونہ) ۱: رسولِ پاکؐ شروع ہی سے عبادت گزار اور عابدِ شب زندہ دار تھے۔ نبوت سے پیشتر بھی غارِ حرا میں آپؐ کا مہینوں قیام رہتا۔ جہاں آپؐ کھانے پینے کی کچھ چیزیں ساتھ لے جاتے اور تنہائی

Marfat.com

یں ذکرِ خدا یں مشغول رہتے۔ نبوّت کے بعد تو نماز اور روزے کی اتنی کثرت ہو گئی تھی کہ آپؐ کا بیشتر وقت عبادت اور ذکرِ خدا یں گزرتا تھا۔ راتوں کو آپؐ کی نمازیں اتنی طویل ہو جاتیں کہ آپؐ کے پاؤں پر ورم آجاتا اور کبھی کبھی آپؐ ایک ہی آیت پر ساری رات قیام یں گزار دیتے۔ آپؐ کے پاتے مبارک کو متورّم دیکھ کر صحابہؓ عرض کرتے "آپؐ اتنی شدید عبادت کی محنت و مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں۔ حالانکہ آپؐ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشے جاچکے ہیں؟" آپؐ فرماتے کہ "خدا کا شکر جس نے مغفرت فرمائی۔ کیا میں اُس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسُولِ پاکؐ کا ہر عمل لزوم و دوام لئے ہُوئے تھا۔ تم میں سے کس کی طاقت ہے جو حضورؐ جتنی مشقّت برداشت کر سکے۔

(۳) کثرتِ عبادات و نوافل اور ذکرِ خدا یں بھی آپؐ حقوق العباد سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ہی رہبانیت کو پسند فرماتے تھے بلکہ ہمیشہ اعتدال و توازن کی نصیحت فرماتے خواہ عبادت ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک بار رسُولِ پاکؐ نے مجھ سے فرمایا۔ "میں نے سُنا ہے کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟" میں نے کہا۔ "جی ہاں!" آپؐ نے فرمایا۔ "جاگو بھی اور سوؤ

Marfat.com

بھی۔ روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو۔ کیونکہ تمھارے اُوپر جسم کا بھی حق ہے اور تمھاری آنکھوں کا بھی۔ تمھارے دوستوں اور بھائیوں کا بھی حق ہے اور گھر والوں کا بھی۔" (بخاری ص ۱۵۴)

(۵) ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسُولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا۔ "مَیں صُبح کی نماز باجماعت فلاں شخص کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ بڑی لمبی نماز پڑھتا ہے۔" یہ سُن کر آپؐ اتنا ناراض ہُوئے کہ مَیں نے کبھی آپؐ کو اتنا خفا نہیں دیکھا۔ اور آپؐ نے نصیحت فرمائی۔ "اے لوگو! تم لوگوں کو دین سے نفرت دِلاتے ہو۔ جب تم نماز پڑھاؤ تو اُسے مختصر کرو۔ کیونکہ اُن میں بُوڑھے بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔"

(۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز بنی اسد کی ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی کہ رسُولِ پاکؐ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے پُوچھا۔ کہ "یہ کون ہے؟" مَیں نے کہا کہ "فلاں ہے۔ رات بھر نماز پڑھتی ہے سوتی نہیں۔" آپؐ نے فرمایا یہ طریق چھوڑ دو۔ تم کو وہی کام کرنے چاہئیں جن کی تم طاقت رکھتی ہو۔ بے شک اللہ نہیں تھکتا اجر دیتے ہُوئے مگر تم اُکتا جاؤ گی۔" (بخاری ص ۱۵۴)

Marfat.com

رزقِ طیّب

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور جو حلال طیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو۔ ڈرتے رہو۔ (المائدہ آیت ۸۸)

○ پس خدا نے تم کو جو حلال طیب رزق دیا ہے۔ اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اسی کی عبادت کرتے رہو۔ (النحل آیت ۱۱۴)

○ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے۔ (المائدہ آیت ۵)

○ مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (المائدہ آیت ۸۷)

○ لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں۔ وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرة آیت ۱۶۸)

○ اور یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آ جائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں انکا بھلا نہیں ہوگا۔ (النحل آیت ۱۱۶)

○ تو جو مال غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب (ہے) اور خدا نے تم کو جو حلال طیب رزق دیا ہے۔ اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اسی کی عبادت کرتے رہو۔ (النحل آیت ۱۱۴)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے۔ نبی پاکؐ نے فرمایا ایک زمانہ آئیگا کہ انسان اُس مال کے متعلق جو اُس نے حاصل ہے ہے پرواہ نہ کریگا کہ وہ حلال ہے یا حرام ۔ (بخاری)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا جسے اِس کی خواہش ہو کر اسکے رزق میں کشادگی کی جائے اور عمر میں زیادتی ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔
(عن انسؓ، بخاری)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے۔
(عن ابو ہریرہؓ ۔ بخاری مسلم)

○ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ رکھو جیسا کہ بھروسہ رکھنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح روزی پہنچائے جیسے پرندوں کو روزی پہنچاتا ہے کہ ہر صبح بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں (عن عمر بن خطابؓ، مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ)

○ سب سے بدتر کھانا اُس ولیمے کا ہے (شادی کے کھانے کا ہے) جس میں مالدار بلائے جائیں اور محتاج چھوڑ دیئے جائیں اور جو شخص بلا عذر دعوت ولیمہ قبول نہ کرے۔ اس نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔ (عن ابو ہریرہ۔ صحیحین)

Marfat.com

رزقِ طیّب

پاکیزہ کھانے   حلال چیزیں

رزق اور زندگی دونوں لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ کوئی جاندار بغیر کھائے پیئے تادیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ پروردگار نے اپنی مخلوق کے لئے وافر رزق پیدا فرمایا ہے۔ لیکن ہر جاندار کے لئے اُس کی فطری ضروریات کے مطابق مختلف اشیاء مخصوص فرما دی ہیں۔ مثلاً شیر۔ چیتے۔ بھیڑیئے وغیرہ کے لئے کچے گوشت اور خون کو لازم کر دیا تو اُن کے لئے پھلوں۔ سبزیوں اور فصلوں کو حرام کر دیا۔ اسی طرح اُونٹ۔ گھوڑے۔ بھیڑ۔ بکریوں ہرن۔ بارہ سنگھے کے لئے گھاس۔ سبز چارہ اور دیگر زرعی اجناس مرغوب غذا بنا دیتے تو اُس کے گوشت اور خون کو زہرِ قاتل قرار دے دیا۔ اسی طرح انسان کو اِس خطۂ زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا تو اُس کے لئے بھی اعلیٰ ترین غذائیں مخصوص فرما دیں۔ یہ پاکیزہ چیزیں جو انسانی فطرت کے لئے انتہائی موزوں اور مفید ہیں۔ رزقِ طیب کہلاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے نبیؐ نے نہایت وضاحت سے راہنمائی فرما دی کہ کس کس جانور کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے اور کس کس جانور کا حرام۔ اور یہ تقسیم

Marfat.com

اتنی سائنٹیفک ہے کہ آنے والے دَور کا ہر سائنس دان اس سے اپنے نظریات کی تصدیق کرے گا۔ اسی طرح آپؐ نے مختلف غذاؤں کے مزاج کو مدِّ نظر رکھ کر اُن کے باہمی امتزاج یعنی اکٹھے استعمال کو مُفید یا مُضر قرار دے دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بھُوک رکھ کر کھانے کی تلقین فرمائی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے رزقِ طیّب کی عظیم نعمت میں ہمسائے کا حصّہ رکھنے کا بھی حُکم دیا۔ البتّہ حلال وحرام کی ایک اور تقسیم بھی نہایت اہم ہے۔ یعنی محنت و مشقّت کی کمائی اور چوری۔ ڈاکے۔ رشوت۔ غبن کی کمائی تو اُس کا ذکر کسبِ حلال کے باب میں ہے۔ یہاں صرف اُن پاکیزہ۔ شرعی اور حلال غذاؤں کا ذکر مقصود ہے۔ جن کی مثالیں بکثرت رسُولِ پاکؐ کی پاکیزہ زندگی سے ملتی ہیں۔

(عملی نمُونہ) ۱: حضرت عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ کاندھے کا گوشت رسُولِ پاکؐ کو سب سے زیادہ پسند تھا۔ حضرت بریدؓ نے بیان کیا کہ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا۔ "دُنیا اور آخرت میں بہترین سالن گوشت ہے"۔ اسی طرح حضرت ابُو درداء کے مطابق فرمانِ رسُولِ پاکؐ ہے۔ "دُنیا والوں اور جنّت والوں دونوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے"۔ حضرت ابُوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسُولِ پاکؐ کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو آپؐ کو دست کا گوشت پیش کیا گیا۔ کیونکہ آپؐ اس کو پسند فرماتے تھے۔ لہٰذا آپؐ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔ حضرت زید الجریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابُونبی نے فرمایا۔

Marfat.com

مَیں نے رسُول اللہ کو مُرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ان کے دادا حضرت سفینہ نے فرمایا۔ مَیں نے رسُولِ پاکؐ کے ساتھ سُرخاب کا گوشت کھایا۔

(۲) حضرت عائشہ رضؓ نے بیان فرمایا۔ "رسُولِ پاک حلوے اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔"

(۳) حضرت ابنِ عباسؓ کے مطابق رسُولِ پاکؐ کو دونوں قسم کا ثرید پسند تھا۔ ایک نمکین جو شوربے یا پتلی دال میں روٹی بھگو کر تیار کیا جاتا۔ دوسرا میٹھا۔ جو ستو، کھجور، خشک دُودھ اور گھی مِلا کر بنایا جاتا۔

(۴) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ نے ایک مرتبہ اپنے اہلِ خاندان سے دریافت فرمایا کہ کوئی سالن ہے؟ تو عرض کیا گیا کہ گھر میں سرکے کے سوا کچھ نہیں۔ آپؐ نے وہی منگوایا اور اُسی سے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے تھے: "سرکہ کتنا اچھّا سالن ہے۔ سرکہ کتنا اچھّا سالن ہے۔"

(۵) رسُولِ پاکؐ کو سبزیوں میں سب سے زیادہ کدّو پسند تھا۔ حضرت انسؓ نے بیان فرمایا۔ کہ ایک درزی نے رسُولِ پاکؐ کی دعوت کی اور کھانے میں جَو کی روٹی اور کدّو گوشت کا شوربہ پیش کیا۔ مَیں نے دیکھا کہ رسُولِ پاکؐ پیالے کے کناروں سے کدّو کے ٹکڑے تلاش کر کے کھاتے تھے۔

Marfat.com

رحمت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء آیت ۱۰۷)

○ یہ قرآن لوگوں کیلئے بصیرت و روشنی ہے اور ہدایت و رحمت ہے۔ یقین کرنیوالوں کے لئے۔ (جاثیہ رکوع ۲)

○ اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ بلاشبہ اس کی رحمت سے تو بے ایمان لوگ ہی ناامید ہوا کرتے ہیں۔ (سورۃ یوسف)

○ اور خدا تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ (البقرۃ آیت ۱۰۵)

○ اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت یعنی بارش کی برکت کو پھیلا دیتا اور وہ کارساز اور سزاوار تعریف ہے۔ (الشوریٰ آیت ۲۸)

○ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان میں ان کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں۔ تمہارے پروردگار کی رحمت ان سے کہیں بہتر ہے۔ (الزخرف آیت ۳۲)

○ پھر جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا۔ پھر اسکے بعد توبہ کی اور نیکوکار ہو گئے۔ تو تمہارا پروردگار (ان کو) توبہ کرنے اور نیکوکار ہو جانے کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحمت کرنے والا ہے۔ (النحل آیت ۱۱۹)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ اکرمؐ سے کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ مشرکین کیلئے بدعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا میں لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں اُتارا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (عن ابو ہریرہؓ مسلم)

○ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ رحم کرنیوالوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کریگا۔ (ابو داؤد)

○ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں — اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر جماعت میں اُسکو یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ بالشت بھر مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میری رحمت ایک ہاتھ بڑھ کر اُسکی طرف آتی ہے۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میری رحمت گز بھر اُسکی طرف بڑھتی ہے اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت دوڑ کر اُس کا استقبال کرتی ہے۔ (بخاری)

Marfat.com

رحمت

شفقت مہربانی کرمفرمائی

نبی برحقؐ نے انسانوں کو یہ خوشخبری سُنائی کہ اللہ پاک اپنی مخلوق پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اور اُس کی رحمت و شفقت اور مہربانی کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ اور اُس کی رحمت ہر شئے پر محیط ہے۔ اُسی ربِ رحیم و کریم نے بکمالِ شفقت و عنایت اپنے پیارے رسولؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اِس طرح اللہ پاک نے اپنی رحمت کا بیشتر حصّہ یا تو اپنے پاس رکھّا۔ یا پھر کچھ اپنے حبیبِ پاک رحمتِ دو عالمؐ کو عطا فرمایا۔ اپنے محبُوبِ پاکؐ کے صدقے سے اس رحمت کا سَوْ میں سے ایک حصّہ اپنی ساری مخلوقات میں بھی تقسیم فرمایا۔ یعنی اِس کائنات کی ہر شئے کو اللہ پاک کی رحمت میں سے حِصّہ ملا ہے۔ حیوانات ہوں یا نباتات۔ جانور ہوں یا انسان۔ کافر ہوں یا مومن۔ بچّے ہوں یا بوڑھے۔ مذکر ہوں یا مؤنث۔ ہر چیز اللہ کی رحمت سے فیض یاب ہوتی ہے۔ ماں کی مامتا۔ باپ کی شفقت اور بہن بھائیوں کی باہمی محبّت اِسی رحمتِ خداوندی کی جھلک دکھاتے ہیں۔ اِس لئے خُدا کی مخلوق کے

Marfat.com

لئے ہمدردی۔ شفقت و محبت کے جذبات رکھنا سُنّتِ رّبانی ہے۔ بنی نوعِ انسان کے لئے بِلا تمیزِ رنگ و نسل بے لوث محبت و شفقت اور رحمت مومن کا شیوہ ہے سے کہ جو دِلوں کو فتح کرے وہی فاتحِ زمانہ۔

انسان لاکھ خطا کا پُتلا ہی سہی لیکن اُسے خُدا کی رحمت سے ہرگز مایُوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مایُوسی گناہ ہے۔ اللہ کی رحمت سے تو صرف کافر ہی مایُوس ہُوا کرتے ہیں۔ مومن کبھی اللہ کی رحمت سے مایُوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس کا رَبّ تو غفورٌ رّحیم ہونے کے ناطے رحمت کا سرچشمہ اور منبع ہے۔ اور اُن کا پیارا رسُولؐ بھی تمام جہانوں کی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اِن حالات میں یہ واجب ہے کہ ہم اپنے گُناہوں سے توبہ کر کے رسُولِ پاکؐ کے اُس طریق پر چلیں جس سے آدمی دوسروں کے لئے سَراپا رحمت بن جاتا ہے۔

(عملی نمُونہ) رسُولِ پاکؐ سَراپا رحمت تھے۔ کیونکہ آپؐ کو تمام انسانوں جانوروں۔ پودوں غرضیکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ آپؐ تو ہمیشہ اپنے بدترین دُشمنوں کے لئے بھی رحمت بنے رہے۔

(۱) وادیٔ طائف میں جب سنگدل کُفّار نے آپؐ کو اِتنا زخمی کر دیا۔ کہ آپؐ کے پائے مُبارک تک لہُو لہان ہو گئے۔ تو فرشتے نے کُفّار پر پہاڑ اُلٹ دینے کی اجازت طلب کی۔ لیکن آپؐ نے اُسے منع فرماتے ہوئے کہا۔ "شاید اِن کی نسل سے کوئی خُدا کا پرستار پیدا ہو"

Marfat.com

(۲) وہ قریش جنھوں نے آپؐ کو تمام اہلِ خاندان سمیت شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں تین سال تک بے آب و دانہ محصور رکھا تھا۔ جب اُن کفّارِ مکّہ پر اللہ پاک نے اپنا شدید قحط مسلّط کر دیا کہ لوگ ہڈّی اور مُردار کھانے لگے۔ کیونکہ یمامہ کے غلّہ کے تاجر سردار ثمامہ بن آثال نے یہ کہہ کر مکّہ کو غلّہ کی سپلائی بند کر دی کہ جب تک رسُولِ پاکؐ نہ حکم دیں۔ ایک دانہ نہیں ملے گا۔ اِس قحط سے گھبرا کر قریش نے رسُولِ پاکؐ سے رجُوع کیا۔ تو آقاؐ کو رحم آ گیا۔ آپؐ نے فوراً حکم دیا "بندش اُٹھا لو!" چنانچہ غلّہ باقاعدگی سے مکّہ پہنچنے لگا۔ اور قریش کو قحط کی مُصیبت سے نجات مِل گئی۔

(صحیح بُخاری۔ ابن ہشام)

(۳) یمن کے قبیلہ دوس کے سردار طفیل بن عمروؓ کو شروع ہی میں دولتِ اسلام نصیب ہو گئی تھی۔ وہ آخر دَم تک اپنے اہلِ قبیلہ کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن وہ اپنے کُفر پر اَڑے رہے۔ ناچار طفیلؓ رسُولِ پاکؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئے اور قبیلے کی حالت بیان کر کے عرض کی۔ کہ اُن کے حق میں بَددُعا فرمایئے۔ لوگوں نے سُنا تو کہا کہ اب قبیلہ دوس کی بربادی میں کوئی شک نہیں رہا۔ لیکن رحمتِ عالمؐ نے جو دُعا فرمائی۔ وہ کچھ یُوں تھی "یا اللہ! دوس کو ہدایت کر اور اُن کو لا۔" (صحیح مُسلم)

(۴) جنگِ اُحد میں کُفّار نے آپؐ پر پتھّر پھینکے۔ تیر برسائے۔ تلواریں چلائیں۔ دَندان مُبارک شہید کیے۔ لیکن آپؐ نے اپنے چہرۂ مُبارک کو لہُو لہان کرنے والوں کو صرف یہ دُعا دی "یا اللہ۔ میری قوم کو ہدایت بخش۔ یہ نادان ہیں۔"

Marfat.com

(۵) حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ صلح حدیبیہ میں اُن کی ماں جو مُشرکہ تھیں۔ اُن کے پاس آئیں تو انھیں خیال آیا کہ مُشرک کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ رسُولِ پاکؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا۔"اُن کے ساتھ نیکی کرو۔"

(صحیح بُخاری)

(۶) عبداللہ بن اُبَیّ وہ منافق شخص تھا جو ساری عمر رسُولِ پاکؐ اور مُسلمانوں کے خلاف خُفیہ سازشیں کرتا رہا۔ وہ نہ صرف غزوۂ اُحد میں اپنے ساتھیوں کو لے کر اسلامی لشکر سے علیحدہ ہو گیا بلکہ حضرت عائشہ صدّیقہؓ طاہرہ پر الزام لگانے والوں میں بھی پیش پیش رہا۔ وہ مرا تو رسُولِ پاکؐ نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ اِس پر حضرت عمرؓ نے یہ کہا۔"یا رسُول اللہ! آپؐ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ جس نے یہ سب کچھ کیا۔" رسُولِ پاکؐ نے مُسکرا کر فرمایا۔"اے عمرؓ! اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ میرے ستّر مرتبہ استغفار کرنے سے اِس کی بخشش ہو سکتی ہے تو مَیں اِس سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھتا۔"

(صحیح بُخاری)

(۷) ایک بار حضرت ابُومسعُود انصاری اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے کہ آپؐ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا۔"ابُومسعُود! اِس غلام پر جتنا تجھے اختیار ہے۔ اللہ پاک کو تم پر اُس سے کہیں زیادہ اختیار ہے" حضرت ابُومسعُود نے فوراً ڈر کر عرض کی۔"یا رسُول اللہ۔ مَیں اِس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہُوں۔" رسُولِ پاکؐ نے فرمایا۔"اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمھیں دوزخ کی آگ چھُو لیتی۔"

Marfat.com

سعی

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ اسکی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی اور اس کی پوری جزا اسے دی جائے گی۔ (النجم آیت ۳۹)

○ جو شخص بھی محنت کریگا اپنے ہی بھلے کیلئے کریگا۔ اللہ یقیناً دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ (العنکبوت آیت ۶)

○ اور جو آخرت کا خواہشمند ہو اور اس کیلئے کوشش کرے جیسی کہ اسکے لیئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور وہ مومن ہوگا ایسے ہر شخص کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔

(بنی اسرائیل آیت پارہ ۱۵)

○ جو نیک کام کریگا اور مومن بھی ہوگا۔ تو اس کی کوشش رائیگاں نہ جائے گی اور ہم اس کے لئے (ثواب اعمال) لکھ رہے ہیں۔ (الانبیاء آیت ۳۵ پارہ ۶)

○ اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے اور خدا تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔ (العنکبوت آیت ۶۹)

○ جو شخص عزت کا طلب گار ہے تو عزت صرف اللہ کیلئے ہے۔ اسی کو پاکیزہ کلمات پہنچتے ہیں۔ اور نیک کام ان کو بلند کرتے ہیں (یعنی یہ ذرائع حصول عزت کیلئے شرط ہیں)۔ (الفاطر آیت ۲)

○ پس جس نے مومن ہو کر نیک کام کیا تو اس کی کوشش اور محنت کی ناقدری نہ ہوگی۔ ہم اس کو لکھ رہے ہیں۔ (الانبیاء آیت ۷)

○ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اسکی جدوجہد کرو شاید کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔ (المائدہ آیت ۳۵)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ ارشادِ نبوی ؐ ہے ۔ جو شخص جدّوجہد میں مصروف ہو تو وہ اللہ کا محبوب ہے۔

○ رسولِ پاک ؐ نے دعا فرمائی ۔ اے اللہ ! کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا اور دنیاوی زندگی ہی ہماری تمام مساعی کا آخری مقصد اور ہمارا مبلغ علم بن کر رہ جائے ۔

○ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا۔ علم مومن کا دوست ہے اور عقل اُسکی دلیلِ راہ ہے اور عمل اُسکی قیمت ہے ۔ (شعب الایمان ۔ بیہقی عن الحسن مرسلا)

○ رسولِ پاک ؐ کا فرمان ہے ۔ عمل (کوشش) بقدرِ طاقت کرو خدا کی قسم، خدا ملول نہیں ہوتا ۔ تم ہی ملول ہو جاؤ گے ۔ (مسلم عن عائشہ)

○ ارشادِ نبوی ؐ ہے کہ جو عمل میں پیچھے رہا اُس کو نسب کارآمد نہیں ہو سکتا (کنزالاعمال عن انس)

○ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا ۔ بلند ہمتی ایمان کا حصہ ہے ۔

○ رسولِ کریم ؐ نے فرمایا ۔ کارہائے زندگی کو ناپائیدار سمجھ اور کارہائے آخرت کے وقت یہ خیال کر کہ کل ہی موت کا سامنا ہے ۔

Marfat.com

سعی

کوشش جدوجہد محنت ریاضت مشقت

سعی۔ کوشش۔ جدّوجہد۔ محنت ومشقّت اور ریاضت سب حصُولِ مقصد کا ذریعہ ہیں۔ جتنا چھوٹا مقصد ہو گا۔ اُتنا ہی کم محنت طلب ہو گا۔ جتنا بڑا مقصدِ حیات ہو گا اُتنا ہی دِقّت طلب ہو گا۔ وہ اُتنی ہی طویل جدّوجہد اور سعیِ پیہم کا تقاضا کرے گا۔ صرف انسان بننے میں ہی بے پناہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ اور جسے رہبرِ انسانیّت بنانا۔ مُعلّم اخلاق بنانا۔ انسانِ کامل بنانا اور پیغمبرِ اعظم بنانا اللہ پاک کو مطلوب ہو تو پھر اُسے کس کس طرح صَیقل نہیں کیا جاتا۔ کبھی باپ کے سایۂ عاطفت سے محروم رکھ کر۔ کبھی ماں کی شفقت بھری آغوش سے علیحٰدہ کر کے۔ کبھی دادا کی محبّت کا سائبان ہٹا کر اور کبھی سارے اہلِ قبیلہ کو دُشمن بنا کر۔ کبھی شعب ابی طالب کی تنگ گھاٹی میں محصُور کر کے تو کبھی وادیٔ طائف کے سنگدل لونڈوں کے ہاتھوں مجرُوح کروا کے۔ کبھی وادیٔ خندق میں کھائی کھُدوا کر تو کبھی جنگِ اُحد میں امتحان میں ڈال کر۔ کبھی گھر بار چھُڑا کر ہجرت کے پُرخطر

Marfat.com

سفر پر روانہ کر کے اور کبھی غارِ ثور میں چھپا کر۔ آپؐ کے اس بے پناہ صبر و استقلال۔ ایمان کی پختگی۔ نصب العین سے وابستگی میں تمام بنی نوع انسان کے لئے حُسنِ عمل کا آفاقی اور ابدی درس پوشیدہ تھا۔ اسی جہدِ مسلسل اور عملِ پیہم کے نتیجے میں اللہ پاک کے آخری نبیؐ کو اپنے عظیم مِشن میں بے پایاں کامیابی حاصل ہُوئی اور اللہ کا سچا پیغام دینِ اسلام کا مکمّل نظام بن کر دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ گیا۔ آپؐ کی حیاتِ طیّبہ کے پہلے چالیس سال تو فقط ذکر و فکر اور عمل کے ہیں اور بقیہ تیئیس برس میں سے غالب حصّہ حُسنِ عمل اور خدمتِ خلق پر مشتمل ہے۔ ہمارے پیارے رسُولؐ نے اپنے حُسنِ عمل کو تبلیغ و ارشاد کا ذریعہ بنایا۔ جو سب سے زیادہ مؤثر و مفید ثابت ہُوا۔ اس کے باوجود بھی آپؐ نے فرمایا کہ کسی کو اُس کے اعمال جنّت میں داخل نہیں کر سکتے۔ مبادا کہ کوئی اپنے حُسنِ عمل پہ نازاں ہو کر خُدا کے عفو و کرم کا طالب نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین؛

(عملی نمونہ) رسُولِ پاکؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حاضرین سے پُوچھا۔ "تم سے خُدا کے ہاں میری نسبت پُوچھا جائے گا۔ تو تم کیا جواب دو گے؟" تو ایک لاکھ زبانوں نے بیک آواز گواہی دی۔ "ہم کہیں گے آپؐ نے خُدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔" درحقیقت رسُولِ پاکؐ کا فرضِ منصبی خُدا کے پیغام کی ترسیل۔ دینِ اسلام کی تکمیل و تبلیغ اور اخلاق کی تکمیل تھی۔

Marfat.com

آپؐ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ اسی مقصدِ شریفہ کی ادائیگی میں بسر ہوا۔ اور اسی جہدِ مسلسل اور سعیِ پیہم کے صلے میں آپؐ کو اللہ پاک نے بہترین کامیابی سے نوازا جس کی سارے زمانے نے شہادت دی۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے آپؐ نے ہر ممکن کوشش کی اور بہترین حکمتِ عملی اختیار فرمائی۔

(۱) شروع میں آپؐ نے خفیہ دعوت کا طریق اختیار کیا اور تبلیغِ اسلام کی ابتدا اپنی پیاری بیوی حضرت خدیجہؓ سے کی۔

(۲) پھر آپؐ نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنے عزیز و اقارب کو یہ مقدس پیغام پہنچایا۔ جن میں آپؐ کے رفیقِ خاص حضرت ابوبکرؓ۔ آپؐ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ اور آپؐ کے خادم زیدؓ بن حارثہ شامل تھے۔ آپؐ نے تین سال تک یہ سلسلہ جاری رکھا۔

(۳) پھر آپؐ نے اللہ پاک کے حکم کے مطابق اپنے قبیلہ قریش کو علانیہ دعوتِ حق و صداقت دی۔ جس سے سارا قبیلہ آپؐ کا دشمن ہو گیا۔ اہلِ قبیلہ کی دشمنی کے باوجود آپؐ نے بڑی استقامت کے ساتھ اشاعتِ دین کی کوشش جاری رکھی۔ کفار کی شرارتیں۔ اذیتیں۔ گالیاں اور سازشیں آپؐ کا راستہ نہ روک سکیں۔ حتیٰ کہ وادیِ طائف میں آپؐ پر ظالمانہ حملہ شعب ابی طالب میں آپؐ کے خاندان کا کئی سال تک محصور رہنا۔ دولت اور سرداری کا لالچ۔ تمام قبائل کے نمائندوں کے مشترکہ قاتلانہ حملے کی سازش

Marfat.com

بھی آپؐ کو آپؐ کے فرضِ منصبی کی ادائیگی سے نہ روک سکے۔ اور آپؐ نے پوری تندہی سے تبلیغ وارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔

(۴) اِن نامساعد حالات میں کہ جب مسلمانوں کے لئے آزادانہ فرائض اسلام کی ادائیگی ناممکن ہو گئی تو آپؐ نے نہ صرف اُن کو اپنے آبائی وطن سے ہجرت کی اجازت دے دی۔ بلکہ خود بھی مدینہ ہجرت فرمائی اور دین کی خاطر ترکِ وطن کو گوارا فرمایا۔

(۵) اسی پر بس نہیں۔ کفّار نے آپؐ پر اپنی عددی برتری اور تجربِ کثرت اور طاقت کی وجہ سے کئی جنگیں مسلّط کیں۔ جن میں آپؐ نے خوب جم کر مقابلہ فرمایا اور کبھی کسی حالت میں کفر کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے بلکہ اتنی بے جگری شجاعت اور فراست وحکمت حربی کے ساتھ اپنے مختصر لشکر کے ساتھ جہاد فرمایا کہ آخری فتح آپؐ کو نصیب ہوئی کہ حق آپؐ کے ساتھ تھا اور حق جیتنے کے لئے بنا ہے۔

(۶) سب سے بڑھ کر یہ کہ رسولِ پاکؐ نے جس نظریۂ اسلام کی شب وروز تبلیغ فرمائی۔ اُسی کا ایک بے مثال اور بے عیب نمونہ اپنے حُسنِ عمل سے پیش فرمایا۔ آپؐ کی صداقت وامانت۔ غریب پروری۔ ہمدردی سخاوت وفیاضی۔ سادگی۔ تواضع۔ عفوو برداشت۔ صبرواستقلال۔ حُسنِ اخلاق شرم وحیا۔ ضبط۔ صُلح پسندی۔ خوفِ خدا۔ عدل وانصاف۔ عاجزی انکساری قناعت۔ میانہ روی۔ اعتدال وتوازن۔ عبادت وریاضت بھی اسی کوشش کا حصہ تھے۔

Marfat.com

شفاعت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور جولوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کیے جائیں گے (اور جانتے ہیں کہ) اسکے سوا نہ تو ان کا کوئی دوست ہوگا۔ اور نہ سفارش کرنیوالا۔ ان کو اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کرو تا کہ پرہیز گار بنیں۔ (انعام آیت ۵۱)

○ اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی۔ مگر اس وقت کہ خدا جس کیلئے چاہے اجازت بخشے اور سفارش پسند کرے۔ (الجنم آیت ۲۶)

○ تو لوگ کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو۔

(مریم آیت ۸۷)

○ جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس کے ثواب میں سے حصہ ملے گا اور جو بری بات کی سفارش کرے اس کو اس کے عذاب میں سے حصہ ملے گا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (النساء آیت ۸۵)

○ کیا انھوں نے خدا کے سوا اور سفارشی بنا لئے ہیں۔؟ کہو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں۔ کہ کہہ دو سفارش تو سب خدا ہی کے اختیار میں ہے اسی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (الزمر آیت ۴۳-۴۴)

○ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر شفقت کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کرلیں تو ان سے کہا جائیگا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور وہاں نور تلاش کرو۔ پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہوگا جو اس کی جانب اندرونی ہے۔ اس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے۔ اس طرف عذاب واذیت۔

(الحدید آیت ۱۳)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جن لوگوں کی شفاعت میں کرونگا ان میں زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہوگا جس نے خالص دِل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا۔ (بخاری)

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہونگا اور سب سے پہلے قبر سے اٹھونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ (مسلم)

○ حضرت جابرؓ سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں رسُولوں کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر کی نہیں اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ (ترمذی)

○ حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا میرے خدا کی طرف سے ایک آنیوالا آیا اور مجھے دو باتوں میں سے ایک اختیار کرنیکا حق دیا۔ نصف اُمّت کا جنّت میں داخلہ یا شفاعت، پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور اس کا مستحق وہ شخص ہے جو میری اُمّت میں سے اس حال میں مرا ہو کہ اللہ عزّوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

Marfat.com

شفاعت

بخشش　　سفارش　　معافی دلانا

جب انسان جو خطا کا پُتلا ہے تو اُس کی بخشش کا انحصار کُلّی طور پر اُس کے اعمال پر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اُسے صرف رحمتِ خداوندی ہی نجات دِلا سکتی ہے۔ البتّہ اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک رحمۃ اللعالمینؐ کو شفاعت اور مقامِ محمُود کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ مقامِ محمُود یا مقامِ شفاعت عرشِ عظیم کی داہنی جانب ایک ایسی جگہ اللہ پاک نے مخصُوص فرمائی ہے جہاں روزِ حشر رسُولِ پاکؐ کھڑے ہوں گے۔ اور اِس مقام پر سارا زمانہ رَشک کرے گا۔ اور یہاں پر کھڑے ہو کر رسُولِ پاکؐ اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ جب رسُولِ پاکؐ کو اختیار دیا گیا کہ یا تو اپنی نصف اُمت کو بغیر حساب کتاب جنّت میں داخل کر لیں یا شفاعت کو اختیار کر لیں۔ تو آپؐ نے شفاعت کو اختیار فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ شفاعت مُتقیوں کے لئے ہو گی؟ نہیں! بلکہ خطا کاروں اور گنہ گاروں کے لئے بھی ہو گی۔ اور یہ شفاعت عذاب کو دُور کرنے کے لئے ہے۔ لیکن مُتقیوں کے دَرجات کی بلندی کے لئے بھی شفاعت ہو گی۔

Marfat.com

رسولِ پاکؐ کے لئے شفاعت کا یہ اختیار ہم خطاکار اُمتیوں کے لئے نویدِ مُسرّت ہے۔ جو ہمیں مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکلنے کے لئے اور ہمارے ایمان کی سلامتی کے لئے بہترین مُحرّک ہے۔ اَب یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیارے رسُولؐ کہ جن سے ہم شفاعت کی توقّع رکھتے ہیں کے ارشادات اور اُن کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کی ہر لمحہ کوشش کرتے رہیں تاکہ روزِ حشر آقاؐ ہمیں اپنے اُمّتی کا درجہ دے کر ہماری شفاعت فرمائیں۔ اپنی غیر مشروط اطاعت کے بغیر ہم اپنے عشقِ رسُولؐ کا دعویٰ ہرگز ثابت نہیں کرسکتے۔ اس لئے آقاؐ کا شفاعت فرمانا ہماری مکمّل پیروی سے لازم و ملزوم ہے۔

(عملی نمُونہ) حضرت ابُوہریرۃؓ حضرت انسؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی مشہور احادیث کے مطابق جو کہ کُتبِ صحاح ستّہ وغیرہ میں مذکور ہیں کے مطابق رسُولِ پاکؐ نے فرمایا کہ میں تمام آدمیوں کا سردار ہُوں روزِ قیامت۔ اور تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ سرداری کیسی ہے۔ تو اللہ پاک اُس روز تمام اوّل اور آخر انسانوں کو جمع کرے گا۔ پھر اُنھیں ایسا غم و اَلم اور شدّت و سختی پہنچے گی جس کو برداشت کرنے کی طاقت اُن میں نہ ہوگی۔ ناچار کہیں گے کہ تم دیکھ نہیں رہے کہ کتنی سختی و شدّت میں تم سب مبتلا ہو۔ کیوں نہیں ایسے شخص کو تلاش کرتے جو بارگاہِ ربُّ العزّت میں تمھاری سفارش اور شفاعت کرے۔ پھر وہ حضرت آدمؑ جو تمام انسانوں کے باپ ہیں سے

Marfat.com

لے کر حضرت نوحؑ. حضرت ابراہیمؑ. حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب
سے شفاعت کے لئے رجوع کریں گے. مگر وہ سب انبیاء فرمائیں گے
کہ ہمیں شفاعت کا اختیار نہیں. اُس وقت سب آئیں گے اور حضورؐ
سے عرض کریں گے کہ اپنے رَبّ کے حضورؐ ہماری شفاعت فرمائیے. اِس
پر آپؐ فرمائیں گے کہ ہاں. یہ میرا ہی کام ہے. اِسے میں ہی کروں گا.
ایک روایت میں ہے کہ مَیں زیرِ عرش بارگاہِ ربّ العزّت میں حاضر
ہوں گا اور اپنے رَبّ کے حضورؐ سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ پاک میری زبان
پر ایسی حمد و ثنا جاری فرماتے گا جو مجھ سے پہلے کبھی کسی نے نہ کی ہوگی. اِس
کے بعد فرمایا جاتے گا" اے محمدؐ! اپنا سَر مبارک اُٹھائیے. مانگیے. جو
چاہیں دیا جائے گا. شفاعت کیجیے. آپؐ کی شفاعت قبول کی جائے گی"
اس پر مَیں سر اُٹھا کر عرض کروں گا" یا رَبّ میری اُمّت. میری اُمّت" اِس
طرح مَیں اپنے ہر اُس اُمّتی کو جس کے دِل میں دانہ گندم یا جَو کے برابر
ایمان ہے جنّت میں لے جاؤں گا اور ہر اُس شخص کو جہنّم سے نکال لوں گا.
جس نے لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہا ہو گا.

Marfat.com

شکر

حکم خدا تعالیٰ:-

○ جو شکر کریگا اپنی جان کیلئے کریگا۔ (النحل آیت ۱۵۲)

○ اگر تم خدا کے شکر گزار رہو اور اس پر ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دیکر کیا کرے گا۔ اور خدا تو قدر شناس اور دانا ہے۔ (النساء آیت ۱۴۷)

○ سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کرونگا۔ اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔ (البقرۃ آیت ۱۵۲)

○ اور جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی سخت ہے۔ (ابراھیم آیت ۷)

○ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ (ابراھیم آیت ۳۶)

○ اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں۔ پھر اس سے اس کو چھین لیں تو ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (ھود آیت ۹)

○ خدا تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔ (المائدہ آیت ۶)

○ خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اسکے فضل سے (معاش) تلاش کرو۔ اور تا کہ شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ (الجاثیہ آیت ۱۲)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی پاکؐ نے فرمایا جس نے انسان کا شکریہ ادا نہ کیا۔ اُس نے اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کیا۔ (ترمذی)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا۔ دو خصلتیں جس میں ہوں اللہ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے دین میں اُس شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے بڑھ کر ہو اور اُس کی پیروی کرے اور اسی طرح دنیاوی امور میں اس شخص کی طرف نظر کرے جو اُس سے کمتر ہو اور اللہ کا شکر کرے کہ مجھے اس شخص پر فضیلت دی تو اللہ اُسے صابر و شاکر لکھتا ہے۔ (عن عمرو بن شعیب۔ ترمذی)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا۔ جسے کچھ دیا جائے تو اُسے اِس کا بدلہ دینا چاہیئے اگر قدرت ہو۔ اگر قدرت نہ ہو تو محسن کی تعریف کرے۔ پس جس نے اُسکی تعریف کی اُس نے شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ اور جس نے صورت بنائی اس کی جسے نہیں دیا گیا۔ وہ جھوٹ کا لباس پہننے کے مثل ہے

(ابوداؤد، عن جابرؓ)

Marfat.com

شکر

احسان مندی　　شکریہ　　اظہارِ تشکر

جب کوئی انسان بغیر کسی لالچ یا معاوضے کے کسی دوسرے انسان کے کام آتا ہے یا اُس کی کوئی ضرورت پُوری کرتا ہے تو وہ اُس پر احسان کرتا ہے۔ اس پر وہ حاجت مند اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ اظہارِ تشکر محض زبانی نہیں ہوتا بلکہ اُس کا عمل بھی اُس کے دلی جذباتِ ممنونیت کا اظہار کرتا ہے۔ شُکر بھی ایسی ہی کیفیت کا نام ہے مگر اِس کا تعلق خالقِ کائنات سے ہے۔ جب اللہ پاک کی کسی نعمت کا احساس بندے کو ہو جاتے اور وہ اپنے اِس جذبے کا اظہار کرے تو اُس کو شُکر کہتے ہیں۔ مومن کے لئے تو دو ہی طریقے ہیں۔ اگر وہ کسی چیز سے محرُوم ہو یا کسی مجبُوری۔ امتحان یا مُصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو یہ بھی اُس کے لئے کارِ ثواب ہے۔ اگر اُسے کوئی نعمت عطا ہو۔ اُس کی کوئی آرزُو۔ تمنّا یا ضرُورت پُوری کر دی جائے اور وہ اِس پر شُکر کرے تو یہ بھی عبادت ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے بے شُمار احسانات ہیں۔ لیکن مختصر طور پر ہم چند خصُوصی احسانات کی مثال پیش

Marfat.com

کر سکتے ہیں۔ اللہ پاکؑ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا فرمایا اور اُس کے جسدِ خاکی میں اپنی رُوح پھونکی۔ اُسے اَشیا کا علم سکھایا اور قوّتِ بیان عطا کی۔ اُسے زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنایا اور پھر اُسے کائنات کی تمام مخلوقات پر فضیلت دی اور اُسے فرشتوں سے سجدہ کروا کر مسجُودِ ملائکہ بنایا۔ پھر ساری کائنات اُس کے لئے مسخّر کر دی اور پھر وحیِ نبوّت سے انسان کی راہنمائی فرمائی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اپنے پیارے رسُولؐ کی اُمّت میں پیدا کر کے دولتِ ایمان عطا فرمائی اور اور اس طرح ہماری دُنیا و آخرت دونوں کی بہتری اور کامیابی کا سامان کر دیا۔ اِن تمام نعمتوں کے لئے اگر ہم ہر لمحہ سجدۂ شُکر میں پڑے رہیں تو بھی کم ہے۔ کم از کم ہم شُکر کا اظہار اس طرح کر سکتے ہیں کہ اِن نعمتوں کو اُس کے حُکم کے مطابق صحیح اور جائز استعمال میں لائیں اور ہر لمحہ اُس کی عظمت کا ذِکر کرتے رہیں۔

(عملی نمونہ) ۱: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسُولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا جس نعمت کے اوّل میں بِسمِ اللہ اور آخر میں اَلحَمدُ لِلّٰہ ہو اُس نعمت کے بارے میں روزِ قیامت سوال نہیں ہوگا۔ (ابنِ حبّان)

(۲) حضرت ابُوبکرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسُولِ پاکؐ کو خوشی کی کوئی خبر مِلتی یا خوشی کا واقعہ پیش آتا تو آپ اللہ پاکؑ کا شُکر اَدا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔ (ابُوداوٗد۔ ترمذی)

Marfat.com

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ کو جب اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپؐ پر درُود بھیجا مَیں اُس پر رحم کرُوں گا اور جس نے آپؐ پر سلام بھیجا اُس پر سلام بھیجوں گا۔ تو آپؐ نے سجدۂ شُکر ادا کیا۔ (زاد المعاد)

(۴) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی نئی نعمت حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ اُس کو مال یا اولاد عطا فرمائیں یا اُس سے کوئی مُصیبت دُور ہو تو اُس کے لئے مُستحب ہے کہ وُہ اللہ پاک کے حضُور قبلہ رُخ ہو کر سجدۂ شُکر ادا کرے اور اِس میں اللہ کی حمد، تسبیح اور تکبیر پڑھے۔ پھر اِس طرح سَر اُٹھائے جس طرح سجدۂ تلاوت میں اُٹھایا جاتا ہے۔ (یہ سجدہ سُنّت مقصُود نہیں ہے) (شامی ص ۵۲۴ ج ۱)

(۵) فاتحِ مکّہ کی حیثیّت سے رسُولِ پاکؐ جب مکّہ میں داخل ہُوئے تو آپؐ کی زبانِ اقدس پر شُکر کے کلمات جاری تھے۔ اور آپؐ کا سَر عاجزی سے اُونٹ کے پالان پر اِتنا جُھکا ہُوا تھا کہ قریب تھا کہ سَر لکڑی کے اگلے حصّے پر لگ جاتے۔ (کتاب الشفاء)

(۶) حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا "چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اُس کو دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں مل گئیں۔ دِل شُکر کرنے والا اور زبان ذِکر کرنے والی اور بدن جو بلا پر صابر ہو اور بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اِس سے خیانت کرنا نہیں چاہتی۔ (بیہقی۔ حیوۃ المسلمین)

Marfat.com

صبر و استقلال

حکم خدا تعالیٰ:-

○ پس اے نبیؐ! صبر کرو۔ اور صبر بھی ایسا جس میں شکایت کا نام تک نہ ہو۔
(المعارج آیت ۵)

○ اور ہم ضرور صبر کرنیوالوں کو ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔
(النحل آیت ۱۳)

○ صبر کرنیوالوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ (الزمر آیت ۱۰)

○ اور صبر کر۔ اللہ نیکی کرنیوالوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ (ھود آیت ۱۱۵)

○ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔
(البقرۃ آیت ۱۵۳)

○ اور ہم کس قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنیوالوں کو خدا کی خوشنودی کی بشارت سنادو۔
(البقرہ آیت ۱۵۵)

○ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ وہ فنا ہو جانیوالا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے۔ اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کے اجر انکے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔
(النحل آیت ۹۶)

○ بیٹا نماز قائم کر۔ نیکی کا حکم دے بدی سے منع کر اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ (لقمان آیتؐ ۱۷)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حقیقی صبر صدمہ کو اوّل میں ہی برداشت کرنے کا نام ہے۔ (الشیخین۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

○ اللہ پر ایمان لا اور اِس پر استقامت دکھا (مسلم عن سفیان بن عبداللہ الثقفی)

○ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جسے فتنوں سے دور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔ (ابوداؤد)

○ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص مستغنی بنتا ہے خدا اُسے مستغنی بنا دیتا ہے۔ اور کسی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع نعمت نہیں دی گئی۔ (بخاری و مسلم)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا" مسلمان کو جو بھی مشقت و تکلیف اور جو رنج و غم اور ملال پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی اُسکے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے (صبر کے) ذریعہ اسکی خطاؤں کو دُور کر دیتا ہے۔

(عن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، بخاری و مسلم)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ کی سختی اور بھوک پر میری اُمت میں سے جو شخص صبر کریگا میں ضرور قیامت کے دن اُسکی شفاعت کرونگا۔

(عن ابوہریرہ، مسلم)

Marfat.com

صبر و استقلال

استقلال   حوصلہ مندی   استقامت   برداشت

قرآن و حدیث کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ "صبر" بہت وسیع معانی کا حامل ہے۔ اور اس کا مفہوم محض مصیبت کو حوصلے کے ساتھ سہارنے یا غم اور تکلیف کو خاموشی سے برداشت کرنے تک محدود نہیں ہے۔ مثلاً غصے اور انتقام کی حالت میں اپنے جذبات پر قابو رکھنا بھی صبر ہے تو بدترین حالات میں مایوس نہ ہونا اور اپنے مقصد کو فراموش کیے بغیر مناسب مواقع کا انتظار کرنا۔ اعلیٰ مقاصد کے لئے جدّوجہد کرتے ہوئے فوری نتائج حاصل نہ ہونے کے باوجود اپنی کوشش کو جاری رکھنا اور دُکھ کی حالت میں بھی زبان سے بُرے الفاظ میں شکوہ شکایت نہ کرنا بلکہ خوشی اور فتح و کامیابی کی سرمستی میں آپے سے باہر نہ ہونا بھی صبر ہی کی چند صورتیں ہیں۔ صبر و تحمل تو اللہ کے نیک بندوں کی بنیادی صفت ہے۔ خصوصاً انبیائے کرامؑ تو اپنے خالق کے صابر و شاکر بندے ہوتے ہیں جو ہر حالت میں راضی برضا رہتے ہیں۔ رسولِ پاکؐ کی تو ساری حیاتِ طیبہ ہی صبر و تحمل۔ عزم و استقلال اور استقامت کی روشن ترین مثال ہے

Marfat.com

(عملی نمونہ) ۱: رسولِ پاکؐ لوگوں کے ایذا دینے پر سب سے زیادہ صابر اور سب سے بڑھ کر حلیم تھے۔ (شمائل ترمذی۔ نشر الطیب)

(۲) رسولِ پاکؐ کا سب سے زیادہ اشد و سخت صبر کا مظاہرہ غزوۂ احد میں تھا کہ کُفّار نے آپؐ کے ساتھ جنگ و مقابلہ کیا اور آپؐ کو شدید ترین رنج و الم پہنچایا۔ مگر آپؐ نے نہ صرف صبر و عفو پر اکتفا فرمایا بلکہ ان کی ہدایت کے لئے دُعا فرمائی۔ (الشفاء۔ مدارج النبوۃ)

(۳) رسولِ پاکؐ توحید کی تبلیغ کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ کو ساتھ لئے ہوئے پا پیادہ طائف پہنچے اور وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت فرمائی تو سب برافروختہ ہو کر درپئے آزار ہو گئے۔ وہاں کے سرداروں نے اپنے علاقوں کے لڑکوں کو سکھا دیا۔ وہ لوگ وعظ کے دوران رسولِ پاکؐ پر اتنے پتھر پھینکتے کہ رسولِ پاکؐ لہو میں تر بتر ہو جاتے۔ خون بہہ بہہ کر نعلینِ مبارک میں جم جاتا۔ اور وضو کے لئے پاؤں جوتے میں سے نکالنا مشکل ہو جاتا۔ ایک دفعہ ان اوباشوں نے رسولِ پاکؐ کو اس قدر گالیاں دیں تالیاں بجائیں اور چیخیں ماریں کہ رسولِ پاک ایک مکان کے احاطے میں جانے پر مجبور ہو گئے۔ اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ فرماتے ہوئے رسولِ پاکؐ کو اتنی چوٹیں آئیں کہ آپؐ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت زیدؓ نے اُنھیں اپنی پیٹھ پر اُٹھایا اور آبادی سے باہر لے گئے۔ پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آیا۔ تو بھی آپؐ نے اُنھیں بد دُعا تک نہیں دی۔ بلکہ یہ ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں دُعا کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا۔

Marfat.com

اُمید ہے کہ اِن کی آئندہ نسلیں ضرور اللہ واحد پر ایمان لانے والی ہوں گی۔

(عن عائشہ رضؓ۔ صحیح مسلم)

(۴) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ اور ایک دفعہ تیس ۳۰ دن رات مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلال رضؓ کے لئے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ سوائے اس کے جو بلال رضؓ نے اپنی بغل میں چھپا رکھا تھا۔ (معارف الحدیث۔ شمائل ترمذی)

(۵) رسُولِ پاکؐ کو تبلیغ اسلام سے روکنے میں مسلسل ناکامی اور مسلمانوں کی کعبہ میں کھلم کھلا نماز کی ادائیگی نے کُفّارِ مکّہ کو آگ بگولہ کر دیا تو اُنھوں نے آپؐ کے قبیلے بنو ہاشم کے بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا۔ اور اس سماجی اور تجارتی مقاطعے کا معاہدہ لکھ کر غلافِ کعبہ پر لٹکا دیا۔ اِن خطرناک حالات میں آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب نے ایک پہاڑی گھاٹی شعبِ ابی طالب میں اپنے تمام اہلِ خاندان کے ساتھ پناہ لے لی۔ اس تنگی و تنگدستی کے عالم میں قریباً تین برس گزر گئے۔ جس میں اُنھوں نے بے پناہ تکلیف اُٹھائی۔ یہاں تک کہ درختوں کے پتّے اور سُوکھا چمڑہ تک اُبال کر کھایا۔ آپؐ کے خاندان کے بچّوں اور عورتوں نے بھی اس اذیت کو برداشت کیا۔ مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ حتّٰی کہ اس معاہدے کو دیمک چاٹ گئی اور اس سے اللہ نے نجات دے دی۔

Marfat.com

روشن ضمیر

حکم خدا تعالیٰ:۔

○ اللہ کا ہر وہ بندہ فلاح سے ہمکنار ہوا جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔
(الشمس آیت ۹)

○ قیامت کے روز نہ مال کام آئے گا نہ اولاد۔ مگر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر حاضر ہوا۔ (الشمس آیت ۸۸)

○ جو نفس کی طمع سے بچا لیا گیا تو یہی ہیں مراد پانیوالے۔ (حشر آیت ۱)

○ اے ایمان والو! تم اپنے نفس کی حفاظت کرو۔ اگر تم سیدھی راہ پر ہو تو گمراہ کرنیوالا تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (المائدہ آیت ۷)

○ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور جس نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روکا تو جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔ (النازعات آیت ۳۹)

○ اور قسم ہے نفسِ انسانی کی اور اسکو استوار کرنے والی ذات کی۔
(الشمس آیت ۷)

○ اور اس کی ذات کی قسم جس نے نفس انسانی کو ہموار کیا پھر اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری اس پر الہام کر دی یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے نفس کا تجزیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دیا۔ (الشمس آیت ۷)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ نیکی یہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون ہوا ور جس سے دل کو سکون ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔

○ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک ہوتا ہے تو تمام بدن ٹھیک ہوتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ لوتھڑا قلب ہے۔

○ حسن بن علیؓ کہتے ہیں میں نے رسولِ پاکؐ کی یہ بات یاد رکھی کہ مشتبہ چیز کو چھوڑ کر غیر مشتبہ کو اختیار کرو کیونکہ اطمینان سچائی ہے اور شک و شبہ جھوٹ (ترمذی نسائی)

○ نماز کو جاتے وقت رسولِ پاکؐ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

○ الٰہی! میرے قلب میں نور ہو اور میرے داہنے نور ہو اور میرے بائیں نور ہو۔ اور میرے پیچھے نور ہو اور نور کو میرا بنا دے اور میرے پٹھوں میں نور ہو اور میرے گوشت میں نور ہو اور میری زبان میں نور ہو۔ اور میرے لئے مجھے نور بنا۔ اور نور کو زیادہ کر اور مجھے نور بنا۔ اے میرے خدا میرے دل میں نور بنا اور میری زبان میں نور بنا اور میرے کانوں میں نور بنا اور میری آنکھوں میں نور بنا اور میرے پیچھے نور بنا اور میرے آگے نور بنا اور میرے اُوپر نور بنا اور میرے نیچے نور بنا۔ اے میرے مولا! تو مجھے نور عطا کر۔

Marfat.com

روشن ضمیر

خود شناسی　　معرفت　　خود آگاہی　　قلبِ سلیم

باطن کی روشنی

دِل و دماغ جیسی عظیم نعمتوں کے ساتھ ساتھ اللہ پاک نے انسان کو ایک اور قوت سے نوازا ہے اور وہ ہے ضمیر۔ جب تک یہ روشنی انسان کے اندر زندہ رہتی ہے اُسے نیکی اور بدی کا فرق صاف اور واضح نظر آتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تمام انسانوں کو فطرتِ سلیم پر پیدا فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ کرّۂ ارض پر اُس کا نائب بھی ہے اور اشرف المخلوقات بھی۔ البتہ جُرم و گناہ کی کثرت۔ حرص و ہوس کی زیادتی۔ شیطان کی پیروی اور ذکرِ خُدا سے غفلت کے سبب یہ اندرُونی روشنی دُھندلا جاتی ہے تو انسان کو کھرے کھوٹے کی پہچان کرنا مشکل ہو جاتی ہے۔ اِس کے برعکس جو خوش نصیب یادِ الہٰی اور خدمتِ خلق میں مصروف رہتے ہیں۔ اُن کی رُوحانی قوت اور باطنی روشنی بڑھتی رہتی ہے اور اُنھیں خود شناسی و خود آگاہی اور سلوک و معرفت کی منزلیں طے کرنے کی توفیق عطا ہوتی جاتی ہے جو اُنھیں اپنی ذات کی پہچان سے لے کر اپنے خالق

Marfat.com

کی پہچان کے مقدّس اور رُوح پرور سفر میں مصرُوف رکھتی ہے۔ اور انھیں روشن ضمیری جیسی نعمت عطا ہو جاتی ہے جو عام انسانی عقل و دانش سے کہیں بالاتر قوّت ہوتی ہے۔ فطرت کی بے پایاں قوّتوں سے ہم آہنگ ہونے کے سبب ضمیر کی یہ روشنی وہاں انسان کی صحیح راہنمائی کرتی ہے۔ جہاں عقل انسانی بے بس ہو جاتی ہے۔ ایسے مواقع کے لئے رسُولِ پاکؐ کا ارشاد ہے کہ جب تک تمھارا دل مطمئن نہ ہو کوئی کام نہ کرو۔ رسُولِ پاکؐ کی زندگی میں ایسے بے شمار واقعات کا ذکر ملتا ہے جن سے آپؐ کی روشن ضمیری کا مظاہرہ ہوا اور کُفّار کی تمام تر ذہانت و دانش اُس کے مقابلے میں ہیچ نظر آتی ہے۔

(عملی نمونہ) ۱: حضرت وابصہؓ رسُولِ پاکؐ کے مخلص صحابی تھے۔ ایک مرتبہ وہ یہی سوال لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "وابصہؓ! تم نیکی اور بدی کی حقیقت پُوچھنے آتے ہو؟" اُنھوں نے عرض کی۔ "ہاں! یارسُول اللہ" رسُولِ پاکؐ نے اپنا ہاتھ اُن کے سینے پر رکھّا اور تین بار فرمایا۔ "اپنے دِل سے پُوچھ۔ اپنے دِل سے پُوچھ۔ اپنے دِل سے پُوچھ۔" پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ "تقوٰی وہ ہے جس پر تمھارا دِل مطمئن ہو جائے اور گناہ وہ ہے جو تمھارے دِل میں کھٹکے۔ چاہے لوگوں نے اس کے جواز میں فتوٰی دے دیا ہو۔"

۲: ہجرتِ مدینہ کے سفر کے دوران رسُولِ پاکؐ اپنے رفیقِ خاص حضرت صِدیق اکبرؓ کے ہمراہ غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد مدینہ روانہ ہوئے تو مکّہ میں کُفّار آپؐ کی گرفتاری کے لئے سو اُونٹ

Marfat.com

کے انعام کا اعلان کر چکے تھے۔ اسی انعام کے لالچ میں دوسرے لوگوں کی طرح سراقہ جو آپؐ کی تلاش میں تھا۔ آپؐ کے قریب پہنچ گیا لیکن اُس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ دو تین بار کی ناکام کوشش کے بعد جب اُس نے سچی توبہ کی اور آپؐ سے معافی چاہی۔ آپؐ نے نہ صرف اُسے معاف فرمایا بلکہ یہ بشارت بھی دی۔ "اے سراقہ! اُس وقت تیری کیا شان ہوگی۔ جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔" یہ پیش گوئی حضرت عمرؓ کے دور میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

(۳) عُمیر بن وہب کا بیٹا جنگِ بدر میں اسیر ہوگیا تو وہ انتقام کے لئے زہر آلود تلوار لے کر حضورؐ کو قتل کرنے کا ارادہ لے کر مدینہ پہنچے اور مسجد نبویؐ کا رُخ کیا۔ اُن کا ارادہ بھانپ کر حضرت عمرؓ شمشیر بدست اُن کو روکنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "اُسے آنے دو۔" پھر حضورؐ نے عُمیر کو اپنے پاس بٹھا کر پوچھا۔ "اے عمیر! سچ سچ بتاؤ۔ تم یہاں کیا ارادہ لے کر آئے ہو۔ کیا تم نے صفوان بن اُمیہ کے ساتھ مل کر میرے قتل کا منصوبہ نہیں بنایا تھا؟" عمیر یہ سُن کر سناٹے میں آگئے اور اُسی وقت کلمۂ شہادت پڑھ کر ایمان لے آئے۔

Marfat.com

طاعت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی۔ تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
(الحشر آیت ۷)

○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (انفال آیت ۱)

○ انؐ کے روبرو زور سے نہ بولا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (الحجرات آیت ۳۱)

○ اور اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ (الانفال آیت ۴۶)

○ اے نبیؐ! لوگوں سے کہہ دو "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنیوالا اور رحیم ہے۔ (آلِ عمران آیت ۳۱)

○ انہیں بتاؤ کہ ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لئے بھیجا ہے کہ اذنِ خداوندی کی بناء پر اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء آیت ۶۴)

○ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے عمل برباد نہ کرو۔ (محمدؐ آیت ۳۳)

○ اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے پر صاف صاف پیغام حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔
(التغابن آیت ۱۲)

○ جو کچھ رسول کریم تمہیں دیں وہ لے لو اور جس بات سے تمہیں روکیں اس سے باز آجاؤ۔ (الحشر آیت ۵۹)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ جس نے محمدؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ محمدؐ لوگوں میں نیک و بد کو جدا جدا کر دینے والے ہیں۔ (بخاری)

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا میری تمام اُمّت جنّت میں جائے گی مگر جو انکار کرے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ وہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی اُس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری)

○ حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے رسولِ پاکؐ نے فرمایا، حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے خواہ وہ حکم پسند نہ آئے۔

○ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اگر نکٹے غلام کو تم پر حاکم کر دیا جائے اور وہ کتاب اللہ کے موافق تم کو چلائے تو اُسکی سُنو اور اطاعت کرو (عن ام الحصینؓ مشکوٰۃ)

○ رسول کریمؐ سے پوچھا گیا کہ کون سی بیوی سب سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ بیوی جس کا شوہر اُسکی طرف دیکھے تو وہ اُسے خوش کرے جب وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اپنے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔ (نسائی)

Marfat.com

طاعت

فرمانبرداری　　تعمیلِ ارشاد　　حکم ماننا

انسان اِس کائنات کا نہ تو خالق ہے نہ اِس کا مالک۔ اُس کی حیثیت دوگونہ ہے۔ ایک طرف تو اُسے اشرف المخلوقات قرار دے کر اُسے دُوسرے تمام جانداروں پر حکمرانی، فضیلت اور ترجیح دی گئی ہے۔ لیکن اُس کا یہ شرف اُس کی نیابت کی حیثیت کی بدولت ہے۔ اصل حکمران خالقِ حقیقی ہے اور اُسے یہ منصب بطور نائب حاصل ہوا ہے۔ اِس لئے اُس پر اپنے حاکمِ اعلیٰ یعنی اَحکم الحاکمین خدا تعالیٰ کا غیر مشروط طور پر حکم ماننا واجب ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کا براہِ راست رابطہ نہیں ہے کہ وہ اپنے رب سے بلاواسطہ ہدایات اور راہنمائی حاصل کر سکے۔ اِس عظیم اور اہم مقصد کے لئے اللہ پاک نے اپنے برگزیدہ بندے بھیجے جو کہ نسلِ انسانی کے لئے خدا کا سچا پیغام لے کر آئے۔ اِن نبیوں۔ رسُولوں اور پیغمبروں کی اطاعت دَرحقیقت اللہ پاک کی اطاعت ہی ہے۔ کیونکہ وہ اُسی کی ہدایات لے کر آئے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں واضح فرما دیا گیا ہے کہ جس نے رسُولؐ کی اطاعت کی۔ اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اِس لئے اہلِ ایمان کے لئے کہ جو اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ اِس اَمر کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ کہ

Marfat.com

وہ اِس کا ثبوت اللہ کے رسولؐ کی فرمانبرداری اور پیروی سے دیں۔ کیونکہ رسولؐ کے ذمّے صرف ایک کتاب یا ایک پیغام کا پہنچا دینا نہیں بلکہ خود اُن کی زندگی کا ایک ایک فعل اور ایک ایک قول بلکہ اُن کا ہر طور طریق۔ اُن کا ہر فیصلہ اور اُن کی ہر نقل و حرکت اُمّت کی عملی تعلیم و تربیّت کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اِس لئے نہ تو سُنّت اور حدیث کے بغیر احکامِ ربّانی یعنی قرآن پاک کا اصل مفہوم اور منشا سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُس کی تفصیلات پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح ماں باپ اور اُستاد کی اطاعت بھی ہم پر واجب ہے بلکہ ہمارے اُوپر اپنے قائدین اور اربابِ اختیار کی اطاعت بھی لازم ہے۔ جب تک اُن کے احکام اللہ اور اُس کے نبیؐ کے احکام کے تابع ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچی محبّت کے بغیر مکمّل اطاعت تو ممکن ہی نہیں اور نہ ہی مکمّل اطاعت کے علاوہ کسی دوسری کسوٹی پہ دعویٰ عشق و محبّت کو پرکھا جا سکتا ہے۔ اِس لئے عشقِ رسولؐ کے دعویٰ کا ثبوت ہمیں اپنے عمل سے دینا ہوگا۔ جس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(عملی نمونہ) ۱: رسولِ پاکؐ نے اللہ پاک کی ہر لمحہ مکمّل اطاعت کی اور کسی جانی یا مالی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کو باہمی لازم و ملزوم کر دیا۔ اور آپؐ کی فرمانبرداری کے عوض ایسے جانثار۔ فرمانبردار اور اطاعت گزار ساتھی عطا فرمائے۔ جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

Marfat.com

(۲) رسولِ پاکؐ نے اپنے چہیتے غلام کو آزاد فرمایا اور اُسے اپنے والدین کے ساتھ جانے کو کہا تو وہ بے ساختہ آپؐ کی جُدائی کے تصوّر سے ہی رو پڑے اور ماں باپ کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ آزادی تو جان سے بھی پیاری ہوتی ہے لیکن دَرحقیقت حضورؐ کی شفقت تو ماں باپ سے بھی زیادہ تھی۔ اسی لئے زید بن حارثؓ نے حضورؐ کی غلامی کو ترجیح دی۔ سچ ہے۔ جو دِلوں کو فتح کرے وُہی فاتح زمانہ۔

(۳) رسولِ پاکؐ نے مدینہ ہجرت کرتے وقت حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا تو اُس وقت اُن کو علم تھا کہ وہ قاتلوں کے نرغے میں ہیں لیکن اُنھوں نے ہنس کر یہ فرض اَدا کرنا قبول کر لیا۔ فرمانِ رسولؐ کی تعمیل کو اپنی جان کی حفاظت پر ترجیح دی۔

(۴) بنو دینار کی ایک عورت تھی جس کا باپ۔ بھائی اور شوہر تینوں جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے۔ ہر ایک شہادت کی خبر پاکر وہ پُوچھتی۔ مجھے رسولِ پاکؐ کی بابت بتاؤ۔ لوگ کہتے وُہ بفضلِ خُدا خیر و عافیت سے ہیں۔ وہ کہتی مجھے دِکھا دو۔ اور جب وہ رسولِ پاکؐ کا چہرۂ انور دیکھ لیتی تو بے اختیار کہہ اُٹھتی۔ اَب ہر ایک مصیبت قابلِ برداشت ہے۔

(۵) جہاد کی تیاری کے لئے رسولِ پاکؐ نے مسلمانوں سے مال و اسباب طلب فرمائے تو سب اصحاب نے رضا کارانہ طور پر حسبِ توفیق حصّہ لیا۔ بلکہ حضرت ابُو بکر صدیقؓ نے تو اپنا سارا مال و اسباب لاکر پیش کر دیا اور اپنے پاس کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔

Marfat.com

طِب

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ (الشعراء آیت ۲۶)

○ اور ہم نے قرآن نازل کیا جو شفا ہے اور اہل ایمان کیلئے رحمت ہے۔
(بنی اسرائیل آیت ۱۷)

○ لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ (یونس آیت ۵۷)

○ جو کچھ زمین میں ہے۔ اس میں سے کھاؤ حلال اور طیب۔ (البقرۃ آیت ۲)

○ بے شک تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون۔ (البقرۃ آیت ۲: ۱۷۳)

○ اللہ تعالیٰ اس مکھی کے شکم سے ایسا مشروب نکالتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں داءِ انسانی (بیماری) کیلئے شفا ہے۔ (النحل آیت ۶۲۱۶)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کے لئے شفا نہ اتاری ہو۔ (عن ابوہریرہؓ۔ بخاری و مسلم)

○ ہر بیماری کیلئے دوا ہے۔ جب دوا بیماری کے موافق مل جاتی ہے تو بیمار حکمِ الٰہی سے تندرستی پالیتا ہے۔ (مسلم) (عن جابرؓ)

○ یقیناً نوعِ انسانی کو عفو اور صحت و عافیت سے افضل کوئی شے نہیں عطا کی گئی۔ (نسائی)

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔ علاج بھی تقدیرِ الٰہی ہے۔ (مستدرک حاکم)

○ رسالتمآب ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ جب تک بھوک نہ لگے نہیں کھاتے اور جب کھاتے ہیں تو پیٹ بھر کر نہیں کھاتے۔

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (عن ابوہریرہ۔ ابن ماجہ)

○ جس شخص نے علاج معالجہ کیا جبکہ اس سے قبل اُسے طب کا علم نہ تھا۔ اس حال میں مریض کو اگر کوئی نقصان ہوگیا تو ذمہ داری اس معالج پر ہوگی۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ مستدرک حاکم)

Marfat.com

طِب

علاج معالجہ دوا دارو بیماری کا علاج تشخیصِ مرض پرہیز

بیماریوں کی کئی اقسام ہیں۔ جسمانی۔ دماغی۔ رُوحانی اور نفسیاتی امراض۔ یہ سب دُکھ اور روگ انسانی جان کو لگے ہوئے ہیں۔ اِن کا علاج معالجہ طِب کہلاتا ہے۔ اور علاج کرنے والے کو طبیب کہتے ہیں۔ خواہ وہ ڈاکٹر ہو یا حکیم۔ سنیاسی ہو یا ہومیو پیتھ۔ سرجن ہو یا ماہرِ نفسیات۔ ہمارے پیارے رسُولؐ انسانیت کے ہر دَرد کا دَرماں بن کر تشریف لاتے۔ اِس لئے آپؐ کی حیاتِ طیّبہ میں سے طِبّ و علاج کے بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ راہنمائی ملتی ہے۔ تشخیصِ امراض سے لے کر اُن کے علاج معالجے۔ حفظانِ صحت کے زرّیں اصُولوں اور پرہیز کی احتیاطی تدابیر تک سب کے بارے میں ہمارے پیارے معالجِ اعظمؐ نے مکمل ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ اِن تمام فرمُودات کو یکجا کر لیا جائے تو باقاعدہ طِبّ نبویؐ اور طِبِّ رسُولؐ کی ضخیم اور مُفید دستاویز تیار ہو سکتی ہے جو ہر زمانے میں معالجین۔ حُکمَا۔ اطِبَّا اور ماہرینِ نفسیات کے لئے اَبدی راہنمائی فراہم کر سکتی ہے۔ دین کے عِلم کی طرح بدن کے علم کو بھی دیگر علوُم کے مقابلے میں اسلام نے جو ترجیح اور فضیلت دی ہے۔ وہ اصُولِ

Marfat.com

فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس میں خاص طور پر صفائی۔ پاکیزگی اور طہارت پر بار بار زور دے کر اور مسواک۔ وضو و غسل کو دینی مشاغل کا حصّہ بنا کر صحتِ عامہ اور تندرستی و صحت مندی کی ضمانت دی ہے۔ غذا کے بارے میں بھی اسلام نے ٹھوس ہدایات دی ہیں۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اور وہ جن کا گوشت حرام ہے۔ اس کی پوری تفصیل ہمارے دین میں موجود ہے۔ اور یہ تقسیم اتنی سائنٹیفک ہے کہ ہر دَور کے سائنس دان اسلام کے ان اَبدی اور لازوال اصولوں سے اپنے نظریات کی تصدیق کرتے رہیں گے۔ اس مُفید موضُوع پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ لیکن ابھی چند مثالیں ہی پیشِ خدمت ہیں۔

(عملی نمُونہ) ۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسُولِ پاکؐ کے نماز پڑھنے کے دوران ایک بچھُّو نے کاٹ کھایا۔ آپؐ نے بچھُو کو جُوتے سے مار ڈالا۔ اور فرمایا "خُدا غارت کرے بچھّو کو۔ نبی کو کاٹنے سے بھی باز نہیں آتا"۔ پھر پانی اور نمک منگوایا۔ اور نمک کو پانی میں مِلا کر بچھّو کے کاٹے پر چھڑکا۔

(شعب الایمان از بیہقی)

(۲) رسُولِ پاکؐ کی خادمہ حضرت سلمیٰ سے روایت ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ کہ جب کبھی رسُولِ پاکؐ کو زخم۔ چوٹ یا پھنسی کی تکلیف ہوتی تو آپؐ مجھ کو حُکم دیتے کہ مَیں اس پر مہندی لگاؤں۔

(۳) حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا "کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کی دَوا ہے"۔ (مسلم و بخاری)

Marfat.com

(۴) اسی طرح رسولِ پاکؐ نے سَنا کے بارے میں ارشاد فرمایا۔" اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوسکتی تو وہ سَنا میں ہوتی۔ (ابنِ ماجہ۔ ترمذی)

(۵) حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ فرمایا۔" مَیں ایک بار رسولِ پاکؐ کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گیا۔ اس کی پُشت پر کسی جگہ وَرم تھا۔ لوگوں نے عرض کیا۔" یارسول اللہ! وَرم میں پیپ پڑ گئی ہے۔" آپؐ نے فرمایا۔" اِسے شگاف دے دو۔" حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اُسی وقت آپؐ کی موجودگی میں اُسے شگاف دے دیا اور وہ ٹھیک ہوگیا۔

(۶) ایک بار جب حضرت سعدؓ بن معاذ کے تیر لگا تو رسولِ پاکؐ نے اِن کا علاج داغنے سے کیا اور جب زخم پر وَرم ہوگیا تو دوبارہ پھر داغ دیا۔

(۷) پرہیز بھی دَوا دارُو اور علاج معالجے کی طرح سُنّت ہے۔ رسولِ پاکؐ نے آنکھ دُکھنے کی حالت میں حضرت صہیبؓ رُومی کو کھجُور کھانے سے منع فرمایا۔ اِسی طرح آشوبِ چشم کے مرض میں آپؐ نے حضرت علیؓ کو کھجُور کے استعمال سے باز رکھّا۔ آپؐ نے مچھلی اور دُودھ یا ترش چیز اور دُودھ کو اکٹھا کھانے سے منع فرمایا۔

(۸) حضرت ابوُہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ نے استسقا کے ایک مریض کے بارے میں اُس کے معالج کو حکم دیا کہ اُس کے پیٹ میں شگاف دے دو۔ اس پر رسولِ پاکؐ سے پوُچھا گیا۔" یارسول اللہ! کیا طِب میں بھی کوئی مفید چیز ہے؟" آپؐ نے فرمایا۔" جس ذات نے بیماری اُتاری ہے اُس نے جس جس چیز میں چاہا شفا بھی رکھی ہے۔"

Marfat.com

ظرافت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ تم لوگ خدا کی نشانیوں کا مذاق نہ اڑایا کرو۔ (البقرۃ رکوع ۲۹)

○ جنہوں نے گناہ کیا یعنی کفار وہ دنیا میں مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے۔

(سورۃ مصطفنین)

○ اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔

(الحجرات آیت ۱۱)

○ ہر طعن آمیز اشارتیں کرنیوالے چغل خور کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔

○ مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ۔ اور نہ ایک دوسرے کا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

○ جنہوں نے کفر کیا ان کیلئے دنیاوی زندگی مزین کر دی گئی ہے وہ مومنوں سے مذاق کیا کرتے ہیں۔ (البقرہ آیت ۲۶)

○ اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس سے تم ضرور نفرت کرو گے۔ تو غیبت یا تمسخر نہ کرو اور خدا کا ڈر رکھو۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات آیت ۱۱)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسُولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ نہ اپنے بھائی سے جھگڑا کرو، نہ اس سے بے جا مزاح کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو جسکی خلاف ورزی کرو

○ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جھوٹ بولنا کسی حال میں جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے بچّے سے کسی چیز کے دینے کا وعدہ کرے اور پھر اُسے پورا نہ کرے۔ (الادب المفرد)

○ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے! زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تمہیں بھی اِسکا علم ہو جاتا تو تم روتے زیادہ اور ہنستے تھوڑا۔ (بخاری)

○ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ یارسُول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لیکن میں سچّی بات ہی کہتا ہوں۔ (ترمذی)

○ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوّا نظر آئے۔ آپ ﷺ کا کھُل کر ہنسنا تبسّم تھا۔ (بخاری)

Marfat.com

ظرافت

مزاح   شستہ مذاق   شگفتہ مزاجی   خوش طبعی

ظرافت کے دو پہلو ہیں۔ ایک مثبت دوسرا منفی۔ اس کا مثبت پہلو تو یہ ہے کہ خوش طبعی۔ شگفتہ مزاجی اور خوش دلی کی خاطر لطیف مزاح اور شستہ مذاق سے اپنا اور دوسروں کا دل خوش کیا جائے اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ گھٹیا طریق سے دوسرے کا مذاق اُڑا کر اپنا دل خوش کر لیا جائے خواہ اس سے اُس کی دِل آزاری ہی کیوں نہ ہو جائے۔ ایسا بھونڈا طنز و مزاح نہ صرف بدتمیزی۔ بَداخلاقی اور بَدتہذیبی کے زُمرے میں آتا ہے جس کی دین میں سخت ممانعت ہے بلکہ یہ اکثر اوقات موجبِ فساد بھی بن جاتا ہے۔

سنجیدگی اور متانت اگر دانائی۔ ہوش مندی اور عقل و دانش کی علامت ہیں تو مزاح اور شگفتگی زندہ دِلی اور خوش مزاجی کا اظہار ہیں۔ اور یہ دونوں ہی انسانی زندگی کا لازمی حصّہ ہیں۔ باوصف اس کے کہ ہمارے رسُولؐ پاک کی ذاتِ اقدس سَراپا وقار و متانت تھی۔ لیکن آپؐ نے ترشروئی اور کرختگی کو کبھی پسند نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابُو ہریرہؓ سے روایت

Marfat.com

کے مطابق جب لوگوں نے آپؐ سے پوچھا۔ "یارسُول اللہ! آپؐ مزاح فرماتے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا۔ "یقیناً۔ مگر اِس میں سچّی بات کہتا ہوں"۔ نبی پاکؐ کی عظمت کے قربان جائیں کہ مزاح کے معاملے میں بھی آپؐ نے سچائی اور صداقت کو اپنا کر اور پاکیزگی۔ شائستگی اور شگفتگی کو یکجا کر کے ہمارے لئے ایک اور روشن مثال قائم کر دی۔

(عملی نمونہ) حضرت بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسُولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اُسے سواری کا کوئی جانور عطا فرمائیں آپؐ نے فرمایا۔ "ہم تجھے اُونٹنی کا بچہ دیں گے"۔ اُس نے کہا۔ "یارسُول اللہ اُونٹنی کا بچہ میں کیا کروں گا؟" (کیونکہ بچہّ جانور تو سواری کے کام نہیں آسکتا) آپؐ نے فرمایا "ہر اُونٹ کو اُونٹنی ہی تو جنتی ہے (یعنی ہر اونٹ بڑا ہو یا چھوٹا اُونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے) اِس مثال میں مزاحِ لطیف کی چاشنی کے ساتھ صداقت کی روشنی کا حُسنِ امتزاج فقط حضورؐ کے ہی شایانِ شان ہے۔

(۲) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بڑھیا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی۔ "یارسُول اللہ! دُعا کیجیے۔ میں جنت میں جاؤں"۔ جس پر آپؐ نے فرمایا۔ "بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی"۔ وہ بڑھیا پریشان ہو کر رونے لگی۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ "جنت میں بوڑھی عورتیں نہیں جائیں گی بلکہ اللہ تعالیٰ اُنھیں جوان کر کے داخل کریں گے"۔ اِس پر بڑھیا خوش ہو گئی۔ نبی رحمتؐ کی ظرافت پہ قربان جائیں کہ کس حُسن وخُوبی سے اُس کی دلجوئی فرما دی۔

Marfat.com

علم و تعلیم

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اے محمدؐ اپنے رب کے نام سے پڑھ جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے لہو سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا۔ (العلق آیت ۱)

○ ان فرشتوں نے کہا۔ اللہ تو پاک ہے۔ جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے۔ اسکے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ بے شک تو دانا اور حکمت والا ہے۔

○ کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔؟ اور نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ (الزمر آیت ۹)

○ رحمٰن نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ (الرّحمٰن آیت ۱)

○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔ (فاطر آیت ۲۸)

○ تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے۔ اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے۔ (المجادلة آیت ۱۱)

○ اگر تم کو علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔ (النحل آیت ۴۳)

○ آپ کہیں۔ اے رب! میرے علم میں اضافہ فرمادے۔ (طٰه آیت ٦)

○ اللہ تم میں سے اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بڑھاتا ہے۔

(المجادله آیت ۱۱)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

○ رسولِ کریمؐ نے فرمایا۔ جب اپنے بچے کو بولنا سکھاؤ تو سب سے پہلے اُسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہلواؤ اور موت کے وقت بھی اِسی کلمے کی تلقین کرو۔

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ رسولِ کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلے وہ جب تک گھر نہ لوٹے اللہ کے راستے میں ہے۔ (ترمذی)

○ رسولِ کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ صدقہ جاریہ۔ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔ (عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

Marfat.com

علم و تعلیم

تعلیم و تربیت　　درس و تدریس　　علم سکھانا

نسلِ انسانی کی تعلیم و تربیّت تمام انبیائے کرام کا فرضِ منصبی تھی۔ ہمارے رسُولِ پاکؐ جو کہ نبیِ اُمّیؐ اور تلمیذ الرحمٰن تھے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ابتدا ہی لفظ "پڑھ۔ اپنے رَبّ کے نام کے ساتھ" سے فرمائی۔ گویا کہ دینِ اسلام کی ابتدا ہی علم سے ہُوئی۔ علم کی اسی فضیلت اور اہمیّت کے پیشِ نظر مُعلّمِ انسانیّت نے تعلیم و تدریس اور تربیّت کی روشن ترین مثالیں پیش کیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کا اندازِ تعلیم بہت دِلپذیر اور دِل نشیں ہوتا تھا۔ آپؐ کی ہر بات مختصر مُدلّل۔ پُرمعنی۔ جامع اور واضح ہوتی تھی۔ آپؐ بڑی نرم گوئی کے ساتھ نہایت آسان الفاظ میں دِین سکھاتے تھے۔ اور زیادہ اہم باتوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے دُہراتے بھی تھے۔ صداقت ہمیشہ آپؐ کے کلام کی رُوح ہوتی تھی۔ بلاشُبہ مُعلّمِ انسانیّت اور مُعلّمِ اخلاق کا منصب آپؐ ہی کو زیب دیتا ہے۔

Marfat.com

(عملی نمونہ) ا: حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک روز رسولِ پاکؐ مسجدِ نبویؐ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہاں دو قسم کے لوگ موجود ہیں۔ کچھ لوگ خدا کی عبادت میں مصروف ہیں اور کچھ لوگ فِقہ کی تعلیم میں مشغول۔ آپؐ نے فرمایا کہ دونوں لوگ ہی اچھا کام کر رہے ہیں۔ البتہ ایک کا کام زیادہ اچھا ہے۔ جو لوگ خدا سے کچھ مانگ رہے ہیں۔ اُن کے متعلق خدا کی مرضی ہے کہ چاہے تو دے چاہے تو نہ دے۔ البتہ دوسری قسم کے لوگ (بہتر) ہیں جو علم حاصل کر رہے ہیں۔ اور جہالت کو دُور کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی مُعلّم بنا کر بھیجا گیا ہُوں۔ یہ کہتے ہُوئے آپؐ اس حلقے میں شامل ہو گئے جہاں دَرس ہو رہا تھا۔

(۲) جنگِ بدر کی فتح کے بعد قریش کے ستّر سَرکردہ افراد گرفتار ہو کر آئے جن میں سے چند ایک لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ آپؐ نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اُن کے لئے یہ شرط مقرّر فرمائی کہ اگر ان میں سے ایک قیدی مدینہ منوّرہ کے دس مُسلمان بچّوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے گا تو اُنھیں رِہا کر دیا جائے گا۔ اس طرح مالی تاوان کی بجائے اُن کی یہ تعلیمی خدمت اُن کی رِہائی کا سبب بن گئی۔ چُنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ بھی انصار کے اُن لڑکوں میں شامل تھے جنہوں نے ان قیدیوں سے لکھنا پڑھنا سیکھا۔ اور آگے چل کر یہی زید بن ثابتؓ آپؐ کے بہت بڑے کاتبِ وحی اور جامع قرآن ثابت ہوئے

(۳) غیر زبانوں کی تعلیم کے بارے میں حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا: " میرے پاس مختلف (غیر زبانوں) کے خطوط آتے

Marfat.com

رہتے ہیں اور میں یہ پسند نہیں کرتا ہوں کہ ان خطوط کو ہر کوئی پڑھے۔ تو کیا تم عبرانی (یا بعض روایات کے مطابق سریانی) کا لکھنا پڑھنا سیکھ سکتے ہو؟" میں نے عرض کیا "ہاں"۔ (سیکھ سکتا ہوں) چنانچہ میں نے سترہ[17] دن میں وہ زبان سیکھ لی۔

(۳) رسولِ پاکؐ نے اپنی ازواجِ مطہراتؓ کو حکم دے رکھا تھا کہ نہ صرف وہ خود علم حاصل کریں بلکہ دیگر مسلم خواتین کو بھی تعلیم دیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے لونڈیوں تک کو تعلیم دینے کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنی لونڈی کو عمدہ تعلیم و تربیت دے کر نکاح کرے گا اُسے دُگنا ثواب ملے گا۔

(۴) پھر جب آپؐ نے حکم دیا کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں آنے سے مت روکو۔ تو اکثر مسلم خواتین آپؐ کی مجالس میں شریک ہو کر آپؐ کی تعلیمات سے مستفید ہونے لگیں۔ اس کے بعد اُن میں سے چند ایک نے عرض کیا کہ ہفتہ میں ایک دن صرف خواتین کے لئے مخصوص ہو۔ چنانچہ اُن کی اس درخواست پر ہفتہ میں ایک دن آپؐ نے اُن کے لئے مخصوص فرمادیا۔ اور اُس دن آپؐ خواتین کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرماتے تھے۔

Marfat.com

عیادت

فرمانِ رسول ﷺ

○ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

(عن ابوموسیٰ اشعریؓ بخاری شریف)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ بیمار کی بیمار پُرسی کرو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

○ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی مریض کی مزاج پُرسی کو جاؤ تو اُس کو تسکین دو اور اُس کے رنج و غم کو دُور کرو۔ یہ تسکین و تشفی اگرچہ حکمِ الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔

(عن ابوسعیدؓ۔ ترمذی)

○ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ وہ جب تک واپس نہیں آتا۔ جنت کی کھڑکی میں رہتا ہے۔ (عن ثعبانؓ۔ مسلم و مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

○ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ کا معمول یہ تھا کہ جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو اُس سے فرماتے "کوئی خطرے کی بات نہیں۔ اگر اللہ نے چاہا۔ پاکیزگی و سلامتی ہوگی (بخاری شریف)

○ ارشادِ نبویؐ ہے اجر و ثواب کے اعتبار سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرا جائے۔ (عن سعید بن المسیبؓ، فتح الکبیر)

○ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے تو سات بار یوں کہے میں درخواست کرتا ہوں عرشِ عظیم کے رَب اور عظمتوں والے اللہ کی جناب میں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ اگر اُس کی موت نہیں آگئی تو (اس دُعا سے) اُسے شفا ہو جائے گی۔ (مستدرک حاکم، سُنن ابی داؤد۔ ترمذی)

○ تم مریض کی عیادت کیا کرو اور اُن سے درخواست کیا کرو کہ وہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ کیونکہ مریض کی دُعا بلاشُبہ مقبول ہوتی ہے۔ اور اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (عن انسؓ۔ الترغیب والترہیب)

○ حضرت عمر بن الخطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اُس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لئے دُعا کرے کہ اُسکی دُعا فرشتوں کی دُعا کے مانند ہوتی ہے۔ (ابنِ ماجہ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

عیادت

تیمارداری　　بیمار کا حال پوچھنا　　مزاج پُرسی

دریافت احوال　　مریض کی خدمت کرنا

عیادت ۔ بیمار کی مزاج پُرسی یا دریافتِ احوال ۔ مریض کی خدمت اور اُس کی دیکھ بھال یا تیمارداری کو کہتے ہیں ۔ جہاں زندگی ہے وہاں تندرستی بھی ہے اور بیماری بھی ۔ لیکن بیماری کی کیفیت بہت عجیب ہوتی ہے ۔ بیماری میں آدمی نہ صرف روز مرّہ کے فرائض کی ادائیگی سے قاصر ہو جاتا ہے بلکہ کمزوری اور مایوسی اُس کو آ گھیرتی ہے ۔ مرض کی تکلیف اُسے اپنی بے بسی اور کم مائیگی کا احساس دلاتی ہے تو اہم سے اہم شخصیت بھی عاجز بن کر رہ جاتی ہے اور انسان کو اپنی اوقات نظر آ جاتی ہے ۔ دُکھ دَرد کے ان لمحات میں انسان کو کسی ہمدرد کی ضرورت پڑتی ہے جو اُس کی دلجوئی کرے اور اُس کی اُمید بندھائے ۔ اُس کی خدمت کرے اور اُسے احساس دلائے کہ وہ اکیلا ہی اس تکلیف میں مبتلا نہیں بلکہ دوسرے بھی اُس کے دُکھ دَرد میں شریک ہیں اور اس طرح اُس کے دُکھوں کو بانٹے کہ یہ دَردناک

Marfat.com

اور اذیّت دہ لمحات بخیریت گزر جائیں۔ کوئی تو ایسا ہو جو اُسے جلد شفایاب ہونے کی خوشخبری سُنائے۔ اُس کی صحّت مندی کے لئے دُعا کرے۔ اسلام نے دینِ فطرت ہونے کے ناطے انسان کی ہر کیفیت کے لئے سامانِ سکوُن مہیّا کیا ہے۔ اور مرض کی حالت میں انسان کی بے بسی اور مایوسی کے پیشِ نظر تندرست انسانوں پر اُس کی عیادت۔ مزاج پُرسی اور تیمارداری کو لازمی قرار دیا ہے۔ ہمارے پیارے رسُولؐ نے عیادت کے تمام آداب کو خود اپنے حُسنِ عمل سے واضح فرمایا تاکہ آپؐ کی سُنّت پر عمل کر کے نہ صرف دُکھی انسانیّت سکوُن حاصل کرے بلکہ تندرست حضرات اس سے ثواب بھی حاصل کریں اور اپنی بے بسی اور کم مائیگی کے احساس سے بھی سرشار رہیں۔ جو کسی لمحہ بھی بیماری کی صوُرت میں اُنھیں گھیر سکتا ہے۔

(عملی نموُنہ) ا: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مکّہ میں اتنے شدید بیمار ہو گئے کہ جینے کی کوئی آس نہ رہی اور اُنھوں نے وصیّت کی تیاری کر لی۔ رسُولِ پاکؐ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور اپنا دستِ شفا اُن کے سینے پر رکھّا جس سے اُن کو ٹھنڈک سی پڑ گئی۔ پھر اُنھوں نے عرض کی "یا رسُول اللہ! مَیں اِس سرزمین میں مَرتا ہُوں جس سے ہجرت کی تھی"۔ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا "نہیں انشاءاللہ" پھر تین دفعہ دُعا فرمائی "الٰہی! سعدؓ کو شفا دے۔ سعدؓ کو شفا دے۔ سعدؓ کو شفا دے"۔ چنانچہ مَیں صحت یاب ہو گیا۔

Marfat.com

بعض روایات کے مطابق رسولِ پاکؐ نے عرب طبیب (حارث بن کلدہ) سے حضرت سعدؓ کا علاج بھی کرایا جس نے ایک حریرہ تجویز کیا جس سے حضرت سعدؓ کو بہت افاقہ ہُوا۔

(۲) ایک یہودی لڑکا رسولِ پاکؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ بیمار پڑ گیا تو رسولِ پاکؐ اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور جا کر اُس کے سرہانے بیٹھ گئے۔ اُسے تسلّی دی اور پھر فرمایا۔" لڑکے اسلام قبول کر لے"۔ اجازت کے لئے وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ گو اُس کا باپ یہودی تھا لیکن وہ رسولِ پاکؐ کے اخلاق سے بہت متاثر ہُوا۔ اور کہنے لگا۔" بیٹے۔ ابُوالقاسم (رسولِ پاکؐ) کی بات مان لے۔ چنانچہ وہ لڑکا اُسی وقت کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ رسولِ پاکؐ نے فرمایا" تعریف اُس خُدا کی جس نے اُسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا"۔ پھر آپؐ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

(۳) رسولِ پاکؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی بیماری کا سُنا تو اُن کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اُن کی تکلیف دیکھ کر آپؐ کا جی بھر آیا اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اس پر دوسرے صحابۂ کرامؓ بھی رو پڑے۔

(۴) ایک دفعہ ابُوسفیان کا ایک غلام سخت بیمار ہو گیا۔ اُس کی تیمارداری کرنے والا کوئی نہ تھا۔ رسولِ پاکؐ کو معلوم ہُوا تو آپؐ اُس غلام کے پاس رہ گئے اور رات بھر اُس کی تیمارداری کرتے رہے۔ جب وہ درد کی شدّت سے چیختا تو آپؐ فرماتے "گھبراؤ نہیں۔ اللہ فضل کرے گا۔ میں تمھارے پاس ہُوں"۔

Marfat.com

غریب پروری

حکم خدا تعالیٰ:-

○ تم ہرگز نیکی کامیابی کونہیں پہنچ سکو گے جب تک کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے راہ خدا میں غریبوں پر خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے۔ اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ (آلِ عمران آیت ۴)

○ تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اسکا حق۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۳)

○ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو اور جو صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو۔ (البقرۃ آیت ۲۸۰)

○ اگر ان سے یعنی حاجتمندوں۔ رشتہ داروں۔ غریبوں اور مسافروں سے تمہیں کترانا ہو اس بناء پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دو۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۸)

○ یہ وہ نیک لوگ ہوں گے جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اللہ کی محبت میں مسکین (غریب) اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں۔ ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ (الدھر آیت ۷)

○ پس اے مومن رشتہ دار کو اسکا حق دے اور غریب، مسافر کو اسکا حق یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانیوالے ہیں۔
(الروم آیت ۳۸)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاک ؐ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں پر اللہ نے صدقہ زکوٰۃ کو فرض کیا ہے جو اُن کے مال داروں سے لیا جائے۔ اور اُن کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

○ نبی پاک ؐ نے فرمایا۔ اسلامی حکومت سرپرست ہے ہر اُس شخص کی جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔

○ ارشادِ نبویؐ ہے اچھا معاشرہ وہ ہے جس میں دینے والے ہوں اور لینے والا کوئی نہ ہو۔

○ رسول پاک ؐ نے فرمایا کہ بیواؤں اور مسکینوں کے حق میں کوشش کرنیوالا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالا یا دن میں ہمیشہ روزہ رکھنے والا اور شب بیداری کرنیوالا۔ (عن ابوہریرہ۔ صحیحین)

○ رسول پاک ؐ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ تم میں سے کس کو اپنے مال کے مقابلے میں وارثوں کا مال پسند ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو اپنے مال سے زیادہ لوگوں کا مال پسند ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تو اُس کا مال تو وہی ہے جس کو اِس نے آگے بھیجا یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جو اُس نے پیچھے چھوڑا وہ تو اُس کے وارثوں کا مال ہے

Marfat.com

غریب پروری

غریب کی امداد   حاجت روائی   سائل کی مدد

غریب کی امداد کا تصور کوئی نیا نہیں۔ انسانی ہمدردی کا جذبہ تو ایک فطری بات ہے اور جو اس احساس سے محروم ہو۔ وہ انسان کیونکر کہلا سکتا ہے۔ انسان کو تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ دُکھ دَرد میں دوسروں کے کام آئے۔ دورِ جدید میں بھی خدمتِ خلق پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ کام بے لوث ہو کر کیا جائے تو یقیناً بہت عظیم ہے لیکن اتنے مقدس کام کو ذاتی تشہیر یا نمود و نمائش کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کی وقعت صرف ایک پبلسٹی مہم جتنی رہ جاتی ہے۔ اس لئے خواہ کسی غریب کی مالی امداد کرنا مقصود ہو یا بے کس و مجبور کی اخلاقی امداد۔ ان سب میں بے غرضی اور شہرت سے گریز کو زیادہ اہمیت دینی چاہیئے۔ مدد کے طالب۔ حاجت مند اور سائل شخص کو اپنے سے کم تر ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا وقت کسی پر بھی آسکتا ہے۔ عروج اور آسائش و اقتدار کسی کے لئے ہمیشہ نہیں رہتے۔ دولت تو ڈھلتا ہوا سایہ ہے۔ آج

Marfat.com

کہیں کل کہیں۔کسی نادار کی امداد کرتے وقت دِل میں انسانی ہمدردی۔ اخوّت اور محبّت کا جذبہ کار فرما ہونا چاہیئے۔

قیام پاکستان سے قبل اسی جذبے کے تحت چند غیر مُسلم فیاض شخصیات نے گنگارام ہسپتال۔میو ہسپتال۔لیڈی ولنگڈن ہسپتال وغیرہ قائم کئے تھے جو دُکھی اور غریب اور بیمار انسانیت کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔لیکن ہم مُسلمان جنہیں خدمتِ خلق اور غریب پروری کا بہت دعویٰ ہے نے شاید ہی کوئی ایسا خیراتی ہسپتال قائم کیا ہو۔بلکہ بہت سے پرائیویٹ ذاتی ہسپتال ایسے قائم کئے گئے ہیں جن کے اخراجات غریب تو کجا متوسط طبقہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

اِن حالات میں ذاتی سطح سے اُوپر اُٹھ کر خالص انسانی خدمت اور غریب کی بہتری کے لئے ایسے ادارے قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے جو تجارتی نہیں بلکہ اسلامی اور انسانی بُنیادوں پر اُستوار ہوں۔اِن میں روزگار کی فراہمی سستے مکانات کی تعمیر کم خرچ پر تعلیم اور صحتِ عامہ کی سہُولیات کو ترجیح دینی چاہیئے۔ خوشحال اسلامی معاشرے میں غریب پروری کے لئے یہ اقدامات لازمی اور ناگزیر ہیں۔

(عملی نمونہ) ا: مکہ میں ہر روز آپؐ غریب اور بے سہارا عورتوں کا سودا سلف خود خرید کر اپنے کندھوں پر اُٹھاتے اور اُن کے گھروں تک پہنچاتے تھے۔ ایک دن ابُوسفیان نے بڑی حقارت سے کہا۔"غریب اور کمینے لوگوں کا سامان اُٹھا اُٹھا کر تم نے اپنے خاندان کا نام بدنام کر دیا ہے۔" رسُولِ پاکؐ نے فرمایا۔

Marfat.com

"میں ہاشم کا پوتا ہوں جو غریبوں اور امیروں سب کی یکساں مدد کیا کرتا تھا۔ اور غریبوں کو حقیر نہیں سمجھتا تھا۔"

(۲) ایک روز رسولِ پاکؐ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے۔ آپؐ نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے اور اُس کا ظالم آقا اُسے چھٹی نہیں دیتا۔ آپؐ نے اُس کو آرام سے لٹا کر اُس کا سارا آٹا خود پیس دیا۔ پھر فرمایا۔ "جب بھی تمھیں آٹا پیسنا ہو تو مجھے بُلا لیا کرو۔"

(۳) رسولِ پاکؐ ایک دن ایک گلی میں سے گزر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ لوگ اُسے دیکھ کر ہنسنے لگے۔ لیکن آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپؐ نے اُسے اُٹھا کر اُس کے گھر پہنچا دیا۔ اُس کے بعد آپ روزانہ اُس عورت کے گھر کھانا پہنچاتے رہے۔

(۴) مکہ میں ایک بُوڑھے غلام کو اُس کے آقا نے باغ کو پانی لگانے کا کام سونپا ہُوا تھا۔ باغ سے ندی کا فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ رسُولِ پاکؐ نے دیکھا کہ بُوڑھا غلام بڑی مُشکل سے پانی لا رہا ہے اور اُس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔ آپؐ کا دِل درد سے بھر آیا۔ آپؐ نے اُسے آرام سے بٹھا کر سارا پانی خود لگا دیا۔ پھر فرمایا۔ "بھائی جب کبھی تمھیں میری مدد کی ضرورت پڑے۔ تم مجھے بُلا لیا کرو۔"

Marfat.com

فصاحت

حکم خدا تعالیٰ :-

○ اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہیں خوش کلامی کے ساتھ ہو۔
(اسراء آیت ۵۴)

○ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (المزمل آیت ۴)

○ قرآن کو خوب واضح حروف۔ آرام وسکون اور ہموار لفظوں سے پڑھو۔

○ یقیناً ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنادیا ہے تاکہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں۔ (مریم رکوع ۲)

○ اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ انہیں احکام خدا کھول کھول کر بتادے۔ پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (ابراھیم آیت ۴)

○ اور ہم نے (داؤدؑ کو) دانشمندی اور قادرالکلامی وفصاحت سے سرفراز کیا۔
(ص آیت ۳۰)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ آپ ﷺ نے فرمایا "مرد کی وجاہت اُسکی زبان کی فصاحت ہوتی ہے۔"

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے "خوش کلامی جنت کی اور بدکلامی دوزخ کی نشان دہی کرتی ہے۔

○ حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسولِ پاک ﷺ بات کرتے تو ایک ایک جملہ علیحدہ علیحدہ ادا کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

○ رسولِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگوں سے اُن کی ذہنی سطح کے مطابق گفتگو کیا کرو۔

○ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر تم اپنی فاضل قوتِ گویائی اپنے کسی ایسے بھائی کی ترجمانی میں صرف کردو جو اظہارِ بیان پر قادر نہ ہو تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔"

○ ایک بار ایک شخص نے بڑی طویل گفتگو کی۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے سُنا تو کہا کہ اگر وہ میانہ روی اختیار کرتا تو اُس کیلئے بہتر ہوتا کیونکہ میں نے رسولِ پاک ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں گفتگو میں اختصار کروں کیونکہ اختصار بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

○ حقیقی مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (بخاری عن عبداللہ بن عمرؓ)

Marfat.com

فصاحت

بلاغت قادر الکلامی قدرتِ بیان قوتِ اظہار

قدرتِ بیان اور فصاحت و بلاغت اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہیں۔ بلاشبہ اپنے مافی الضمیر یعنی دل کی بات کا اظہار کرنے پر قادر ہونا ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ تاریخ انسانی شاہد ہے کہ قیادت اور فصاحت کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ اکثر بڑے بڑے آدمی بڑے شعلہ نوا خطیب اور قادرالکلام مقرر ہو گزرے ہیں جو اپنے پُرزور دلائل اور سحر انگیز اندازِ تقریرِ دلپذیر سے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنا لیتے اور خود اُن کی قیادت کے منصب پر فائز ہو جاتے۔ لیکن اس مؤثر ترین ہتھیار یعنی زبان سے علماء نے علم کی روشنی پھیلانے اور ترسیل و ابلاغِ خیال کے لئے استعمال کیا۔ پیغمبروں کا تو فرضِ منصبی ہی اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو خوش اسلوبی سے انسانوں تک پہنچانا ہے۔ اس لئے کمالاتِ فصاحت و بلاغت کا وافر حصّہ اُنھیں عطا کیا گیا۔ لیکن سیّد الانبیاءؐ پر جس طرح دیگر تمام نعمتوں کا کمال اختتام فرما دیا گیا۔ اسی طرح آپؐ کو سب مخلوق سے بڑھ کر قدرتِ بیان سے نوازا گیا۔ اور آپؐ کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ آپؐ بلاشبہ تمام عربوں میں سے بھی سب سے زیادہ فصیح اللسان

Marfat.com

(افصح العرب) واقع ہوئے ہیں۔ چونکہ بطور خاتم النبیین آپؐ پر دین کی نعمت بھی مکمل ہو گئی۔ اس لئے آپؐ پر اللہ کے سچے دین کو بہترین انداز اور مکمل ترین ابلاغ کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت بھی عطا فرمائی گئی۔ پھر آپؐ کے اسلوبِ تکلّم و ابلاغ میں تکلّف اور تصنّع بالکل نہیں تھا۔ بلکہ آپؐ کا کلام ہمیشہ بے ساختہ اور سادہ ہوتا تھا۔ آپؐ کا معمول یہ تھا کہ آپؐ اندازِ کلام اور اسلوبِ خطابت میں ہمیشہ اعتدال و میانہ رُوی اختیار فرماتے حسبِ موقع اور بقدرِ ضرورت گفتگو فرماتے۔ جب تقریر فرماتے تو نہایت موزوں الفاظ اور جچا تلا مگر پُراثر انداز اختیار فرماتے۔ بات ختم کر چکتے تو سامعین کی تشنگی باقی نہیں رہتی تھی۔ آپؐ کے خُطبات اکثر مختصر مگر جامع ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی خاص اور بڑا اہم موقع ہوتا تو آپؐ اپنے خُطبات کو طُول بھی دیتے۔ مگر یہ طُول کبھی بیزاری کا سبب نہ بنتا۔ آپؐ کا اندازِ خطابت اتنا منفرد۔ متوازن اور مُوثر تھا کہ اس کی مثال و نظیر پیش کرنی محال ہے۔ آپؐ کے مختصر ترین کلام سے لے کر جامع ترین خُطبات تک کی روشن مثالیں زمانے بھر کے خطیبوں اور مقرّروں کے لئے ہمیشہ مشعل رہیں گی۔

(عملی نمونہ): قاضی عیاض نے روایت نقل کی ہے کہ اس طرح رسُولِ پاکؐ کی (قبیلہ قریش میں پیدائش اور قبیلہ بنو سعد میں پرورش سے) آپؐ کی فصاحت و بلاغت میں صحرانشینی کی قوّت بیان و مقابلہ اور عمدہ لفظی اسلوب کے ساتھ شہری علاقے کے الفاظ کی چمک دمک اور اندازِ گفتگو کی رونق ایک ساتھ جمع ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ وہ تائیدِ الٰہی بھی آپؐ کے شاملِ حال

Marfat.com

تھی جس کی امداد اس وحیِ ربّانی سے ہوتی تھی جس کا احاطہ انسانی قدرت سے باہر ہے۔

(۲) قاضی عیاض اُمِّ معبدؓ کا قول یوں نقل فرماتے ہیں۔" رسولِ پاکؐ کی زبان میں شیرینی تھی۔ آپؐ ہر بات واضح طور پر بیان فرماتے۔ نہ قلیل الکلام تھے اور نہ کثیر الکلام تھے۔ آپؐ کی گفتگو گویا موتی تھے جو لڑی میں پرو دیئے گئے ہوں۔ آپؐ کی آواز بہت بلند تھی اور اس میں عمدہ سُریلاپن تھا۔"

(۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔" آپؐ کا کلام اس طرح نہ تھا جس طرح تم لوگ گفتگو کیا کرتے ہو۔ آپؐ بہت کم گو تھے۔ جب کہ تم اپنا کلام بکھیرتے رہتے ہو۔" آپؐ دوسرے لوگوں کی طرح جلدی جلدی نہیں بولتے تھے۔ بلکہ آپؐ کا کلام تو بالکل واضح اور صاف ہُوا کرتا تھا۔ مجلس میں آپؐ کی باتیں سُننے والا اُنھیں آسانی سے حفظ کر سکتا تھا۔"

(۴) امام بُخاریؒ کی روایت کے مطابق " عام گفتگو میں آپؐ اپنی بات کو تین تین مرتبہ دُہراتے تھے۔ تاکہ آپؐ کے الفاظ سُننے والے کے ذہن نشین ہو جائیں۔ حتیّٰ کہ اگر کوئی آپؐ کی گفتگو کے الفاظ گِننا چاہتا تو گِن سکتا تھا۔ آپؐ کا کلام ہمیشہ سادہ اور بے ساختہ ہوتا تھا جس میں ترتیب اور سلیقہ نمایاں ہوتا تھا۔"

(۵) حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ پاکؐ کو اللہ تعالیٰ نے حُسنِ صورت کے ساتھ ساتھ حُسنِ صوت (خوش آوازی ۔ بلند آواز) سے بھی نوازا تھا۔ اس لئے سامعین کو آپؐ سے فاصلے پر بھی آپؐ کی بات صاف سُنائی دیتی تھی۔ آپؐ

Marfat.com

کی آواز کی شیرینی سے اہلِ ایمان کو حلاوت بھی نصیب ہوتی تھی۔ صحابہ کرامؓ ہمہ تن گوش ہوکر آپؐ کے ارشادات سُنتے رہتے اور محویت کے عالم میں دُنیا و مافیہا سے، بے نیاز ہوجاتے تھے۔"

(۶) حضرتِ ابُوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے قبائل عرب میں پھر کر اُن کے فصحاء کو دیکھا ہے۔ مگر آپؐ سے بڑھ کر فصیح کسی کو نہیں پایا۔ آپؐ کو یہ ادب کس نے سکھایا؟ آپؐ نے فرمایا۔" مجھے تو میرے رَبّ نے سکھایا ہے اور خُوب اچھّے طریقے سے سکھایا ہے۔"

(۷) قاضی عیاض اپنی کتاب "الشفا" میں لکھتے ہیں۔" انوکھی پُرحکمت باتیں آپؐ کے خصائص میں سے تھیں۔ اور آپؐ کو عرب کی تمام زبانوں کا علم دیا گیا تھا۔ آپؐ ہر قبیلے، سے اُس کی اپنی زبان اور لہجے میں بات کرتے تھے۔ اور اُن ہی کی زبان کے محاورات استعمال فرماتے تھے۔

(عملی نمُونہ) رسُولِ پاکؐ کے چند مختصر مگر جامع ارشاداتِ گرامی (جوامع الکلم۔)

(۱) اللہ پر ایمان کے بعد سب سے بڑی عقل کی بات لوگوں کا دِل رکھنا ہے۔

(۲) سب لوگ کنگھی کے دَندانوں کی طرح برابر ہیں۔

(۳) خوشامد مومن کے اخلاق میں سے نہیں ماسوا یہ کہ علم کی خاطر ہو۔

(۴) جو باعزّت انسان ذلیل ہو جائے اُس پر رحم کرو۔ اور اُس عالم پر بھی رحم کرو۔ جو جاہلوں میں رہ کر ضائع ہو جائے۔

(۵) دوچہروں والا (منافق) اللہ کے نزدیک کبھی معزز نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

(۶) مجھے بلند اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

(۷) ایمان میں وہی مومن کامل ترین ہیں جو اخلاق میں سب سے بہتر ہوں۔

(۸) جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آتے اُس کی عزّت کرو۔

(۹) میری اُمّت کے عُلمأ کی عزّت کرو۔ کیونکہ وہ رُوتے زمین کے ستارے ہیں۔

(۱۰) اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہوتا ہے۔

(۱۱) جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کھایا اور ہمارے بزرگوں کا ادب و احترام نہ کیا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۲) تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۱۳) ہر نیکی صدقہ ہوتی ہے۔

(۱۴) دانا اُنس کرنے والا ہوتا ہے اور لوگ اُس سے اُنس کرتے ہیں۔

(۱۵) چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۶) مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

(۱۷) طاقت وَر وہ نہیں جو لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دیتا ہو۔ بلکہ طاقت وَر وہ ہے جو غصّے میں اپنے اُوپر قابو رکھے۔

(۱۸) بحران کا شدّت اختیار کرنا اُس کا حل ہونا ہے۔

(۱۹) اپنے گھر میں جو چین سے رہ رہا ہو۔ جسمانی صحت نصیب ہو۔ اور ایک دن کی خوراک بھی میسّر ہو تو گویا اُس کے لئے دُنیا کا سب کچھ جمع کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

(۲۰) تم میں بُرے لوگ وہ ہیں جو اکیلے کھائیں۔ برتنے کی چیز دینے سے منع کریں اور اپنے غلاموں کو ماریں۔ اور اس سے بھی بدتر وہ شخص ہے جو لغزش سے درگزر نہ کرے۔ معذرت قبول نہ کرے اور گناہ معاف نہ کرے۔ اور اس سے بھی بدتر شخص وہ ہے جو لوگوں سے نفرت کرے اور لوگ اُس سے نفرت کرتے ہیں۔

(۲۱) اللہ کے نزدیک بہترین کام وہ ہے جس میں باقاعدگی ہو۔

(۲۲) کسی قوم کی زبان سیکھ لو۔ اُس کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

(۲۳) ندامت بھی توبہ ہے۔

(۲۴) فراخی اور خوشحالی کی اُمیّد رکھنا بھی عبادت ہے۔

(۲۵) نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔

(۲۶) طاقت وَر مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔

(۲۷) مُسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔

Marfat.com

قیادت

حکم خدا تعالیٰ :-

○ پس بالا و برتر ہے اللہ۔ بادشاہِ حقیقی۔ (طٰہٰ آیت ۱۱۴)

○ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہے اور اس کی قدرت سب پر حاوی ہے۔
(آلِ عمران آیت ۱۸۹)

○ وہ اپنے حق حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (الانعام آیت ۵۷)

○ وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض سے زیادہ بلند درجے دیئے۔ (الانعام آیت ۱۶۵)

○ کہو خدایا! ملک کے مالک، تو جسے چاہے۔ حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ (آلِ عمران آیت ۲۶)

○ جس نے میرے احکام سے روگردانی کی اسکی زندگی تنگ ہو جائے گی۔
(طٰہٰ آیت ۱۲۴)

○ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انکو ملک میں اقتدار دیں تو نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔ اور نیک کام کرنے کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے اختیار میں ہے۔ (الحج آیت ۴۱)

○ پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔ (یٰسین آیت ۸۳)

○ اس نے حکم دیا ہے کہ اسکے سوا کسی کی محکومیت اختیار نہ کی جائے۔
(یوسف آیت ۴۰)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اُسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (شیخین عن عبداللہ بن عمرؓ)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دِن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور مقرّب وہ حاکم ہوگا۔ جس نے انصاف سے کام لیا۔ اور سب سے زیادہ دشمن اور سب سے زیادہ دُور وہ حاکم ہوگا جس نے ظلم سے کام لیا۔ (ترمذی)

○ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب حاکم غصّے میں ہو تو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے (متفق علیہ)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بہترین قائد اور حاکم وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہوں۔ تم اُن کو دعائیں دیتے ہو اور وہ تم کو دعائیں دیتے ہوں۔ اور تم میں سے بدترین راہنما وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تم کو ناپسند کرتے ہوں اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہوں اور تم اُن پر لعنت بھیجتے ہو۔ (عن عوف بن مالک اشجعیؓ۔ مسلم)

Marfat.com

قیادت

اِقتدار — بادشاہت — حکومت — لیڈر شپ

اسلام میں قیادت و حکومت کا ایک خاص تصور ہے۔ جو بالکل اچھوتا اور منفرد ہے۔ اسلامی نظامِ حکومت میں اقتدارِ اعلیٰ یا حکومت کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مسلمان اُس کا خلیفہ ہونے کے ناطے اِس کرۂ ارض پر اُس کا نائب ہے۔ یہ سارے مسلمان باہمی مشاورت سے اپنا ایک قائد یا سردار منتخب کر لیتے ہیں۔ اِس انتخاب میں سب سے زیادہ اہمیت تقویٰ اور اہلیت کو دی جاتی ہے اور حسب نسب۔ رنگ و نسل اور مال و دولت۔ طاقت اور حشمت سب کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی نظامِ خلافت میں کوئی شخص خود ہی قائد بننے کا لالچ نہیں رکھتا اور نہ ہی خود کو اِس منصب کے لئے پیش کرنے والے کو پسند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی عظیم ذمہ داریاں اُٹھانے کے لئے کسی خود غرض۔ اقتدار پسند اور جاہ طلب شخص کو قیادت کا منصب نہیں سونپا جا سکتا۔ اسی پر بس نہیں۔ اُمّتِ مسلمہ کا سربراہ منتخب ہونے کے بعد نہ تو اُسے کوئی امتیاز

Marfat.com

حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی اُس کی حیثیت عام مُسلمانوں سے بالاتر ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ اور اپنے ضمیر کے علاوہ اُمّت اور عدلیہ کے سامنے جواب دِہ رہتا ہے۔ ہر شخص اُس پر جائز تنقید کر سکتا ہے اور اُس کی غلطی پر اُسے ٹوک بھی سکتا ہے۔ وہ قرآن وسُنّت اور اسلامی قانون کے علاوہ مجلسِ شُوریٰ کے مشورے کا بھی پابند ہوتا ہے۔ جہاں اُس پر مملکت اور ملّت کے تحفّظ۔ استحکام خوشحالی۔ ترقّی اور دین کی ترویج واشاعت۔ شہریوں کی بُنیادی ضرُوریات کی فراہمی اور اُن کے بُنیادی حقوق کی حفاظت کی عظیم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہاں ایک عادل حُکمران کو بہت سے حقوق بھی حاصل ہیں۔ خُدا اور رسُولؐ کے ساتھ ساتھ ایسے امیر کی اطاعت مُسلمانوں کا دینی فریضہ قرار دی گئی ہے۔ جب تک کہ وہ قرآن وسُنّت کی پیروی اور عدل و انصاف کا رویّہ اختیار کئے رکھے۔ وہ اِن مقدّس مقاصد کے لئے مُسلمانوں سے ہر قسم کا جانی ومالی۔ اخلاقی تعاون اور قربانی طلب کر سکتا ہے اور باغیوں کو بزورِ طاقت اپنی اطاعت پر مجبُور کر سکتا ہے۔ گویا اسلام قیادت کا ایک مثالی۔ متوازن اور عملی تصوّر پیش کرتا ہے۔

(عملی نمُونہ) ا: رسُولِ پاکؐ نے تن تنہا خُدا کا پیغام پھیلانے کا آغاز فرمایا اور تیئیس سال کی قلیل مُدّت میں انتہائی محدود وسائل کے ساتھ اِس پیغام کو نہ صرف عرب بلکہ دُنیا کے دُور دراز گوشوں تک اُسے پھیلا دیا۔ یہ آپؐ کی قائدانہ صلاحیتوں کا روشن ثبوت ہے۔ اِسی پر

Marfat.com

بس نہیں۔ آپؐ نے کبھی مالی مفاد یا عہدے کا لالچ دیئے بغیر اور کوئی کھوکھلا نعرہ یا جھوٹا وعدہ کئے بغیر اُجڈ اور وحشی بدّوؤں کو زمانے بھر کے مصلحین اور سب قوموں کے راہبر و راہنما بنا دیا۔ اس طرح آپؐ نے لاکھوں انسانوں کے دِلوں میں جو ہمہ گیر، ہمہ جہت اور ہمہ وقت تبدیلی پیدا فرمائی۔ اُس کے لئے انقلاب کا لفظ بہت معمولی ہے اور یہ سب آپؐ کی آفاقی قیادت کا کرشمہ تھا۔ جس کی ابتدا خود آپؐ نے اپنی ذاتِ پاکؐ سے کی۔

(۱) خُطبہ حجۃ الوداع میں جب رسُولِ پاکؐ نے زمانۂ جاہلیّت کے تمام خوُن معاف کرنے کا حُکم دیا۔ تو سب سے پہلے اپنے خاندان کے ابن ربیعہ بن حارث کا خوُن معاف فرمایا۔

(۲) آپؐ نے جس وقت زمانۂ جاہلیّت کے سُود کو باطل قرار دیا تو سب سے پہلے اپنے خاندان کا سُود مٹایا۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سارے کا سارا سُود چھوڑ دیا۔

(۳) جب آپؐ نے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کا سلُوک کرنے کی تاکید فرمائی تو جنگِ حُنین کے چھ ہزار جنگی قیدیوں کو بِلا شرط و جُرمانہ رِہا فرمایا۔ بلکہ بعض کی رہائی کا معاوضہ خود ادا کیا اور اُن اسیروں کو لباس اور انعام دے کر رُخصت فرمایا۔ زمانہ اس انسان دوستی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

Marfat.com

(۴) آپؐ نے لونڈیوں اور غلاموں سے حُسنِ سلوک کا حُکم دیا تو اپنے خادم کو زندگی بھر اُف تک نہیں کہا۔

(۵) آپؐ نے برداشت اور عفو و کرم کا حکم دیا تو اپنے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کو بھی معاف کر دیا۔

(۶) غزوۂ تبوک میں رسُولِ پاکؐ کے ایک صحابی حضرت کعبؓ اپنی سُستی اور کاہلی کی عادت کی وجہ سے لشکرِ اسلام کے ساتھ روانہ نہ ہو سکے۔ اَسّی ۸۰ کے قریب دیگر افراد بھی جن میں مُنافقین بھی شامل تھے۔ وہ بھی میدانِ جنگ کی بجائے مدینہ میں رہ گئے تھے۔ اُنھوں نے تو لمبی چوڑی قسمیں کھا کر اپنے عذر پیش کئے۔ حضورؐ نے اُن کے ظاہری عُذر قبُول کر کے اُن کے باطن کو خُدا پر چھوڑ دیا۔ اُن کی باری آئی تو اُنھوں نے کہا۔" خدا کی قسم! اگر میں اہلِ دُنیا میں سے کسی کے سامنے حاضر ہوتا تو میں ضرور کوئی نہ کوئی بات بنانے کی کوشش کرتا۔ مجھے آپؐ کے سامنے جھُوٹ بولنے کا حوصلہ نہیں۔ اِس لئے آپؐ کے سامنے سچ کہوں گا خواہ آپؐ ناراض ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اُمّید ہے اللہ تعالیٰ میری معافی کی کوئی صُورت پیدا فرماتے گا۔" اِس تمہید کے بعد اُنھوں نے بَرملا اعتراف کیا۔" واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عُذر نہیں جسے پیش کر سکوں۔ میں جانے پر پُوری طرح قادر تھا۔" اِس پر حضورؐ نے فرمایا۔" یہ شخص اچھا ہے۔ اچھا اُٹھ جا اور انتظار کر۔ پچاس دن کے سخت امتحان کے بعد اُن کی سچائی کے عِوض معافی کی بشارت عطا ہُوئی۔

Marfat.com

کسبِ حلال

حکم خدا تعالیٰ:-

○ ہر متنفس اپنے کسب کے بدلے رہن ہے۔ (المدثر آیت ۳۸)

○ اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ (القصص آیت ۷۷)

○ کہہ دو۔ میرا پرودگار اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اسکا تمہیں عوض دے گا۔ وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (سبا آیت ۳۹)

○ اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (العنکبوت آیت ۶۰)

○ اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوۃً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور اسے تم جانتے بھی ہو۔ (البقرۃ آیت ۱۸۸)

○ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (النساء آیت ۱۰)

○ مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کالین دین ہو اور اپنے آپ کو حلاک نہ کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔ (النساء آیت ۲۹)

○ اور اگر خدا اپنے بندوں کیلئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جس قدر چاہتا اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے۔ (الشوریٰ آیت ۲۷)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا۔ پاک اور حلال کمائی کی تلاش فرض ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا۔ کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل کئے ہوئے کھانے سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھانا کھاتے تھے۔
(بخاری) (عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ)

○ رسولِ پاک ؐ نے فرمایا کہ وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اسکا پڑوسی اُسکے پہلو میں بھوکا ہو (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ مشکوٰۃ)

○ رسولِ پاک ؐ نے ارشاد فرمایا "مالدار کیلئے زکوٰۃ حلال نہیں اور نہ اس کے لئے جو طاقتور اور تندرست ہو۔ (ترمذی)

○ کسی مسلمان تاجر کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز فروخت کرتے وقت اس کے عیب نہ بتائے۔ (حدیث رسول ؐ)

○ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولِ پاک ؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو جیسا کہ اُس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح روزی دیگا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح بھوکے پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں (ترمذی ابن ماجہ)

Marfat.com

کسب حلال

رزقِ حلال　محنت سے روزی کمانا　مشقت کی روزی

کسبِ حلال کا مطلب ہے حلال طریقے سے رزق کمانا۔ یعنی اس میں ایک تو کچھ کرکے کمانے کی شرط ہے اور دوسرے جائز ذرائع سے کمانے کی۔ اس طرح نہ صرف وہ کمائی جو بغیر محنت و مشقت حاصل ہو حرام ٹھہرتی ہے۔ بلکہ جس کو اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے ذرائع کے علاوہ کسی بھی طریقے سے حاصل کیا جائے۔ وہ بھی ناجائز قرار پائے گی۔ اسلام دینِ فطرت ہونے کے ناطے اعتدال اور توازن کا علمبردار ہے۔ اس میں نہ تو تن آسانی اور تعیش کی گنجائش ہے اور نہ ہی زر پرستی اور بنیاپن کی اسلام نے سب سے پہلے سود کو حرام قرار دیا کہ یہ بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہوتا ہے اور وہ بھی دوسرے انسانوں کے معاشی استحصال سے۔ اسی طرح چوری ڈاکے۔ دھوکہ دہی۔ غبن۔ بے ایمانی۔ ملاوٹ۔ کم تولنے ذخیرہ اندوزی۔ سفارش۔ جعلسازی۔ رشوت۔ حرام اشیا کی تجارت اور اسمگلنگ وغیرہ سے حاصل ہونے والی کمائی سب حرام ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان ناجائز ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی میں برکت نہیں ہوتی۔

Marfat.com

بلکہ یہ تو معاشرے میں جرم و گناہ کی تحریک۔ دولت اندوزی کی تحریص اور انسانی عظمت کی تذلیل کا سبب بن جاتی ہے۔ آج کے دَور میں جائز ناجائز کی تمیز سے بے نیاز روپیہ کمانے کی جو اندھا دُھند دَوڑ لگی ہُوتی ہے اُس کے نتیجے میں اعلیٰ اخلاقی قدریں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ عذابِ آخرت تو اپنی جگہ اِس دوڑ میں شریک افراد کو بسا اوقات اسی دُنیا میں اپنی حرص کی سزا مِل جاتی ہے اور وہ اکثر بے خوابی۔ موٹاپے۔ بلڈ پریشر۔ کینسر وغیرہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کسبِ حلال کے بغیر سکُونِ قلب اور اطمینان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے حرام کی کمائی میں سے نہ تو صدقات اور زکوٰۃ قبول ہوتے ہیں۔ نہ ہی اس کا کسی بھی نیک مقصد کے لئے استعمال باعثِ برکت ہوتا ہے۔ دورِ حاضر کی اکثر معاشرتی خرابیوں کی بُنیاد بھی حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جانا اور روپے پیسے کو ہی سب کچھ سمجھ لینا ہے۔

رسُولِ پاکؐ کی ساری حیاتِ طیبّہ کسبِ حلال کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرتی ہے۔

(عملی نمُونہ) ۱: سائبؓ نامی ایک صحابی جب مُسلمان ہو کر حاضرِ خدمت ہُوئے تو لوگوں نے اُن کی تعریف کی۔ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا" مَیں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہُوں"۔ سائبؓ نے کہا"آپؐ پر میرے ماں باپ قربان آپؐ میرے شریکِ تجارت تھے۔ لیکن آپؐ نے ہمیشہ معاملہ صاف رکھا۔

(۲) رسُولِ پاکؐ نے بکریاں بھی چرائیں اور اُونٹ بھی پالے۔ آپؐ نے تجارت کو بھی اپنا ذریعۂ معاش بنایا حضرت خدیجہؓ سے شادی سے قبل

Marfat.com

آپؐ تجارت ہی کا شغل فرماتے تھے۔ جو نہ صرف آپؐ کا معمول کا پیشہ تھا بلکہ تھوڑے ہی عرصے میں آپؐ نے اپنی دیانت داری۔ راست بازی اور حُسنِ معاملہ کی بدولت اِتنی شہرت حاصل کرلی کہ حضرت خدیجہ طاہرہؓ نے اپنا مالِ تجارت آپؐ کے سپرد کر دیا۔ اور اپنے غلام مَیسرہ کو آپؐ کے ساتھ شام کے تجارتی سفر میں روانہ کر دیا۔ رسُولِ پاکؐ کی بے مثال ایمانداری اور حُسنِ اخلاق کی بدولت بہت زیادہ منافع ہُوا۔ دورانِ سفر مَیسرہ نے اپنی آنکھوں سے رسُولِ صادق و امینؐ کو کسبِ حلال کے لئے امانت و دیانت کی روشن مثالیں قائم کرتے دیکھا تھا۔ وہ آپؐ کی شخصیت سے اتنا متأثر ہُوا کہ اپنی مالکہ حضرتِ خدیجہؓ کے پاس آپؐ کے گُن گاتا نہ تھکتا۔ اپنے وفادار نوکر کی زبان سے اپنے شریکِ تجارتؐ کی اتنی تعریف و توصیف سُن کر حضرتِ خدیجہؓ نے آپؐ کو اپنا شریکِ حیات بنانے کا فیصلہ کرلیا۔ جو آپؐ کے شام کے سفرِ تجارت کا سب سے اہم واقعہ اور خوشگوار منفعت ثابت ہُوا۔

(۳) ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔ آپؐ نے فرمایا: "تمھارے پاس کچھ ہے؟" اُنھوں نے عرض کیا: "صرف ایک بچھونا جسے آدھا اُوپر اوڑھ لیتا ہُوں اور آدھا نیچے بچھا لیتا ہُوں۔ اور پینے کے لئے پانی کا ایک پیالہ۔" آپؐ نے وہ دونوں منگوا کر فروخت کر دیئے اور اُن کی قیمت کے دو دِرہم اُنھیں دے کر فرمایا: "ایک دِرہم کا سَودا خرید کر گھر دے آؤ اور ایک دِرہم کا رسّہ خرید لاؤ۔ اور جنگل سے لکڑیاں لا کر شہر میں بیچو۔"

Marfat.com

مسافر و مہمان نوازی

حکم خدا تعالیٰ:-

○ تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔ (بنی اسرائیل آیت ۱۵۵)

○ اے محمدؐ! لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (البقرۃ آیت ۲۱۵)

○ یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کیلئے جن کی تالیف قلوب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردن چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کیلئے ہیں۔ یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا اور بینا ہے۔ (التوبۃ آیت ۶۰)

○ اگر ان سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں) سے تمہیں کترانا ہو۔ اس بناء پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دو۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۸)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں نبی پاکؐ نے فرمایا۔
مومن ہی کے ساتھ رہو اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔ (ابوداؤد)

○ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے لازم ہے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے (بخاری، مسلم)

○ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ نے فرمایا ہے۔
سنّت ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازہ سے باہر نکل کر کرے یا رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے (ابنِ ماجہ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ مہمان کی عزّت کرے۔ خاطر مدارت ایک دن اور مہمانی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے خیرات ہے۔ اور مہمان کیلئے مناسب نہیں کہ اتنی دیر تک ٹھہرا رہے جس سے میزبان کو تکلیف ہو۔ (متفق علیہ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ جسے دعوت میں مدعو کیا جائے، اُسے چاہیئے کہ دعوت قبول کرے پھر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔
(عن جابرؓ۔ مسلم)

Marfat.com

مسافر و مہمان نوازی

مُسافر کی امداد

میزبانی

مہمان نوازی اور مُسافر کی خدمت ایک نہایت ہی اعلیٰ وصف ہے صرف بلند حوصلہ۔ کشادہ دِل اور فیاض طبع لوگوں کو ہی یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ وہ بغیر کِسی لالچ اور طمع کے کِسی پردیسی کی خاطر تواضع کریں خواہ وہ رشتہ دار دوست ہو یا اجنبی۔ عرب ہمیشہ سے اپنی مہمان نوازی کے لئے مشہور رہیں۔ رسُولِ پاکؐ تو فخرِ عرب و عجم تھے۔ آپؐ نے نہ صرف عربوں کی مہمان نوازی اور مُسافر پروری کی دیرینہ روایات میں گراں قدر اضافہ فرمایا بلکہ ایک طرف تو مہمانوں کے حقوق کی وضاحت فرمائی تو دوسری طرف اُن کو یہ بھی سمجھایا کہ وہ میزبان پر بے جا بوجھ نہ بنیں۔ آپؐ کی اپنی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ خود بھُوکے رہ کر بھی مہمان کو کھانا کھِلاتے تھے۔ اور اُس کی ہر طرح خدمت کرتے تھے۔ اس میں کافر یا مُسلمان کا کوئی فرق نہیں تھا۔ حضورؐ کی خدمت میں خواہ کوئی مہمان بن کر آتا۔ یا ویسے ہی ملاقات اور زیارت کے لئے حاضرِ خدمت ہوتا آپؐ اُس کو بغیر کچھ کھلائے پلائے نہ جانے دیتے۔ آپؐ کا دسترخوان کتنا وسیع تھا۔ اس کا اندازہ محال

Marfat.com

ہے کہ کوئی آپؐ کے درِ دولت سے کبھی خالی نہیں لوٹا۔ سچ تو یہ ہے کہ آج بھی اُن کا فیضان جاری ہے۔ اور ہم سب اُن کے خوانِ نعمت سے ریزہ چینی کر رہے ہیں۔ اور اُن کے چشمۂ رحمت سے سیراب ہو رہے ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آپؐ کی مہمان نوازی کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(عملی نمونہ) ۱: ایک دفعہ رسُولِ پاکؐ کے گھر میں ایک غفاری مہمان ہُوا۔ آپؐ کے گھر میں پینے کیلئے بکری کا تھوڑا سا دُودھ تھا۔ رسُولِ پاکؐ نے یہ دُودھ مہمان کو پلا دیا۔ اور خود ساری رات فاقے میں گزار دی۔

(۲) ایک مرتبہ ایک کافر رسُولِ پاکؐ کے ہاں مہمان ہُوا۔ آپؐ نے اُسے ایک بکری کا دُودھ پلایا۔ وہ سیر نہ ہُوا۔ پھر دوسری بکری کا دُودھ پلایا۔ تو بھی اُس کا پیٹ نہ بھرا۔ پھر آپؐ نے تیسری چوتھی حتیٰ کہ سات بکریوں کا دُودھ پلایا تب کہیں جا کر وہ سیر ہُوا۔ اِس سارا عرصہ میں آپؐ کے ماتھے پر بَل تک نہ آیا اور نہ ہی آپؐ نے اُس کی اِس عجیب حرکت پر کسی تعجب کا اظہار تک فرمایا۔

(۳) مسلمانوں کے محسن نجاشی شاہِ حبشہ نے رسُولِ پاکؐ کی خدمت میں ایک سفارت بھیجی۔ آپؐ نے اُن سفیروں کو خود اپنے ہاں مہمان رکھا اور اور بنفسِ نفیس اُن کی مہمان داری فرمائی۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کی "یا رسُول اللہ آپؐ کیوں زحمت فرماتے ہیں۔ اِن کی خدمت کے لئے ہم جو حاضر ہیں"۔ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا "اِن لوگوں نے میرے ساتھیوں (مہاجرینِ حبشہ) کی میزبانی کی تھی۔ اِس لئے اِن کی مہمانداری میں خود کرنا چاہتا ہُوں"۔

Marfat.com

(۴) ایک رات ایک کافر جو آپؐ کے ہاں ٹھہرا ہُوا تھا۔ اُس کے پیٹ میں کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ اور بستر میں ہی اُس کا پاخانہ نکل گیا۔ وہ اتنا شرمندہ ہُوا کہ صُبح کو حضورؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی اُٹھ کر چلا گیا۔ اُسے راستے میں یاد آیا کہ جلدی میں تلوار تو وہیں بھول آیا ہُوں۔ جب وہ تلوار لینے کے لئے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ سرورِ کائناتؐ خود بستر دھو رہے ہیں۔ صحابہؓ عرض کرتے ہیں کہ "یا رسُول اللہ! یہ کام ہم کر لیں گے۔" لیکن آپؐ فرماتے ہیں۔ "نہیں نہیں۔ وہ شخص میرا مہمان تھا اور مجھے ہی یہ کام کرنا چاہیئے۔" جب رسُولِ پاکؐ کی نظر اُس شخص پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا۔

"تم اپنی تلوار یہیں بھول گئے تھے اُسے لے جاؤ۔"

رسُولِ پاکؐ کی اِس عالی ظرفی سے وہ کافر اتنا متاثر ہُوا کہ وہ اُسی وقت ایمان لے آیا۔

(۵) حضرت مقدادؓ اور اُن کے دو ساتھی ایک مرتبہ سخت غربت کا شکار ہو گئے۔ لیکن اُنھیں کسی نے بھی اپنا مستقل مہمان بنانے کی حامی نہ بھری۔ تب رسُولِ پاکؐ کے درِ دولت پر حاضر ہُوئے۔ آپؐ نے تین بکریاں اُنھیں عطا کیں۔ جن کے دُودھ پر وہ ایک عرصہ گذر بسر کرتے رہے۔

Marfat.com

نبوّت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ ہرامت کیلئے ایک رسول ہے۔ پھر جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا اوراس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا۔ **(یونس آیت ۴۷)**

○ قسم ہے قرآن حکیم کی تم یقیناً رسولوں میں سے ہو۔ سیدھے راستے پر ہو۔ **(یٰسین آیت ۴)**

○ اے محمدؐ! کہو میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا۔ میری طرف وحی نازل کی جاتی ہے۔ **(الکھف آیت ۱۱)**

○ تم تو محض خبردار کرنے والے ہواور ہر قوم کیلئے ایک راہنما ہے **(رعد آیت ۷)**

○ اے محمدؐ! تم پر صاف صاف پیغام حق پہنچادینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ **(النحل آیت ۸۲)**

○ لوگو! محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر ہو اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں۔ **(الاحزاب آیت ۴۰)**

○ دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے۔ تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر اشتیاق ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانے والوں کیلئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ **(التوبہ آیت ۱۲۸)**

○ اے محمدؐ! ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔ **(الانبیاء آیت ۱۰۷)**

○ ہم نے ہرامت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کردیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور باطل کی عبادت سے بچو۔ **(النحل آیت ۳۶)**

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں (ترمذی)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (آئیگا)

○ ابوامامہ باہلی رضی سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور تم اُمتوں میں سے آخری اُمت ہو۔ (ابنِ ماجہ)

○ حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں صحابہ رضی نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو نبوت کب عطا ہوئی؟" فرمایا اُس وقت جبکہ آدم ؑ رُوح اور بدن کے درمیان تھے۔ (ترمذی)

○ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اس اُمت کا جو یہودی و نصرانی جو میرے متعلق سُنے اور پھر میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مرجائے وہ یقیناً دوزخی ہے

(عن ابوہریرہ رضی۔ مسلم)

○ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ نیک خصلت، خوشروئی اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے (ابوداؤد عن ابنِ عباس)

Marfat.com

نبوت

پیغمبری رسالت ختمِ نبوت

نبوت۔ رسالت اور پیغمبری کا مطلب خالقِ حقیقی کا پیغام رساں ہونا ہے۔ جہاں انسان اشرف المخلوقات ہے وہاں خطا کا پُتلا بھی ہے۔ جسے شیطان بہکا کر گُمراہ بھی کر دیتا ہے۔ کسی بھی زمانے میں جب گمراہی کُفر اور جہالت نے زور پکڑا تو اللہ پاک نے اپنے بندوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے اپنا کوئی نبی پیغمبر یا رسُول بھیج دیا اور کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں پیغامِ ہدایت نہ بھیجا ہو۔ اِن برگزیدہ بندوں میں سے کچھ تو اللہ پاک کا کلام لے کر آتے اور صاحبِ کتاب و شریعت ٹھہرے اور کچھ پہلے سے نازل شدہ کتابوں اور شریعت کے نفاذ کے لئے ہی آتے لیکن ہر زمانے میں اللہ پاک کے سچّے رسُولوں کی مخالفت ضرور ہوئی اور کُفّار نے اپنے خود ساختہ خُداؤں۔ مَن گھڑت اور روایتی عقائد اور اپنے مفادات پر مبنی رسُوم و رواج کے خلاف اللہ پاک کے آفاقی اور سچّے پیغام کو ماننے سے انکار ضرور کیا۔ البتّہ اللہ کے نیک بندوں کے دِل اِس پیغام کی صداقت کو قبول کرنے پر مائل ہوتے اور

Marfat.com

انبیائے کرام کی مخلصانہ جدّوجہد اور مسلسل تبلیغ کی بدولت اللہ پاک کا پیغام پھیلتا چلا گیا۔ راہِ حق میں انبیائے محترم کو بے پناہ مصیبتیں اٹھانی پڑیں۔ اپنے گھر بار عزیز و اقارب چھوڑنے پڑے۔ کافروں کے طعنے اور گالیاں سُننی پڑیں۔ اُن کی سازشوں اور جنگوں کا مقابلہ کرنا پڑا لیکن آخر کار فتح سچ کی ہوئی۔ اور اللہ کے پیارے نبی اپنے صبر و استقامت اور ایثار و قربانی کی بدولت کامیاب ہوئے۔ رُشد و ہدایت کا یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفےٰؐ پر ختم ہوا اور ہمارے لئے تمام انبیائے کرام واجب الاحترام ٹھہرے۔ اس سلسلے میں حضرت داؤدؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہونے والی الہامی کتابیں زبور۔ توریت اور انجیل بھی قابلِ احترام ٹھہریں۔ گو اُن کا اصل متن زمانے بھر میں ملنا محال ہے۔ ہمارے رسُولِ پاکؐ اس سلسلے کے سب سے آخر میں تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام یعنی قرآنِ پاک لائے اور دینِ اسلام آپؐ پر مکمّل کر دیا گیا۔ اِس لئے آپؐ اللہ پاک کے محبوب اور سب نبیوں کے سردار اور سب مخلوقات سے افضل ٹھہرے چونکہ آپؐ کے بعد آسمانی ہدایت کا سلسلہ اللہ پاک نے ختم فرما دیا ہے اس لئے آپؐ کی نبوّت کو ختمِ نبوّت کہا جاتا ہے جو اسلام کا بنیادی جُزو ہے اور اس عقیدے کے بغیر ہمارا ایمان مکمّل نہیں ہوتا۔

(عملی نمونہ) ا: نبوّت و رسالت کی اوّلین شرط صداقت و امانت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی عام زندگی میں کسی بھی لالچ۔ دباؤ یا خوف کے تحت

Marfat.com

ایک بار بھی جھوٹ بولے یا امانت میں خیانت کرے اُس کا دعویٰ نبوّت کبھی درست نہیں ہو سکتا۔ سوائے رسُولوں اور پیغمبروں کے شاید ہی کوئی ایسا انسان ہو جس نے اپنی پوری زندگی میں ایک بار بھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ یہ صرف اور صرف رسُولِ پاکؐ ہی کی شان ہے کہ اعلانِ نبوّت سے پیشتر ہی سارے زمانے میں صادق اور امین کے طور پر شہرت حاصل کر چُکے تھے۔

(۲) اِنسان خطا کا پُتلا ہے۔ اُس سے چھوٹی موٹی غلطیاں سرزد ہونا فطری بات ہے لیکن جب رسُولِ پاکؐ نے کُفّارِ مکّہ کو اپنے دعویٰ نبوّت کے طور پر اپنی پاکیزہ زندگی کا چالیس سالہ عرصہ برائے تنقید پیش کیا۔ تو بدترین دشمنوں کو بھی آپؐ کے اُجلے دامن پر کسی معمُولی لغزش کا دھبہ تک نظر نہ آیا۔ کردار کی یہ بلندی آپؐ کے رسُول ہونے کی ایک بہترین دلیل ہے

(۳) آپؐ اُمّی تھے اور آپؐ نے کسی سے علم و تعلیم حاصل کرنے کے لئے اُس کی شاگردی نہیں کی لیکن آپؐ نے جو آیاتِ قرآنی اہلِ عرب کو سُنائیں۔ اُن کے قادرالکلام۔ فصیح و بلیغ۔ دانشور۔ ماہرِ لسانیات۔ شاعر اور عالم مل کر بھی اُس جیسی ایک سُورت تک نہ بنا سکے۔ اُن کی یہ بے بسی کلامِ خُدا کی سچائی اور رسُولِ پاکؐ کی نبوّت کا روشن ثبوت ہے۔

(۴) چالیس برس کی عُمر میں دورانِ عبادت غارِ حرا میں جبرائیل امینؑ کا وحی لے کر آنا یعنی خُدا کا بھیجا ہُوا پہلا پیغام لانا آپؐ کے لئے اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ آپؐ نے اپنی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہؓ سے

Marfat.com

سارا واقعہ بیان فرمایا۔ جنھوں نے آپؐ کو تسلّی دی اور آپؐ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل عیسائی عالم کے پاس لے گئیں۔ جنھوں نے فوراً آپؐ کی نبوت کی تصدیق کی۔

(۵) اللہ پاک کے حُکم سے آپؐ نے اپنے گھر اور عزیز و اقارب سے دعوتِ اسلام کا آغاز کیا جو ایک فطری طریق ہے لیکن بہت کٹھن بھی۔ اس لئے کہ گھر اور رشتہ داروں سے آدمی کا اچھا بُرا کچھ چھُپا نہیں ہوتا۔ لیکن رسُولِ پاکؐ کی بے دَاغ شخصیّت اور سچّائی و ہمدردی کی عادت سے متاثر فوراً وہ آپؐ کی رسالت پر ایمان لے آتے۔ اِن خوش نصیبوں میں آپؐ کی بیوی حضرت خدیجہؓ۔ آپؐ کے مَرد ساتھیوں میں سے ابُوبکرؓ۔ بچّوں میں حضرت علیؓ جو آپؐ کے چچازاد بھائی تھے اور آپؐ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اور نوکروں میں سے آپؐ کے چہیتے خادم زیدؓ بن حارثہ تھے۔

یہ دعوت خُفیہ طور پر جاری رہی۔ حتیٰ کہ تین سال بعد اللہ پاک نے عام اعلان کا حُکم دیا۔ اور آپؐ پوُری جانفشانی سے آخری دَم تک خُدا کے پیغام کی اشاعت میں مصرُوف رہے۔ زمانے بھر کی مخالفت۔ جنگیں اور رُکاوٹیں آپؐ کا راستہ نہ روک سکیں۔ حتیٰ کہ آپؐ اپنے عظیم مقصد میں مکمّل طور پر کامیاب ہو گئے۔

(۶) آپؐ کی نبوّت کی ایک خصُوصیّت یہ بھی ہے کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ پر نبوّت و رسالت ختم ہوگئی ہے۔ یہ اعزاز صرف آپؐ ہی کو حاصل ہے کہ دین آپؐ پر مکمّل کر دیا گیا۔ اور نبوّت کی نعمت آپؐ پر تمام کر دی گئی۔ اب کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا۔

Marfat.com

وحدانیت پرستی

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور (لوگو) تمہارا معبود خدائے واحد ہے۔ اس بڑے مہربان (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (البقرۃ آیت ۱۶۳)

○ (وہ) معبود (برحق) ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسکے سب نام اچھے ہیں۔ (طٰہٰ آیت ۸)

○ کہہ دو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ ہے ایک ہے۔ وہ معبود برحق بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔ (سورۃ اخلاص)

○ بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔ تم خدا کا کوئی بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ (الانعام آیت ۱۹)

○ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

(التوبۃ آیت ۳۱)

○ اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا کہ ملامتیں سن کر اور بے کس ہو کر بیٹھے رہ جاؤ گے۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۲)

○ اسکی نشانیوں سے رات اور دن سورج اور چاند ہیں۔ تم آفتاب اور مہتاب کو سجدہ نہ کرنا اور سجدہ اسی اللہ کیلئے کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے اگر تم اسی کی عبادت کرتے رہو۔ (حم سجدہ آیت ۵)

○ اور خدا نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ معبود وہی ایک ہے تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

(النحل آیت ۱۵)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی جان کا ہلاک کرنا۔ جھُوٹی قسم کھانا (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے ایسا کام بتائیے جس کے کرنے سے جنّت میں داخل ہو جاؤں آپؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ بنا اور فرض نماز پڑھ اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے نہ اِس سے کچھ زیادہ کرونگا اور نہ کم۔ اس کے بعد وہ چلدیا جب اُس نے پیٹھ پھیری تو آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جنّتی کو دیکھنا پسند کرے وہ اِسے دیکھ لے (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کے واسطے محبّت کی اور اللہ کے واسطے دُشمنی کی اور اللہ کے واسطے دیا اور اللہ کے واسطے منع کیا۔ اُس نے ایمان کو مکمّل کرلیا۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

واحد پرستی

توحید — خدا کو ایک ماننا — وحدت پسندی

ایک خُدا کو ماننا توحید یا وحدانیت پرستی کہلاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ایمان رکھنا ہے کہ خُدا ہی خالقِ کائنات ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور باقی سب فانی ہے۔ نہ کوئی اُس کے برابر ہے نہ کوئی اُس جیسا ہے۔ وہ اکیلا واحد ہر چیز کا مالک ہے۔ اپنی ذات کی طرح اپنی صفات میں بھی وہ یکتا اور منفرد ہے۔ وہ خالق و مالک ہے زندگی، موت، رزق، عزّت، ذلّت، نفع نقصان سب اُس کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے صرف وہی اور اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے ہر بچّہ اسی عقیدے پر پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ توحید ہی اصولِ فطرت ہے۔ اور تمام انبیائے کرامؑ یہی پیغامِ توحید لے کر انسانیت کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے۔ مشرکین نے ہر دَور میں اس سچّائی کو جھٹلانے کی کوشش کی۔ لیکن اپنی ابدی و دائمی صداقت کی بدولت یہ پیغام ہمیشہ پھیلتا رہا۔

شِرک کے معنے اللہ کو ایک نہ ماننا بلکہ خُدا کی ذات یا صفات میں

Marfat.com

دوسری قوّتوں کو شریک سمجھنا ہے۔ اور یہ ظُلمِ عظیم یعنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ جو ناقابلِ معافی جُرم ہے۔ اس میں صرف بُتوں۔ چاند۔ سُورج ستاروں یا آگ کی پُوجا ہی شامل نہیں بلکہ خُدا کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا رَبّ۔ رازق۔ زندگی کا یا عزّت کا محافظ یا موت کا سامان سمجھنا بھی شرک ہے۔

بہت سے دیگر مذاہب بھی توحید پرست ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو عملاً اس نظریئے پر کار بند نہیں۔ مثلاً عیسائیوں نے حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو خُدائی ذات وصفات میں شامل کر کے توحید کو تثلیث میں تبدیل کر لیا ہے۔ اب صرف اسلام ہی وہ دین ہے جو خالص توحید کا پیغام دیتا ہے۔ رسُولِ پاکؐ اسی توحید کا پیغام لے کر تشریف لائے جس کے لئے سارا زمانہ آپؐ کا دُشمن ہو گیا۔ لیکن آپؐ نے بے پناہ قربانیاں دے کر اس پیغام کو سارے زمانے میں پھیلا دیا۔

(عملی نمُونہ) ۱: رسُولِ پاکؐ نے ایمان لانے اور دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لئے جو عہد نامہ منتخب فرمایا وہ کلمہ توحید ورسالت ہے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبُود نہیں اور حضرت مُحمّدؐ اللہ کے آخری رسُول ہیں!

Marfat.com

(۲) روایت میں ہے کہ عالمِ شباب میں جب رسولِ پاکؐ کے منصب پیغمبری کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ ایک دفعہ قریش نے بتوں کے چڑھاوے پر ذبح کیے گئے جانور کے گوشت سے تیار شدہ کھانا آپؐ کے سامنے لا کر رکھا۔ لیکن آپؐ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ اپنے بچپن ہی سے رسوماتِ شرک سے اجتناب فرماتے رہے۔ اور بت پرستی سے آپؐ کو ہمیشہ سے نفرت تھی۔

(۳) طارق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولِ پاکؐ کو بازار ذی المجاز میں دیکھا کہ آپؐ منادی فرماتے ہیں۔" لوگو! کہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ تا کہ تمہاری فلاح ہو"۔ یہ سن کے ایک شخص نے پیچھے سے پتھر مارا۔ اور کہا (معاذاللہ) "اس کذاب کی باتوں کو نہ سننا"۔ میں نے کہا۔ "یہ کون ہے جو لوگوں کو توحید کا سبق دے رہا ہے؟ اور یہ کون ہے جو اس کے ایذا دینے کے درپے ہے؟" جواب ملا۔ "ہادی محمدؐ بن عبداللہ ہیں اور ایذا دہندہ ان کا چچا عبدالعزیٰ (ابولہب) ہے۔

Marfat.com

ہجرت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہیں۔ (التوبہ آیت ۲۰)

○ جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ایمان لانے کی وجہ سے ستائے گئے تو انہوں نے گھر بار چھوڑ دیئے۔ ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر سے کام لیا۔ ان کیلئے یقیناً تیرا رب غفور ورحیم ہے۔ (النحل آیت ۱۱۰)

○ جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش جان لیں وہ مظلوم جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب کے بھروسے پر کام کر رہے ہیں۔ کہ کیسا اچھا انجام ان کا منتظر ہے۔ النحل آیت ۴۱

○ اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پھر قتل کر دیئے گئے یا مر گئے اللہ ان کو اچھا رزق دیگا اور یقیناً وہی بہترین رازق ہے۔ وہ انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ علیم اور حلیم ہے۔ (الحج آیت ۵۸)

○ جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کریگا وہ زمین میں پناہ لینے کیلئے بہت جگہ اور بسر اوقات کیلئے بڑی گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کیلئے نکلے۔ پھر راستہ ہی میں اسے موت آجائے۔ اس کا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا۔ اللہ بہت بخشش فرمانے والا اور رحیم ہے۔ (النساء آیت ۱۰۰)

○ جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے۔ ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں مبتلا تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔ (النساء آیت ۹۷)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ تمام اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے جس شخص کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کیلئے ہے۔ تو اسکی ہجرت اللہ اور رسولؐ کیلئے ہی شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دُنیا یا کسی عورت کی خاطر ہے تو اس کے لئے وہی کچھ ہے جس کیلئے اُس نے ہجرت کی۔ (بخاری)

○ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسولِ کریمؐ نے فرمایا۔ ہجرت ختم نہ ہوگی۔ جب تک توبہ ختم نہ ہوگی۔ اور توبہ ختم نہ ہوگی۔ جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے گا۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

ہجرت

ترکِ وطن　　راہِ خدا میں گھر چھوڑنا　　مُلک بدری

ماں باپ اور اولاد کی طرح وطن کی محبّت بھی ایک فطری بات ہے۔ اپنا گھر۔ اپنی جائیداد۔ اپنی زمین۔ اپنے آباؤ اجداد کی سرزمین یہ سب تصوّرات اسی وطن سے جنم لیتے ہیں۔ وطن میں آدمی اپنے آپ کو اُسی طرح محفوظ پاتا ہے۔ جس طرح بچّہ آغوشِ مادر میں۔ اسی لئے وطن کو کبھی مادرِ وطن کہا جاتا ہے اور کبھی دھرتی ماں۔ جس میں انسان کو تحفّظ کے علاوہ بہت سی آزادیاں حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً شخصی آزادی۔ اپنی مرضی سے جینے کی آزادی۔ اپنی رائے ظاہر کرنے کی آزادی۔ اپنے ذاتی نظریئے اور مذہب پر قائم رہنے اور اسے پھیلانے کی آزادی ذاتی کاروبار کرنے اور جائیداد بنانے کی آزادی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب یہ آزادیاں اور حقوق سلب ہو جائیں تو پھر یہی وطن ایک قید خانہ بن جاتا ہے۔ وہی وطن جس کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے فرزندانِ وطن جان کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ اگر انسان کے مذہب اور نظریئے پر ناجائز پابندیاں لگائے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور اگر یہ جبر مسلسل جاری رہے تو وہ یا تو بغاوت کر دیتا ہے یا وہاں سے ہجرت

Marfat.com

کر جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی ملک اللہ کی عبادت اور ارکانِ اسلام کی آزادانہ ادائیگی کے لئے تنگ ہو جائے تو دوسری جگہ ہجرت کر جائیں کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر انسان اسی دین پر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس دین پر سے نہ صرف مال و دولت ہی قربان کیے جا سکتے ہیں۔ بلکہ اگر وطن بھی اس کی راہ میں رکاوٹ بنے تو اُسے بھی ترک کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے ہجرت کی عظمت اس کے مقصد سے متعین ہوتی ہے اگر کوئی شخص مال کے لالچ میں صرف کاروبار کی خاطر ترکِ وطن کرتا ہے تو وہ کاروباری اور مالی مفاد ہی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن سب سے عظیم ہجرت وہی ہوتی ہے جو صرف اور صرف اللہ کی رضا اور اُس کے دین کی تبلیغ کی خاطر کی جائے۔ اسی طرح مہاجرین کی ہر ممکن امداد جس طرح انصارِ مدینہ نے کی ہم سب پر واجب آتی ہے۔ رسُولِ پاکؐ کی ہجرتِ مدینہ اتنا عظیم اہم اور تاریخ ساز واقعہ ہے کہ اسلامی ہجری سال کا آغاز اُسی سے ہُوا اور یہ قیامت تک ہمیں اُس عظیم ترین ہجرت کی یاد دلاتا رہے گا۔

(عملی نمونہ) ۱: قریش کا ظلم و ستم اور ایذا رسانی جب حد سے بڑھ گئی۔ اور مسلمانوں کے لئے مکہّ میں رہ کر فرائضِ اسلام کا آزادی سے ادا کرنا ممکن نہ رہا تھا تو نبوت کے پانچویں سال رسُولِ پاکؐ کی اجازت سے گیارہ مرد اور چار عورتیں مُلک حبش کو ہجرت کر گئے جس کا بادشاہ نجاشی

Marfat.com

تھا۔ اُس نے اِن مُسلمانوں کو بڑے آرام اور امن و امان سے رکھا۔ قریش کو پتہ چلا تو اُنھوں نے شاہ نجاشی کے پاس اپنے دو سفیر بھیجے کہ یہ ہمارے مُجرم ہیں۔ اِنھیں ہمارے حوالے کر دیجیے۔ اِس موقع پر بادشاہ نجاشی کے دربار میں حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ نے نہایت اثر انگیز تقریر سے دینِ اسلام کی فضیلت بیان فرمائی۔ نجاشی نے کہا "تمھارے پیغمبرؐ پر جو کلام اُترا ہے کہیں سے پڑھو"۔ حضرت جعفرؓ نے سُورۃ مریم کی چند آیات تلاوت فرمائیں تو نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ بے ساختہ پُکار اُٹھا "خُدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پَرتو ہیں"۔ پھر اُس نے قریش کے نمائندوں سے کہا "تم واپس جاؤ۔ مَیں اِن مظلوموں کو واپس نہ دُوں گا"۔ نجاشی کی اِس مہربان رَوش کو دیکھ کر بعد میں بہت سے مُسلمان چھُپ چھُپا کر حبش جانے لگے۔ یہاں تک کہ اُن کی تعداد تراسی ۸۳ کے لگ بھگ ہو گئی۔

(۳) حضرت ابُوطالب کی وفات سے اور مہاجرینِ حبش کو واپس لانے میں ناکامی سے کُفّارِ قریش کا حوصلہ اور غم و غصہ بہت بڑھ گیا تھا۔ جس سے مُسلمانوں نے آہستہ آہستہ یثرب ہجرت کرنی شروع کی۔ جب قریش کو خبر ملی کہ رسُولِ پاکؐ بھی ہجرت کرنا چاہتے ہیں تو اُنھوں نے آپس میں مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی جمع ہو اور سب مِل کر ایک ساتھ رسُولِ پاکؐ کو قتل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسُولِ پاکؐ کو اُن کی اِس سازش

Marfat.com

کی خبر کر دی۔ رسولِ پاکؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سُلا دیا تاکہ وہ اگلے روز اہلِ مکہ کی امانتیں لوٹا سکیں اور خود حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں جا چھپے۔ قریش کے لوگ صبح تک آپؐ کے گھر کو گھیرے رہے اور حضرت علیؓ کو آپؐ کے بستر میں پا کر حیران و پریشان رہ گئے۔ وہ آپؐ کی تلاش میں نکلے تو غارِ ثور کے مُنہ تک آ گئے۔ مگر وہاں قدرتِ الٰہی سے مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور کبوتروں نے انڈے دے دیئے تھے جنہیں دیکھ کر وہ واپس لوٹ گئے۔ رسولِ پاکؐ تین دن تک اپنے رفیقِ خاص حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اس غار میں قیام پذیر رہے اور ان کا بیٹا عبداللہ آپؐ کو بکریوں کا دودھ اور کفار کی خبریں پہنچاتے رہے۔ چوتھے روز آپؐ غار سے نکل کر روانہ ہو گئے۔ اور اس دوران قریش نے آپؐ کی گرفتاری کے لئے سو اونٹ انعام کا اعلان کر دیا تھا جس کے لالچ میں بہت سے لوگ آپؐ کی تلاش میں نکل پڑے۔ جن میں سے ایک شخص سراقہ نامی آپؐ کے بالکل قریب آ گیا۔ لیکن ہر بار اُس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس جاتے۔ تو اُس نے عاجز آ کر معافی مانگی اور امان طلب کی۔ آپؐ نے اُسے کسریٰ کے کنگن پہنائے جانیکی بشارت دی تو وہ واپس لوٹ گیا۔ ربیع الاوّل کی آٹھویں تاریخ اور نبوّت کے تیرھویں سال آپؐ مدینہ پہنچے تو آپؐ کا شاندار استقبال ہوا۔ اور یہاں سے تاریخ اسلام میں فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے ایک نئے دَور کا آغاز ہوا۔

Marfat.com

یتیم کی کفالت

حکم خدا تعالیٰ:-

○ اور اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے۔ جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ (الدھر آیت ۸)

○ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ (الانعام آیت ۱۵۲)

○ اور یتیموں کا مال جو تمہاری تحویل میں ہو انکے حوالے کردو اور انکے پاکیزہ اور عمدہ مال کو اپنے ناقص اور برے مال سے نہ بدلو اور نہ انکا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ۔

○ اور یتیموں کو بالغ ہونے تک کام کاج میں مصروف رکھو پھر بالغ ہونے پر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کردو۔ (النساء آیت ۲)

○ اے پیغمبر لوگ تم سے یتیم عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا تم کو ان کے ساتھ نکاح کرنے کے معاملہ میں اجازت دیتا ہے۔ اور حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم انکا حق تو دیتے نہیں اور خواہش رکھتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کرلو اور نیز بیچارے بے کس بچوں کے بارے میں اور یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور جو بھی بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (النساء آیت ۱۲۷)

○ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (النساء آیت ۲)

○ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ (الضحیٰ آیت ۹)

Marfat.com

فرمانِ رسول ﷺ

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک گھروں میں محبوب تر وہ گھر ہے جس میں یتیم کی عزّت کی جاتی ہے۔
(عن ابنِ عمرؓ مشکوٰۃ)

○ رسولِ کریمؐ نے فرمایا جو شخص محض اللہ کیلئے یتیم کے سر پر مہربانی سے ہاتھ پھیرے گا تو ہر بال کے عوض اس کے لئے بھلائی ہوگی۔ اور آپؐ نے دو انگلیاں کھڑی کر کے اُن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے گا۔ میں اور وہ اس طرح اکھٹے بہشت میں داخل ہوں گے۔ (عن ابی امامہؓ مشکوٰۃ)

○ رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں دو کمزوروں کے حق کو واجب الاحترام قرار دیتا ہوں۔ یعنی یتیم بچّے اور عورت کے حق کو۔ (نسائی)

○ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنیوالا جنت میں اِن دو انگلیوں کیطرح ساتھ ہونگے اور آپؐ نے اپنی بیچ کی اور شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی)

○ سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا۔ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اُس سے اچھا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بُرا سلوک کیا جائے۔
(ابن ماجہ)

Marfat.com

یتیم کی کفالت

لاوارث بچوں کی پرورش
غریب بچوں کی امداد

بن ماں باپ کے بچوں پر شفقت

بچّے انسانیّت کا مستقبل ہیں۔ اور آدمیّت کا سب سے قیمتی اثاثہ بھی جس کی حفاظت و خدمت سب کا فرض ہے۔ اچھی غذا۔ اچھا لباس اچھّی رہائش۔ اعلیٰ تعلیم و تربیّت اور نگہداشت اُن کا حق ہے اور اس معاملے میں غریب۔ امیر۔ کالے گورے کی کوئی تمیز و تخصیص رَوا نہیں رکھی جا سکتی۔ کیونکہ بچّے تو سب کی مُشترکہ دولت ہیں۔ صاحبِ ثروت حضرات بذاتِ خود اپنے بچّوں کے یہ سب حقوق بخوبی پُورے کر سکتے ہیں۔ لیکن غریب لوگ اپنی کم آمدنی اور وسائل کی کمی کے سبب نہ تو اپنے بچّوں کو اچھا کھلا پلا سکتے ہیں اور نہ ہی اُن کی تعلیم و تدریس کا مناسب انتظام کر سکتے ہیں۔ گندے ماحول میں ایسے بچّوں کی صحیح تربیّت بھی کم ہی ممکن ہوتی ہے۔ اس لئے اُن میں سے اکثریت جہالت۔ آوارگی۔ بیماری کا شکار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض غلط صحُبت کا شکار ہو کر جرُم اور گُناہ کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے ہو کر معاشرے کے قابلِ فخر افراد بننے کے بجائے ناسُور بن جاتے ہیں۔

Marfat.com

اَب ذرا اُن بچّوں کی حالت کا تصوّر کریں کہ جن کے سَر پر نہ ماں کا سایہ ہوتا ہے نہ باپ کا۔ جنہیں غریب ماں باپ کے بچّوں جتنا تحفظ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اِن کا تو اللہ ہی حافظ ہوتا ہے۔ مانگ تانگ کر رُوکھی سُوکھی روٹی کا ٹکڑا مِل گیا تو کھا لیا ورنہ خالی پیٹ پھرتے رہتے ہیں۔ تعلیم و تربیت تو کجا اِن کی کفالت بھی کسی کے ذِمّہ نہیں ہوتی۔ اِس لئے اِن کی فی سبیل اللہ خدمت۔ نگہداشت اور امداد و کفالت اوّلین ترجیح کی مستحق ہے۔ اِن کو پال پوس اور پڑھا لکھا کر معاشرے کے کار آمد رُکن بنانا انسانیت کی صحیح معنوں میں خدمت ہے۔ ہمارے لئے تو یتیم کا احترام بھی واجب ہے کہ ہمارے پیارے رسُولؐ دُرِّ یتیم بھی تھے اور یتیموں کے والی بھی۔

(عملی نمُونہ) ۱: ابوجہل ایک یتیم کا وصی تھا۔ وہ بچّہ ایک روز اِس حالت میں اُس کے پاس آیا کہ اُس کے بدن پر کپڑے تک نہ تھے۔ اور اُس نے التجا کی کہ اُس کے باپ کے چھوڑے ہُوئے مال میں سے وہ اُسے کچھ دے دے۔ ابوجہل نے اُس کی طرف توجّہ تک نہ کی اور وہ انتظار کر کے مایُوس واپس لوٹ گیا۔ سرداران قریش نے ازراہِ شرارت اُس سے کہا کہ محمّدؐ کے پاس جا کر شکایت کرو۔ وہ ابُوجہل سے سفارش کر کے تیرا مال تجھے دِلا دیں گے۔ بچّہ بے چارا معصُوم تھا۔ وہ حضُورِ پاکؐ کے ابوجہل سے تعلق سے بھی نا واقف تھا۔ اور اِن بدنیتّوں کی شرارت سے بھی۔ وہ سیدھا رسُولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور اپنی حالت بیان کی۔ آپؐ فوراً اُٹھے

Marfat.com

اور اُس کے ساتھ ابُوجہل کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ابُوجہل کو کہا۔ کہ فوراً اِس یتیم کا حق اُسے دے دو۔ ابُوجہل پر آپؐ کے اِس ارشاد کا اتنا اثر ہُوا کہ وہ دوڑا ہُوا گیا اور اُس نے یتیم کا مال اُسی وقت لاکر اُسے دے دیا۔

(۲) حضرت علیؓ کے والد ابُوطالب رسُولِ پاکؐ کے چچا تھے۔ ابُوطالب نے نہ صرف اپنے بچّوں کی طرح آپؐ کو پالا بلکہ قریش کے خلاف بھی ساری عمر رسُولِ پاکؐ کا مکمّل طور پر ساتھ دیا جس سے آپؐ ہمیشہ احسان مند رہے اور اُن کے حُسنِ سلُوک کا بدلہ دینے کے لئے اُن کے بیٹے حضرت علیؓ کی پرورش اپنے ذمّہ لے لی تھی۔ ابُوطالب کی وفات کے بعد جب حضرت علیؓ یتیم ہو گئے تو آپؐ نے نہ صرف اُن کی کفالت جاری رکھّی بلکہ مدینہ ہجرت کے وقت اُنھیں اپنے بستر پر سُلا کر اُن پر اپنے بے پناہ اعتماد اور اُن کے ساتھ اپنے مضبُوط ترین برادرانہ رِشتے کا اظہار بھی فرمایا۔

(۳) ایک یتیم بچّہ عبداللہ تھا جو اپنے چچا کے زیرِ کفالت تھا۔ جس نے اُسے اُونٹ بکریاں دے کر صاحبِ حیثیّت بنا دیا تھا۔ اُس بچّے کے دِل میں اسلام کا شوق پیدا ہُوا تو اُس نے اپنے چچا سے اِس خواہش کا اظہار کیا۔ تو اُس کے چچا نے کہا کہ "میں تم سے سب کچھ واپس لے لُوں گا۔ اور تیرے بدن پر چادر اور تہہ بند تک نہیں رہنے دُوں گا۔" عبداللہ نے یہ کہتے ہُوئے بدن کے کپڑے تک اُتار دیئے "میں جانتا ہُوں کہ آخر ان سب چیزوں کو ایک روز یہیں چھوڑ جانا ہے۔ اِس لئے میں اِن کے لئے اللہ کے

Marfat.com

سچے دین کو ترک نہیں کر سکتا" وہ مادر زاد برہنہ ہو کر اپنی ماں کے پاس گئے تو اُس نے ستر پوشی کے لئے ایک کمبل دیا۔ جسے اُنھوں نے آدھا پھاڑ کر تہہ بند باندھ لیا اور آدھا اُوپر اوڑھ لیا۔ اور مسجدِ نبویؐ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے عبدالعزیٰ سے بدل کر اُس کا نام عبداللہ رکھا اور ذوالبجادین کا لقب عطا فرمایا اور اُسے اصحابِ صفہؓ میں شامل کر کے مسجد میں اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ دورانِ نماز ایک بار عبداللہ کی بلند آواز قرأت سے مداغلت پر حضرت عمرؓ نے اُنھیں ڈانٹا تو رسولِ پاکؐ نے فرمایا "عمرؓ اِسے کچھ نہ کہو۔ یہ تو خدا اور رسولؐ کے لئے دونوں جہان (ماں باپ) چھوڑ کر آیا ہے"۔ غزوۂ تبوک کے دوران جب وہ بخار سے فوت ہو گئے تو آپؐ نے اُسے اپنے ہاتھوں سے لحد میں اُتارا اور اُس کی موت کو شہادت قرار دیا۔

Marfat.com

محمد ﷺ معلم اخلاق

حرف سپاس

عبدالستار نعیم

زیر نظر کتاب کا عنوان محض ایک نام ہی نہیں بلکہ ایک عالمگیر صداقت کا اظہار بھی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخْلَاق (مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاق کی تکمیل کروں)۔ تاریخ انسانی کا یہ ایک محیر العقول واقعہ ہے کہ اللہ کے ایک برگزیدہ بندے نے ایک انتہائی حد تک بگڑی ہوئی قوم کے اندر چند سالوں میں اخلاق حسنہ کے وہ چشمے رواں کر دیے، جن سے بنی نوع انسان قیامت تک سیراب ہوتی رہے گی۔ بات بے بات کٹ مرنے والے انسان تہذیب و اخلاق کے اعلیٰ ترین اصولوں کے امین اور ایک لازوال تہذیب کے علمبردار بن گئے۔

قابل قدر ہیں وہ لوگ جو آپؐ کے اخلاق حسنہ کو عام انسانوں تک پہنچانے کے لئے جان و مال اور زبان و قلم کی قوتیں صرف کرتے ہیں۔ یہی لوگ معتبر ہیں۔ یہ اللہ کے مددگار ہیں۔ یہ نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ کے مصداق ہیں۔ اور اللہ کا وعدہ ہے کہ اِن تَنصُرُوا اللّٰہَ یَنصُرکُمْ (اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا)۔ جناب ندیم باری پہ رب کائنات کا بڑا احسان ہے کہ وہ اس عظیم مقصد کے لئے ہمہ وقت مصروف کار رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کو عام کرنا ان کی زندگی کا مشن ہے اور اس کار خیر کے لئے وہ حتی المقدور گرم سفر رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب کو ان کی معروف کتاب "اخلاق رسولؐ" کا تکمیلی ایڈیشن بھی کہا جا سکتا ہے اس میں نہائت آسان لفظوں میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق عالیہ کو مختلف ابواب کے تحت درج کیا گیا ہے۔ گویا یہ اس موضوع پہ ایک "اشاریہ" ہے جس سے اہل علم اور اہل طلب کما حقہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ باری صاحب کی مساعی کو قبول فرمائے اور انہیں اس راستے پہ مزید آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے اچھے

صاحب طرز ادیب ندیم باری کے قلم سے

ایک مختلف و منفرد کتاب

تازہ عنوانات پر مبنی

جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق

امن پسند	سربراہ مملکت	فیاض
انسان	سوشل ریفارمر	کمانڈر
بلند پرواز	سیاست و سفارت کار	منصف
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم	حقوق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	مہذب
ٹریڈر ایکسپورٹر امپورٹر	ضامن ہیومن رائٹس	معیشت ساز
ٹاؤن پلانر آرکیٹکٹ	ضامن ویمن رائٹس	منتظم
خوش مزاج	طبیب	خطیب
رشتے دار	فاتح	غیروں کی نظر میں

Marfat.com

Marfat.com

صاحب طرز ادیب، شعلہ نوا خطیب
اور صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار

فقیر محمد ندیم باری

کی آسان، مختصر، منفرد، مستند، شہرہ آفاق کتب سیرت

اخلاقِ رسول محمد ﷺ

ابتدائی، بنیادی اور تعارفی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب سیرت۔ دور جدید اور نسل نو کے تقاضوں کے عین مطابق۔ رسول پاک ﷺ کے اخلاقی اوصاف کا بیان، قرآن حدیث اور سنت کی روشنی میں اور بالترتیب حروف ابجد اردو میں ستائیس ایڈیشن کے بعد انگلش اور متعدد دیگر قومی زبانوں میں تراجم اسکی انتہائی مقبولیت کی روشن دلیل ہیں۔
انگریزی ترجمہ "MUHAMMAD-THE BEST OF MUMANITY"

مُعلّمِ اخلاق ﷺ

شہرہ آفاق کتاب سیرت "اخلاق رسول ﷺ" کا دوسرا حصہ۔ رسول پاک ﷺ کے مزید اوصاف حمیدہ کا ذکر جمیل۔ جناب ندیم باری کے منفرد اور موثر انداز میں ثانوی کتاب سیرت ایک انتہائی خوبصورت پیشکش جس کے مطالعے کے بغیر "اخلاق رسول ﷺ" کا لطف مکمل نہیں ہوتا۔ یہ کتب نئی نسل کی کردار سازی کیلئے نصاب کا درجہ رکھتی ہیں۔

اخلاقِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خلیفہ اول اور یار غار رسول ﷺ کی اخلاقی صفات کا قرآن وحدیث اور سنت کی روشنی میں دل پذیر بیان۔ اظہار عقیدت کا ایک نیا اسلوب ندیم باری کے مخصوص انداز، سادہ الفاظ میں ایک گرانقدر پیشکش جو فرقے تفرقے سے پاک۔ سب کے لائق مطالعہ ہے۔

اخلاقِ بتول فاطمہ سلام اللہ علیہا

بنت رسول ﷺ اور سردار خواتین جنت کی اخلاقی صفات کا ذکر جمیل انتہائی آسان الفاظ میں اور پر تاثیر انداز میں بچیوں کی اخلاقی تربیت کا بنیادی نصاب۔ فرقہ واریت سے بالاتر، حقیقت اور عقیدت کا حسین امتزاج، بطرز اخلاق رسول ﷺ۔ جناب ندیم باری کا تابندہ شاہکار

اخلاقِ سیدنا امام حسین عالی مقام

شاہکار تربیت رسول ﷺ اور سردار نوجوانان جنت کے سیرت و اخلاق پر پہلی کتاب اخلاق حسین کے عظیم موضوع پر یہ پہلی اکلوتی کاوش ہے جسے ہر فرقے اور ہر مسلک کے لوگوں نے پسند کیا ہے۔ جناب ندیم باری کی جدت طبع کا باکمال شاہکار جس میں اخلاق رسول ﷺ کی ایک نمایاں جھلک نظر آتی ہے اس سے ملت اسلامیہ کے اتحاد کا پیغام ملتا ہے کہ حسین سب کے ہیں اور بے شک وہ اخلاق کی اعلیٰ ترین بلندیوں پر فائز تھے جس کی بدولت انہیں شہادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔

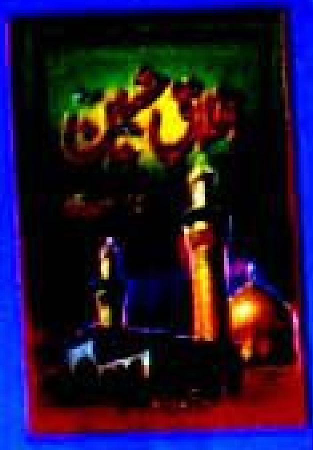

اخلاقِ قائد اعظم

بابائے قوم اور بانی پاکستان کے اخلاقی اوصاف کا بیان بے شک آن کا کردار ہر پاکستانی کیلئے نمونے اور ہر قیادت کیلئے آئینے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جناب ندیم باری کی جودت طبع اور ندرت بیان کا بے مثال شاہکار

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com